۱۷تا۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۱تا۱۷ مئی ۲۰۱۲ء



ہفت روزہ القلم پشاور

535

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



زندگی نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندو! حج کرلو، حج کرلو، حج کرلو......

اللہ تعالیٰ کی پیاری بندیو! حج کرلو، حج کرلو، حج کرلو......

ہم دنیا میں جن ضروری کاموں کے لئے بھیجے گئے ہیں......ان کاموں میں سے اہم ترین کام ''حج بیت اللہ'' ہے......

''بیت اللہ'' سبحان اللہ......اللہ تعالیٰ کا گھر ......دل چاہتا ہے رو رو کر لکھتا جاؤں...... بیت اللہ، بیت اللہ، بیت اللہ، اور آپ رو رو کر پڑھتے جائیں ......بیت اللہ، بیت اللہ، بیت اللہ......

پلاٹ اور زیور کا ہم نے کیا کرنا ہے؟...... بیت اللہ تو جنت کا ٹکڑا ہے...... مالک کا احسان کہ ہمیں دنیا میں یہ عطاء فرما دیا......آہ! آنکھیں کتنی پیاسی رہ جاتی ہیں اگر وہ ''بیت اللہ'' کو نہ دیکھ سکیں......

کتنی محرومی کی بات ہے کہ......شادیوں کی دعوتیں کرتے رہو اور بیت اللہ کو نہ جا سکو......تھوڑا سا سوچو ہم نے زندگی میں کتنی بار اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا؟......کتنی بار ایسے کام کئے جن کو دیکھ کر محبوب مالک کو غصہ آتا ہے......تو کیا ہم ایک بار ایسا نہیں کر سکتے کہ......اللہ تعالیٰ خوشی سے ہم پر فخر فرمائیں اور اپنے فرشتوں سے کہیں......دیکھو میرے بندوں کو ......یہ خاص لمحہ اور خاص منظر نو ذی الحجہ کے دن ''عرفات'' کے میدان میں نصیب ہوتا ہے......صحیح حدیث میں آیا ہے کہ......جب عرفات میں حجاج جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہو کر...... فرشتوں کے سامنے ان پر فخر فرماتے ہیں......

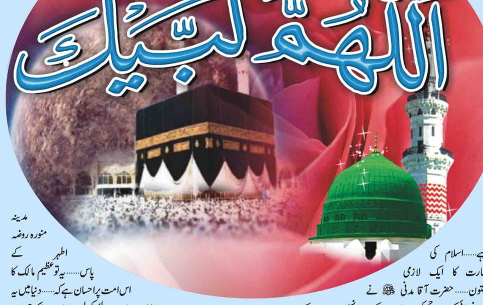
عرفات ہم سے کتنا دور ہے؟......ارے اپنی جان بیچ کر جانا پڑے تو آدمی چلا جائے کہ کبھی تو اپنے رب کو اپنے اوپر خوش کرلوں......ایک جہاد کا محاذ......اور دوسرا حج کا میدان......دنیا میں کوئی جگہ ان کے برابر نہیں...... معلوم نہیں لوگ کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں......اور کہاں کہاں گھومنا چاہتے ہیں...... اس پاک زمین پر جانے کے لئے نہیں تڑپتے...... جہاں ہدایت برستی ہے، جہاں نور ٹپکتا ہے...... جہاں ملائکہ اترتے ہیں...... جہاں مغفرت بٹتی ہے...... جہاں حسن چمکتا ہے...... جہاں رحمت مہکتی ہے......سبحان اللہ......وہ کعبہ شریف......اللہ اللہ...... وہ اس کی حطیم شریف...... وہ سامنے مقام ابراہیم...... وہ پیارا حجر اسود...... بہت پیارا، بے حد پیارا...... میرے اللہ! حجر اسود کے ایک بوسے کا سوال ہے......وہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی مقبول دعاء...... وہ کعبہ کی چھت پر لگا پرنالہ...... وہ صفا، وہ مروہ...... وہ عرفات کے انوارات، وہ منیٰ کی پُر کیف وادی...... وہ مزدلفہ کی روحانی ٹھنڈک ......وہ مکہ مکرمہ......وہ مدینہ منورہ......

ساری دنیا کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے......اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ......فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا...... مکہ تو ماشاء اللہ مکہ ہے......عزت و وقار میں بے مثال......اور مدینہ تو ماشاء اللہ مدینہ ہے......حسن و جمال میں بے مثال...... میرے آقا ﷺ کو مکہ سے بے حد پیار تھا......جب مکہ چھوڑنا پڑا تو دل مبارک رو رہا تھا......اور میرے آقا ﷺ کو مدینہ منورہ سے بے حد پیار تھا...... ایسا پیار کہ اسے قیامت تک چھوڑنے سے انکار فرما دیا......مکہ جا کر بیٹھو تو مکہ مکرمہ پیار سے پوچھتا ہے......کیا تم نے مدینہ دیکھا ہے؟ تم مدینہ کب جاؤ گے اور وہاں سے واپس میرے پاس کب آؤ گے؟ مجھے اُن سے پیار ہے جو مدینہ سے آتے ہیں......اور مدینہ منورہ جا بیٹھو تو وہ پوچھتا ہے کیا تم نے مکہ کی زیارت کی ہے؟......کب میری سرحد سے احرام باندھ کر مکہ جاؤ گے......اور پھر مکہ سے کب لوٹ کر واپس میرے پاس آؤ گے ......مجھے ان سے پیار ہے جو مکہ سے آتے ہیں......

سبحان اللہ! حاجی کے مزے ہو جاتے ہیں......عمرہ

> ساری دنیا کا حقیقی حسن ان دو شہروں میں سمٹ آیا ہے...... اہل علم محبت کے ساتھ لڑتے رہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ...... فیصلہ کوئی بھی نہیں کر پاتا......مکہ تو ماشاء اللہ مکہ ہے......عزت و وقار میں بے مثال......اور مدینہ تو ماشاء اللہ مدینہ ہے......حسن و جمال میں بے مثال......

کرنے والے کی موج ہو جاتی ہے......کبھی اس کا جسم مکہ میں تو روح مدینہ میں......اور کبھی روح مکہ میں تو جسم مدینہ میں...... سچی بات ہے نہ مکہ شریف سے دل بھرتا ہے اور نہ مدینہ پاک سے......کسی کی عمر ہزار سال ہو اور وہ روزانہ ایک بار مکہ جائے اور ایک بار مدینہ تب بھی دل کی پیاس نہیں بجھتی...... روح پھر بھی مکہ اور مدینہ کی طرف یوں لپکتی ہے جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کی طرف...... اے مسلمانو! سنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج کی طرف بلایا ......اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام نے انسانوں کو حج کی طرف بلایا...... اللہ تعالیٰ نے کلمۂ طیبہ کی دولت سے مالا مال ایمان والوں پر پانچ چیزیں لازمی فرض فرمائیں...... یہ پانچ چیزیں زندگی کا مقصد اور زندگی کی ضرورت ہیں......ان پانچ میں سے ایک حج بیت اللہ



ہے......اسلام کی عمارت کا ایک لازمی ستون...... حضرت آقا مدنی ﷺ نے تنبیہ فرمائی کہ......حج کی استطاعت کے باوجود نہیں جاؤ گے تو خطرہ ہے کہ یہودی ہو کر مرو گے یا نصرانی ......حج کی برکت سے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں......اور حج کا بدلہ جنت ہے...... حج کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں غنی فرما دیتے ہیں......اور حج کے اعمال پوری زندگی انسان کے ساتھ رہتے ہیں......اور مرنے کے بعد اس کے ساتھ قبر اور حشر میں جاتے ہیں......شیطان ہمیشہ حج سے روکتا ہے......وہ حج سے ڈراتا ہے......وہ خرچ گنواتا ہے......وہ جانتا ہے کہ یہ حج پر چلے گئے تو خطرہ ہے کہ......میرے ہاتھ سے نکل جائیں...... یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عدالت میں پکی توبہ کر آئے تو میری ساری محنت پر پانی پھر جائے گا......شیطان کو تو ہمارے ایک سجدے سے بھی تکلیف ہوتی ہے ......جبکہ حرم شریف کا ایک سجدہ ایک لاکھ سجدوں کے برابر ہے......ایسا سجدہ تو شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے......شیطان کو ہمارے ایک بار ''الحمد للہ'' سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے درد ہوتا ہے......جبکہ حرم شریف میں ایک بار کا الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر ......ایک لاکھ بار پڑھنے کے برابر ہے......شیطان کہتا ہے پیرس جاؤ وہاں عیش کرو...... لندن جاؤ وہاں عیاشی کرو......واشنگٹن جاؤ وہاں ترقی دیکھو......

یعنی بیت اللہ نہ جاؤ...... بیت الخلاء میں جا بیٹھو......آج ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو حج بیت اللہ کے فریضے کی طرف بلایا جائے......تاکہ یہ اپنے اصل مرکز سے جڑے رہیں......آج ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے سامنے مکہ اور مدینہ کے حقیقی حسن کو بار بار بیان کیا جائے......تاکہ یہ کفر کے اڈوں کی طرف نہیں، ایمان کے مرکز کی طرف دوڑیں ......اے مسلمانو! شوق کے اس قافلے کو دیکھو جو حضرت آقا مدنی ﷺ کی قیادت میں......احرام باندھے، تلبیہ پڑھتے مکہ مکرمہ جا رہا تھا......مگر اسے حدیبیہ پر روک دیا گیا...... پھر اس قافلے کے شوق کا ایک ذرہ اللہ تعالیٰ سے مانگ لو......بس جیسے ہی دل میں شوق آیا......راستے کھلنا شروع ہو جائیں گے ......اور روح اُڑنے لگ جائے گی......ارے کعبہ اور روضہ اطہر یہ اس دنیا کی جگہیں نہیں ہیں......

اہل دل نے لکھا ہے کہ......مرنے کے بعد ایمان والوں کے لئے ''علیین'' کے جو آٹھ مراکز بنائے گئے ہیں...... ان میں سے بعض زمزم کے کنویں کے پاس ہیں اور بعض مدینہ منورہ روضہ اطہر کے پاس......یہ تو عظیم مالک کا اس امت پر احسان ہے کہ......دنیا میں یہ مقامات ہمارے لئے کھول دیئے......تاکہ ہم ان سے فیض پا کر مرنے کے بعد اونچے محلات پا سکیں......ارے بھائیو! اور بہنو! مکہ اور مدینہ سے یاری لگاؤ، دوستی لگاؤ، تعلق بناؤ......مرنے کے بعد روح کو ان کے پڑوس میں کوئی جگہ مل گئی تو جنت کے دروازے پر جا بیٹھو گے......یہ شہداء کرام کے مزے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد......ان دو مقامات پر جگہ پا لیتے ہیں...... بے شک وہ زندہ ہیں اور زندہ کہلاتے ہیں...... مکہ اور مدینہ میں زندگی ملتی ہے زندگی......شیطان زور لگاتا ہے کہ مسلمان وہاں نہ جائیں...... اور اگر چلے بھی جائیں تو وہاں کے بازاروں میں کھو جائیں......وہاں کے بازار بڑے خطرناک ہیں......جو بھی جائے نیت باندھ کر جائے کہ......بازاروں سے حتی الوسع بچنا ہے......

بھائیو! اور بہنو! حج کی آواز لگ چکی ہے...... اُٹھو نیت باندھ لو......تلبیہ یاد کرلو......

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ......جب کوئی مسلمان ''تلبیہ'' پڑھتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں کے تمام پتھر، درخت اور عمارتیں بھی تلبیہ پڑھتی ہیں......دائیں طرف زمین کے آخری کنارے تک اور بائیں طرف بھی زمین کے آخری کنارے تک......ارے بھائیو! اور بہنو! زمین کے پتھر اور درختوں نے ہمارے معلوم نہیں کتنے گناہ دیکھ رکھے ہیں......اور ہمارے گناہوں والی کتنی باتیں سن رکھی ہیں...... اُٹھو حرم شریف کی طرف دوڑو...... میقات پر احرام باندھو اور دیوانہ وار پڑھو......

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

دیکھو! مدینہ منورہ سے آواز آ رہی ہے

ایها الناس ان الله كتب عليكم الحج فحجوا (صحیح مسلم)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے......پس تم حج کرو......

بس بات ہی ختم ہو گئی......مدینہ پاک سے حکم آ گیا......اب تو جانا ہے ان شاء اللہ......جو بیچنا پڑے اسے بیچنا سعادت......جو چھوڑنا پڑے اسے چھوڑنا سعادت...... اس میں جو تھکنا پڑے وہ تھکاوٹ سعادت...... ارے جلدی کرو......ایسا نہ ہو کہ تمہارے درمیان اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹیں آ جائیں...... اس سال کی حج پالیسی کا اعلان ہونے والا ہے......جنہوں نے اب تک یہ فریضہ ادا نہیں کیا......وہ آج سے ہی دو رکعت نفل روزانہ ادا کریں خوب مانگیں، خوب گڑگڑائیں...... جن کی اولاد جوان ہو چکی ہے......اور وہ استطاعت رکھتے ہیں وہ اپنی اولاد کو حج کرائیں تاکہ......اولاد کے فرائض پورے ہوں...... اور ان کی زندگی با مقصد بنے...... بھائیو! نوٹوں کی گنتی میں نہ پڑو یہ نوٹ ہمیں اسی لئے ملتے ہیں کہ ہم سب سے پہلے ان کے ذریعہ اپنے فرائض ادا کریں...... ہاں! اپنی اور اپنی اولاد کی ایک گنتی ہر وقت ضرور کرتے رہو کہ......کتنے فرائض ادا ہو گئے اور کتنے باقی ہیں؟ ......فریضہ نماز، فریضہ زکوٰۃ، فریضہ صیام، فریضہ حج اور فریضہ جہاد فی سبیل اللہ...... ہمارے ایک استاذ محترم فرمایا کرتے تھے کہ جن کے پاس ''حرمین شریفین'' جانے کے اسباب نہ ہوں اور وہ جانے کا شوق رکھتے ہیں......تو وہ ہر نماز کے بعد ایک بار ''تلبیہ'' پڑھ لیا کریں...... ان شاء اللہ آسانی ہو جائے گی......

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحفہ

حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر عمر میں اپنے بیٹے کو اپنا ولی عہد بنایا اور وصیت فرمائی کہ......دو چیزیں کرنا تم پر لازم اور دو چیزوں کو چھوڑنا تم پر لازم ہے......

جو دو چیزیں کرنی ہیں ان میں پہلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ان کلمات کو اپنا ورد بنائیں......ان کی شان عظیم ہے......اگر ان کلمات کو آسمان و زمین سے تولا جائے تو یہ ان سے زیادہ نکلیں گے......

اور دوسری چیز

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

ہمیشہ پڑھا کرو یہ کلمے تمام مخلوق کے لئے وظیفہ ہیں......ان کا پڑھنے والا محتاج نہیں ہوتا اور جو دو چیزیں چھوڑنا لازم ہیں......وہ ہیں شرک اور تکبر کہ ان سے ہمیشہ دور رہنا فرض ہے......حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دو وظیفے سکھائے ہیں......ان کے فضائل، فوائد اور خواص بہت عالی شان ہیں......اہل دل کبھی دل کی روشنی میں ان پر غور کریں تو ان پر شکر اور خوشی کا حال طاری ہو جائے......

لا اله الا الله، لا اله الا الله، لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم صل على سيدنا محمد واله وصحبه وبارک وسلم تسليما كثيرا كثيرا

لا اله الا الله محمد رسول الله

☆......☆......☆

توہینِ رسالت، ایک خوفناک جرم



کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

کسی شاعر نے ہمیں شہدائے ناموسِ رسالت کا پیغام یوں پہنچایا ہے:

حرمتِ دین محمد ﷺ کے نگہبانو! اٹھو
شعلہ سامانی دکھاؤ، شعلہ سامانو! اٹھو
فتنہ یہ اٹھا ہے ہنگامہ اٹھانے کے لئے
مشعلِ نور محمد ﷺ کو بجھانے کے لئے
یہ بلا آئی ہے تم سب کو جگانے کے لئے
غیرت دینی تمہاری آزمانے کے لئے
تم ہو ناموسِ محمد ﷺ کے نگہباں یاد ہے
تم مسلماں ہو، مسلماں ہو، مسلماں یاد ہے

حضرت سعدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ''مکتوب خادم'' میں ایک شاہکار جملہ لکھا تھا:

''شہادت سے خوف کا نہیں، جوش کا ماحول بنتا ہے''

بلاشبہ غازی ممتاز قادریؒ کی شہادت سے بھی عام طور پر ایمانی جذبات پروان چڑھے، لوگوں میں دینی شعور پیدا ہوا اور وہ لوگ جنہوں نے میڈیا کی آنکھ کو یوں پابند کر دیا تھا، جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے، وہ سب سخت مایوسی کا شکار ہوئے۔

کچھ احمقوں نے اس موقع پر عدالتی فیصلوں کے نفاذ اور انصاف کی بالادستی کا سبق دینا شروع کر دیا، حالانکہ جو شخص بھی پاکستان میں پیدا ہوا ہے، وہ یہاں کے عدالتی نظام کو بھی خوب جانتا ہے اور اس میں ہونے والے عدل وانصاف کو بھی۔ جس نظامِ انصاف سے کھلے عام قتل کرنے والے ظالم، سینکڑوں لوگوں کو زندہ نذرِ آتش کرنے والے مجرم اور آزاد انسانوں کو غلاموں کی طرح رکھنے والے وڈیرے، ہر قسم کی قانونی گرفت سے آزاد ہوں، وہاں صرف ایک عاشق رسول پر ہی تمام آئینی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنا کیسے ایک مسلمان کو گوارا ہو سکتا ہے۔ جس ملک میں ہر طاقتور اور ہر مال دار، جب چاہے قانون کو اپنی جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی بنا لے، وہاں عدالتی فیصلوں پر عوام کو کیسے اطمینان نصیب ہو سکتا ہے۔

آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی میں یہ بات طے کر دی گئی ہے کہ توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت ہی دی جائے گی لیکن آپ دیکھ لیں پاکستانی عدالتوں میں ایسے کتنے ہی مقدمات ہیں، جن میں مکمل تحقیق و تفتیش کے بعد جرم ثابت ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوجود بیرونی دباؤ کی بناء پر حکمران، اُن پر سزائے موت نافذ نہیں کر رہے۔ اگر یہ مکمل پسِ منظر سامنے رکھا جائے تو تب ہی اُن دانشوروں کی بونگیاں سمجھ میں آتی ہیں جو اس موقع پر ''اسلام کے نظام جرم وسزا'' کی بحث شروع کر دیتے ہیں۔

اہل علم اس نازیبا حرکت کو ''خلطِ مبحث'' کہا کرتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کا ہر قانون اور ہر فیصلہ سر آنکھوں پر لیکن شریعت کا نام لے کر توہین رسالت کے مجرموں کو پناہ فراہم کرنا اور اُن کے لیے جواز گھڑنا، انتہائی شرمناک حرکت ہے۔

قرآن مجید اور سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں توہین رسالت کے مجرم کی سزا، جب جرم ثابت ہو جائے، صرف اور صرف سزائے موت ہے۔ فقہاء کرام کے اس میں جو اختلافی اقوال ہیں، وہ قانون بننے کے بعد خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ قانون صرف مولویوں کے دباؤ پر بنایا گیا ہے ورنہ قرآن وحدیث میں اس جرم کی کوئی سزا بیان نہیں کی گئی، ایسے گمراہ لوگوں کے مغالطوں سے بچانے کیلئے علماء کرام نے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں، ہم بھی یہاں چند حوالہ جات ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا مهينا

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (الاحزاب: ۵۷)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے کیلئے دو سزاؤں کا ذکر ہے۔ پہلی سزا لعنت ہے اور دوسری سزا ذلت آمیز عذاب ہے۔ یہاں اللہ کریم نے لفظِ ایذاء کا ذکر فرمایا ہے، جس کے بارے میں علامہ ابن عابدین شامیؒ کا کہنا ہے:

والأذى هو الشر الخفيف وان زاد كان ضررًا

''ایذاء معمولی شر کو کہتے ہیں، اگر یہ بڑھ جائے تو ضرر کہلاتا ہے۔'' (رسائل ابن عابدین ۲۹۵)

اس تصریح سے معلوم ہوا کہ ایذاءِ رسول کا معاملہ کتنا نازک ہے۔ رسول خدا کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والے لعنتی لوگوں کے بارے میں گزشتہ آیت کے صرف تین آیات بعد اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں:

ملعونين اينما ثقفوا اخذ واوقتلوا تقتيلا

''لعنت کئے گئے ہیں۔ جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی'' (الاحزاب: ۶۱)

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کے مرتکب ہوں، ایسے بدکردار اور پھٹکارے ہوئے لوگوں کی دنیا میں سزا قتل ہے۔ چنانچہ

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں:

''گستاخِ رسول پر دنیاوی لعنت یہی ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور بری طرح قتل کئے جائیں''۔ (الشفاء ۳۷۲)

علامہ سحنون مالکیؒ فرماتے ہیں:

''تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم رسول کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے۔ جو شخص اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور بری طرح قتل کئے جائیں''۔ (تنبیہ الولاۃ والحکام ۳۰۵)

آئمہ تفسیر اس آیت مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ یہاں درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی ایذاء سے روکنا اور اس پر وعید سنانا مقصود ہے۔ آیت میں اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینے سے مراد بھی رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا ہے، کیونکہ آپ کو ایذاء پہنچانا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو ایذاء دینا ہے جیسا کہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے:

''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، ان کو میرے بعد اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ ان سے جس نے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے بغض رکھا میرے بغض کی وجہ سے رکھا اور جس نے ان کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ کو ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے گا۔'' (ترمذی ۲/۲۲۶)

قرآن کریم کے سیاق وسباق سے بھی اسی بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ پہلے بھی ایذاءِ رسول کا بیان تھا اور اگلی آیات میں بھی اسی کا بیان ہوگا۔

قاضی ثناء اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح کی ایذاء پہنچائے، آپ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحتاً ہو یا کنایتاً وہ کافر ہو گیا اور اس آیت کی رو سے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا میں بھی ہوگی اور آخرت میں بھی۔'' (تفسیر مظہری)

ایک حدیث شریف ہے:

من سبّ نبيا فاقتلوه ومن سبّ اصحابى فاضربوه

''جو شخص کسی نبی کو برا بھلا کہے اس کو تم قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اسے مارو۔''

یہ حدیث شریف قاضی عیاض مالکیؒ نے اپنی مکمل سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (الشفاء ۳۷۲)

البتہ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے اس کی سند پر کلام کرتے ہوئے اسے محل نظر قرار دیا ہے۔ (رسائل ابن عابدین ۲۹۵)

لیکن اس حدیث مبارکہ کی تائید دیگر بہت سی روایات اور آثار سے ہوتی ہے اسی لئے تمام علماء امت کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ بعض روایات وآثار مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کون ہے جو کعب بن اشرف کو ٹھکانے لگائے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے؟'' اس فرمان پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس موذی یہودی کو قتل کر دیا۔ (البخاری) اس واقعہ کی مزید تفصیل آپ کو آگے ان لوگوں کے حالات میں ملے گی جنہیں زمانۂ رسالت میں گستاخیٔ رسول کے جرم میں قتل کیا گیا۔

۲۔ علامہ شامیؒ نے عبداللہ بن ابی سرح کے

بقیہ صفحہ ۵ پر

اظہار تعزیت

ہم اسعد ایوب مدنی شہید (بہاولنگر) کے برادر صغیر، فضل ربی شہید (ضلع ابو عبیدہ، کراچی) کی والدہ محترمہ، نوجوان کارکن محمد حسان رواحہ (لاہور) کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

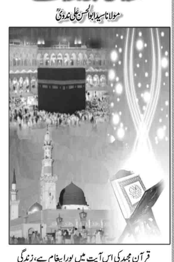
منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ



قرآن مجید کی اس آیت میں پورا پیغام ہے، زندگی کا پورا پیغام اس کے اندر ہے، زندگی ہر طرح گزارنی چاہئے، زندگی کے لئے کیا سامان پیدا کرنا چاہئے، زندگی دینی زندگی ہو، علمی زندگی ہو، دعوتی زندگی ہو، اصلاحی زندگی ہو، ان سب کے لئے ہر طرح تیاری کرنی چاہئے اور اس تیاری کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس لئے کہ انسان کی فطرت میں ہے کہ اس کو فائدہ بھی معلوم ہونا چاہئے، کون سی کوشش کا کیا فائدہ ہے؟ فلاں دوا کا کیا خاصہ ہے؟ فلاں بیج کا کیا مادہ ہے؟ اور فلاں میدان کا کیا تقاضہ ہے؟ یہ انسان کی فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ذہن میں القاء فرمائی اور دل میں ڈالی جس میں پوری زندگی کا نظام آگیا ہے اور پورا قانون آگیا ہے اور آپ اس آیت کو سمجھ لیں اس کو اپنا دستور العمل اور اپنا رہنما بنالیں اور اس آیت کی صداقت پر آپ ایمان لے ائیں اور یقین کرلیں اور دل میں اس کو اُتار لیں، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا ہے، دنیا کے تمام حکما اور بڑے بڑے ذہین لوگ بھی کوئی بات کہتے ہیں کہ یہ ہوگا اور ایسا ہوگا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو اس کا پورا سو فیصدی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ زندگی کا تجربہ ہے اور تاریخ کا مطالعہ ہے کہ کتنے آدمیوں کی پیشین گوئی غلط نکلی اور کیسے کیسے فائدے فلاں فلاں چیز کے بتائے گئے تھے ان میں سے کچھ حاصل نہیں ہوا، پوری تاریخ اس سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ فرمادے کہ اس کا یہ خاصہ ہے، یہ کروگے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو پھر اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر ایسی کیا بات ہے کہ کہی جائے کہ اس کو آپ اپنا

چراغِ زندگی اور دستور العمل

دستور العمل بنالیں اس کو اپنا چراغ زندگی بنالیں اور اس کی روشنی میں آپ چلیں۔

انسانی سعی کی جس نتیجہ خیزی اور بارآوری کا اس آیت میں اظہار کیا گیا ہے وہ ایک حوصلہ افزاء اور حیات بخش پیغام ہے۔ اقبال نے انسان کے لئے کہا تھا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

علم کا بھی ایک قانون ہے

لیس البران تاتوا البیوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البیوت من ابوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون (البقرہ)

صحیح راہ کی ضرورت

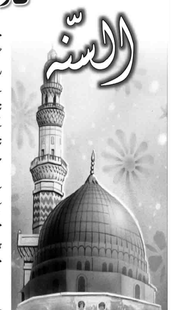
جو لوگ تفسیر پڑھتے ہیں اور ان کی تفسیر کی کتاب شروع ہوچکی ہے یا کم سے کم سورہ بقرہ اور اس کا ترجمہ و تفسیر انہوں نے پڑھی ہے، وہ جانتے ہیں کہ جاہلیت میں جو لوگ حج کو نکلتے تھے ان کا ایک عرف اور ضابطہ یہ بن گیا تھا جو خود ساختہ تھا، شریعت میں نہ تھا لیکن انہوں نے اپنی طرف سے اپنے اوپر ایک پابندی عائد کرلی تھی کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہوں، حج کے ارکان میں مشغول ہوں اور اس دوران اگر ضرورت ہو گھر آنے کی، کوئی بات کہنے کی تو گھر کے دروازے سے نہ آئیں کہ ابھی تو اللہ کے گھر سے ہو کر نہیں آئے تو اپنے گھر میں قاعدے سے کیسے داخل ہوں، تو چھتوں سے یا دیواروں کی طرف سے من ظهورها پشت سے وہ گھر میں آیا کرتے تھے اور اس کو وہ بڑی نیکی کا کام سمجھتے تھے کہ اس میں بیت اللہ کا ادب واحترام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”لیس البران تاتوا البیوت من ظهورها“ یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ ”ولكن البر من اتقى وأتوا البیوت من ابوابها“ گھروں میں، گھروں کے دروازوں سے آؤ۔

یہی قاعدہ ہے اور یہی عقل سلیم اور ذوق سلیم کی بات ہے اور قانون قدرت ہے کہ جس چیز کا جو مدخل ہے اس سے آدمی آئے، قرآن مجید تو پوری زندگی کی کتاب اور پوری زندگی کے لئے کتاب ہدایت ہے، ہر طبقہ کے لئے، ہر مشغلہ، ہر میدان اور مرحلہ کے لئے وہ ایک دستور العمل اور ایک ہدایت نامہ کا کام دیتا ہے، قرآن کے یہ دو لفظ بڑے اہم ہیں ”وأتوا البیوت من ابوابها“ یہ پوری زندگی پر حاوی ہے، اس میں پوری زندگی کی حکمت بتادی گئی، یہ صرف گھر کا معاملہ نہیں ہر چیز کا معاملہ یہی ہے کہ جو اس کا دروازہ ہے اس دروازہ سے آنا چاہئے، اگر کوئی شخص پیشہ سیکھنا چاہے، کوئی صنعت سیکھنا چاہے، لیکن صنعت کے استاذوں سے نہ سیکھے اور صنعت کے آداب کا خیال نہ کرے اور صنعت کے اوزار مہیا نہ کرے اور تدریج کے ساتھ درجہ بدرجہ مرحلہ وار اس کو نہ سیکھے اور یہاں تک کہ ان کی وردی استعمال نہ کرے، لوہاروں کی ایک وردی ہے اور سقاؤں کی ایک وردی ہے، سپاہیوں کی ایک وردی ہے اور ڈاکٹروں کی ایک وردی ہے تو وردی تک بعض اوقات ضروری ہوتی ہے ورنہ وہ اپنے پیشہ میں کامیاب نہیں ہوگا، اس کو پیشہ نہیں آئے گا، فن نہیں آئے گا، تو جب یہ معمولی چیزوں کا حال ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ فضول باتیں ہیں ہمیں لوہاری کا فن سیکھنا ہے یا ہمیں فوج میں بھرتی ہونا ہے لیکن وردی کا جھگڑا ہم مول نہیں لیتے، یہ پہنو وہ نہ پہنو اور صاحب لیفٹ رائٹ Left،Right فضول بات ہے، ہم اپنی ذہانت سے کام لیں گے، ہم دوسرا طرز ایجاد کریں گے وہ یوں ہی رہ جائے گا، اچھا سپاہی بن نہیں سکتا، ایسے ہی لوہار نہیں بن سکتا، نجار (کارپینٹر) نہیں بن سکتا، اس کے لئے بھی ”وأتوا البیوت من ابوابها“ کی ضرورت ہے جو اس کا دروازہ ہے ادھر ہی سے آؤ۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنّہ



جس شخص میں تین باتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت پالی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جس شخص میں موجود ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت پائے گا۔ (۱) اس شخص کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ باقی سب سے محبوب ہوں (۲) آدمی کسی آدمی سے محبت کرے تو محض اللہ کی خاطر کرے (۳) ایک آدمی ناپسند کرے اس بات کو کہ وہ لوٹے کفر کی طرف بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دے دی اس سے (اسے ناپسند کرے) جیسا کہ وہ ناگوار سمجھتا ہے آگ میں پھینکے جانے کو۔

تشریح: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں وہ شخص ان باتوں کی وجہ سے ایمان کی حلاوت یعنی شیرینی محسوس کرے گا، معلوم ہوا کہ ایمان میں بھی شیرینی ہوتی ہے، یہ بھی میٹھا ہوتا ہے، ایمان صحیح طور پر رچ جائے اور اس کی واقعی مٹھاس آنے لگے تو ایمان کامل ہوجائے گا۔

وہ تین باتیں کیا ہیں؟ فرمایا:

ایک بات تو یہ ہے کہ ایک شخص مومن اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت رکھتا ہے جتنی محبت اس کو اللہ اور اللہ کے رسول سے ہے اتنی محبت کسی سے بھی نہیں ہے۔

یہ حدیث تو مشہور ہے:

”لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین“

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، اس کے باپ سے بھی اس کے بیٹوں سے بھی اور تمام انسانوں سے۔“

جب رسول اللہ ﷺ کی محبت سب سے زیادہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی محبت تو اور زیادہ ہوگی، جتنی محبت اللہ اور اللہ کے رسول سے ہے اتنی محبت کسی سے نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے محبت رکھتا ہے محض اللہ کی خاطر اور کوئی رشتہ، کوئی قرابت، کوئی تعلق نہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے نجات عطا فرمادی مسلمان ہوگیا، مسلمان ہونے کے بعد اب کفر کی طرف لوٹنا اس کے نزدیک ایسا ہی برا اور ناگوار ہو جیسا کہ آگ میں پھینکا جانا ناگوار ہے، جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت اور شیرینی محسوس کرے گا، دعاء کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمادے۔ آمین

معارفِ نبوی

ایمان کا ذائقہ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: چکھا اس شخص نے ایمان کا ذائقہ جو راضی ہوا اللہ کو رب مان کر اور اسلام کو اپنا دین مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسول مان کر۔

تشریح: اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اور یہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے) کہ جو شخص اللہ کو اپنا رب مان کر اور اسلام کو اپنا دین مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسول مان کر راضی ہوگیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا، اگر اللہ کے رب ہونے پر یقین نہیں، ایک تو دل کا یقین ہے، اللہ ہم سب کو نصیب فرمائے اور ایک سر سے پاؤں تک آدمی کے دل میں بس جائے کہ میرا رب میرا اللہ ہے، اسی طرح اسلام کو اپنا دین مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو اپنا نبی مان کر جو شخص راضی ہوگیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

ایمان کی توفیق اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان میں مثل ایک دل کے، اس کو پھیر دے جیسا چاہے۔“

تشریح: اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ بنی آدم کے تمام دل حق تعالیٰ جل شانہٗ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جیسا کہ ایک دل، اس کو جس طرف چاہے پھیر دے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ اکثر اپنی دعاء میں فرمایا کرتے تھے: ”یا مصرف القلوب ثبت قلبی علی طاعتک ودینک“ ”اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت اور دین پر ثابت رکھئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی یہ دعاء سن کر جو آپ کثرت سے فرماتے تھے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں، آپ کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت اللہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے، کیا آپ ہمارے بارے میں بھی اندیشہ رکھتے ہیں کہ ہم گمراہ ہوجائیں گے؟ بدل جائیں گے؟ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: کہ تمام دل اللہ کے قبضے میں ہیں، وہ بے نیاز ذات ہے جس طرف چاہے بدل دے۔

رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، مطلب یہ ہے کہ جس طرح کوئی چیز کسی کی چٹکی میں ہوتی ہے اور اس کو پورا تصرف حاصل ہوتا ہے وہ جس طرح چاہے اس کو بدل دے، اسی طرح تمام کے تمام قلوب حق تعالیٰ شانہٗ کے قبضے میں ہیں، جس کو جس طرف چاہے بدل دے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: (ان اللّٰه یحول بین المرء وقلبه (الانفال: ۲۴) بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آڑ (پردہ) واقع کردیتے ہیں آدمی اور اس کے دل کے درمیان، یعنی اس کے دل کی مراد پوری نہیں ہوتی۔

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ



حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام

نسب نامہ:

گزشتہ واقعہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر ذکر آچکا اور یہ واضح ہوچکا کہ قتل جالوت میں بے نظیر شجاعت کے اظہار نے بنی اسرائیل کے قلوب پر داؤد علیہ السلام کی محبت وعظمت کا سکہ بٹھادیا تھا اور ان کی شخصیت ممتاز اور نمایاں ہوچکی تھی، چنانچہ یہی داؤد علیہ السلام آگے چل کر خدا کے برگزیدہ رسول اور پیغمبر بنے اور بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لئے رسول اور ان کے اجتماعی نظم وضبط کے لئے ”خلیفہ“ مقرر ہوئے۔

ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے:

داؤد بن ایشا (ایشی) بن عوبد بن عابر (یا عابز) بن سلمون بن نحشون بن عونیاذب (یا عمی ناذب) بن ارم (یارام) بن حصرون بن فارص بن یہوذا ابن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام۔

خطوط کے اندر جو نام درج ہیں وہ ابن جریر سے منقول ہیں اور ثعلبی نے عرائس البیان میں بعض ناموں کی جگہ دوسرے نام بیان کئے ہیں۔ مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ داؤد علیہ السلام اسرائیلی اسباط میں یہودا کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ (تاریخ ابن کثیر: جلد۲، ص۹)

توراۃ میں ہے کہ ایشا یا ایشی کے بہت سے لڑکے تھے اور داؤد ان سب میں صغیر سن تھے۔ (سموئیل کی کتاب)

حلیۂ مبارک

محمد بن اسحٰق نے وہب بن منبہؒ کے واسطہ سے حضرت داؤد کا حلیۂ مبارک اس طرح نقل کیا ہے: پستہ قد نیلگوں آنکھیں، جسم پر بال بہت کم تھے چہرہ اور بشرے سے طہارت قلب اور نفاست طبع چھلکتی تھی۔ (البدایہ والنہایہ: ج۲ ص۱۰)

قرآن عزیز میں ذکر مبارک

قرآن عزیز میں حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر سورۂ بقرہ، نساء، مائدہ، انعام، اسراء، انبیاء، نمل، سبا اور صٓ میں آیا ہے، ان سورتوں میں سولہ جگہ نام مذکور ہے اور بعض سورتوں میں مختصر اور بعض میں تفصیلی طور پر ان کے حالات و واقعات کا ذکر اور ان کی رشد وہدایت کا بیان ہے، ذیل کا نقشہ اس مطالعہ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

بقرہ: آیات ۱۰۲، ۲۵۱ نساء: آیت ۱۶۳ مائدہ: آیت ۷۸ انعام: آیات ۸۴ تا ۹۰ اسراء: آیت ۵۵ انبیاء: آیات ۷۸ تا ۸۲ آیات ۱۵ تا ۴۴ سباء: آیات ۱۰۔۱۴ صٓ: آیات ۱۷ تا ۳۹ اور ۳۰ تا ۴۰

کل میزان آیات: ۶۷

نبوت ورسالت

حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کی بڑھتی ہوئی محبت کا نتیجہ یہ نکلا کہ طالوت کی موجودگی میں ہی یا اس کی موت کے بعد عنان حکومت حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں آگئی اور اس عرصہ میں ان پر خدا کا ایک اور زبردست انعام یہ ہوا کہ وہ منصب نبوت ورسالت سے بھی سرفراز کردیئے گئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام سے قبل بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ قائم تھا کہ حکومت ایک سبط (خاندان) سے وابستہ تھی اور نبوت ورسالت دوسرے سبط سے، یہود کے گھرانے میں نبوت چلی آتی تھی اور افراہیم کے خاندان میں حکومت وسلطنت۔ داؤد علیہ السلام پہلے شخص ہیں جن کے اندر خدائے تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں یکجا جمع کردی تھیں وہ خدا کے پیغمبر اور رسول بھی تھے اور صاحب تاج وتخت بھی، چنانچہ قرآن عزیز نے حضرت داؤد علیہ السلام کے اس شرف کا اس طرح ذکر کیا ہے:

واتاه اللّٰه الملک والحکمة وعلمه مما یشاء

اللہ نے ان کو حکومت بھی عطا کی اور حکمت (نبوت) بھی اور اپنی مرضی سے جو چاہا سکھایا۔ (البقرہ: ع۱۷)

یاداؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض

اے داؤد! بے شک ہم نے تم کو زمین پر اپنا نائب بنایا ہے۔ (سورہ صٓ)

وکلا اتیناه حکما وعلما

اور ہم نے ہر ایک (داؤد وسلیمان) کو حکومت بخشی اور علم عطا کیا۔ (انبیاء)

انبیاء ورسل میں سے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ صرف حضرت داؤد علیہ السلام ہی وہ پیغمبر ہیں جن کو قرآن عزیز نے ”خلیفہ“ کے لقب سے پکارا ہے۔

تحقیق وکاوش کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی اس امتیازی خصوصیت کی دو حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ایک صفحاتِ آئندہ میں اپنے موقع پر آئے گی اور دوسری حکمت یہ ہے کہ جبکہ بنی اسرائیل میں صدیوں سے قائم شدہ رسم کے خلاف حضرت داؤد علیہ السلام میں نبوت ورسالت کے ساتھ حکومت وسلطنت بھی جمع کردی گئی تو ضروری تھا کہ ان کو ایسے لقب سے پکارا جائے جو اللہ تعالیٰ کی صفات علم و قدرت کا مظہر اتم ہونے پر صراحت کرتا ہو اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے شریعت حقہ کی اصطلاح میں ”خلیفہ“ سے بہتر اور کوئی لفظ نہیں ہوسکتا تھا۔

الحاصل حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کی خدمت بھی سرانجام دیتے اور ان کی اجتماعی حیات کی نگرانی کا فرض بھی ادا فرماتے رہے۔

عظمتِ مملکت

قرآن عزیز، تورات اور اسرائیلی تاریخ اس کے شاہد ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام شجاعت و بسالت، اصابت رائے اور قوت فکر وتدبیر جیسے اوصاف کے پیش نظر کامل و مکمل انسان تھے اور فتح ونصرت ان کے قدم چومتی تھی اور خدا کا فضل وکرم اس درجہ ان کے شامل حال تھا کہ دشمن کے مقابلہ میں ان کی جماعت کتنی ہی مختصر ہوتی کامیابی ہمیشہ ان ہی کے ہاتھ رہتی، اس لئے بہت تھوڑے عرصہ میں شام، عراق، فلسطین اور شرق اردن کے تمام علاقوں پر ان کا حکم نافذ اور ایلہ (خلیج عقبہ) سے لے کر فرات کے تمام علاقوں اور دمشق تک تمام ملک ان کے زیرنگین تھے اور اگر حجاز کے بھی ان حصوں کو شامل کرلیا جائے جو ان کے قلمرو حکومت کا حصہ بن چکے تھے جو جدید فلسفۂ تاریخ اقوام کے مطابق وحدت عرب یا اس سے بھی زیادہ وسیع وحدت اقوام سامیہ کی حکومت کہی جاسکتی ہے اور پھر کثرت لشکر اور وسعت حدود ورقبہ مملکت کے ساتھ ساتھ وحی الٰہی کے شرف نے ان کی عظمت وشوکت اور صولت وہیبت کو اور بھی زیادہ بلند کردیا تھا۔

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں



حدیث ۳۴۷: اگر کسی سے شر وفساد کا اندیشہ ہو تو اس سے حیلہ اور مکر وفریب کیا جاسکتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ ہوئے، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ ابن صیاد ایک نخلستان میں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اس نخلستان میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کھجوروں کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے وہاں پہنچے جبکہ ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور اس کے اندر ہی آواز کررہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: اے صاف! یہ محمد ہیں، چنانچہ ابن صیاد اُچھل کر اُٹھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ (اس کی ماں) اسے چھوڑے رکھتی تو کئی ایک معاملات کی وضاحت ہوجاتی۔

حدیث ۳۴۸: دوران جنگ شعر پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا

اس کے متعلق حضرت سہل اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایات بیان کی ہیں، نیز یزید نے بھی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق ایک حدیث بیان کی ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خود مٹی اُٹھا رہے تھے اور گرد وغبار نے آپ ﷺ کے سینے کے بالوں کو ڈھانپ رکھا تھا اور آپ ﷺ گھنے بالوں والے بہادر مرد تھے۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھ رہے تھے:

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اُتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات!
پاؤں جمادے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہم سنتے نہیں ان کی بات

رسول اللہ ﷺ یہ اشعار بآواز بلند پڑھ رہے تھے۔

حدیث ۳۴۹: اگر کوئی گھوڑے پر جم کر نہ بیٹھ سکے

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کوئی حجاب نہیں رکھا اور آپ ﷺ نے ہمیشہ مسکراتے چہرے ہی سے مجھے دیکھا۔

حدیث ۳۵۰: اگر کوئی گھوڑے پر جم کر نہ بیٹھ سکے

(حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ) میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں اپنے گھوڑے پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور دعاء دی: اے اللہ! اسے گھوڑے پر جمادے اور اسے دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا اور خود سیدھے راستے پر چلنے والا بنادے۔

حدیث ۳۵۱: بوریا جلا کر زخم کا علاج کرنا

مشعل



ترجمہ:

کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

نیز عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا اور ڈھال میں پانی لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون دھوتی تھیں، پھر چٹائی جلا کر اس کی راکھ سے رسول اللہ ﷺ کا زخم بھر دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ (القرآن)

حدیث ۳۵۲: میدان جنگ میں باہمی جدال واختلاف مکروہ ہے اور جو اپنے امام کی نافرمانی کرے اس کی سزا کا بیان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو (ان سے) فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر سختی نہ کرنا، انہیں خوشخبری دینا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں ایک دوسرے کی موافقت کرنا باہم اختلاف نہ کرنا۔

☆......☆......☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُناجاتِ صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنّت کے اذکار

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (ابو دائود)

الفقہ



اس مستقل سلسلے میں ”القلم“ آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرنظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ”حلال وحرام“ سے ماخوذ ہے۔

ماں باپ میں سے جس کا دین بہتر ہوگا، بچہ اسی کے تابع مانا جائے گا۔ اگر بچہ اور اس کے مسلمان ہونے والے ماں یا باپ کا ملک ایک ہی ہے، اگرچہ حکماً ہی صحیح، اور یہ حکم اس اصول پر مبنی ہے جس کا بیان حدیث ذیل میں فرمایا گیا ہے:

عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: مامن مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه او ینصرانه اویمجسانه (متفق علیہ)

قال الشامی: یظهر لی الحکم بالاسلام للحدیث الصحیح "کل مولود یولد علی الفطرة حتی یکون ابواهما اللذان یهودانه اوینصرانه" فانهم قالوا: انه جعل اتفاقهما ناقلا له عن الفطرة فاذالم یتفقا بقی علیٰ اصل الفطرة......وهنا لیس له ابوان متفقان فیبقی علی الفطرة (الدر مع الرد: ج۴ ص۳۷۱، باب نکاح الکافر)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرۃ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے (تعلیم وتربیت کے ذریعہ) یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

علامہ شامی نے فرمایا کہ بچہ کے اسلام کا حکم مذکور حدیث صحیح کی بنا پر ہے، کیونکہ شراح حدیث نے تشریح کی ہے کہ ماں باپ کے متفقہ طور پر فطرت سے ہٹانے کی بات حدیث میں کہی گئی ہے۔

جب بچہ کے ماں باپ دونوں متفق نہیں ہیں، تو بچہ فطرت (یعنی دین اسلام) پر برقرار سمجھا جائے گا اور اپنے باپ کے تابع ہوگا، جو دین اسلام کا اختیار کرنے والا ہے اور باپ کے تابع ہو کر اس کو مسلمان قرار دیا جانا، اس کے بلوغ تک ہے یا وہ دین اسلام کو سمجھ کر خود اختیار کرلے ورنہ بالغ ہونے کے بعد اس کی تبعیت ختم ہوگئی، اس وقت باختیار خود وہ جس دین کو اختیار کرے گا وہی اس کا اختیار کردہ دین مانا جائے گا۔

فی الشامی: ویستوی فیما قلنا ان یکون عاقلا اوغیر عاقل، لانه قبل البلوغ تبع لابویه فی الدین مالم یصف الاسلام ،۵۱، فأفادان التبعیة لاتنقطع الابالبلوغ اوبالاسلام بنفسه (الدر مع الرد: ج۴ ص۳۷۱، باب نکاح الکافر)

بچہ مسلمان باپ یا ماں کے تابع ہو کر مسلمان قرار دیا جائے گا، خواہ بچہ سمجھدار ہو یا ناسمجھ ہو دونوں صورت میں یہی حکم ہے، کیونکہ بلوغ سے پہلے دین کے معاملہ میں وہ خیرالابوین کے تابع ہے جب تک کہ از خود اسلام کو قبول نہ کرے، تو اس سے معلوم ہوا کہ تبعیت یا تو بلوغ کی وجہ سے ختم ہوگی یا خود اسلام اختیار کرلینے کی وجہ سے ختم ہوگئی۔

(۳) بہتر تو یہی ہے کہ وہ شخص اپنے افراد خانہ کو بتلادے تاکہ اسلام کے تعلق سے اس کے معاملات ان لوگوں سے جدا ہوجائیں، لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے یا ناقابل تحمل پریشانیوں کے خطرہ سے وہ اظہار نہیں کرسکتا، تو مناسب ہے کہ کوئی وصیت نامہ روبرو گواہان ایسا تحریر کردے جس میں اپنے اسلام کی بابت کھلی وضاحت کرتے ہوئے تجہیز وتکفین کی ذمہ داری مسلم تنظیم کے سپرد کردے کہ وہ اسلامی طریقے پر میری تجہیز وتکفین کریں، تاکہ بعد انتقال اس وصیت نامہ کی بنیاد پر مسلم تنظیم کو اختیار مل جائے، جسے عدالت بھی تسلیم کرے گی۔ (ویسے اس سلسلہ میں کسی قانونی مشیر سے مزید مشورہ کرلیں)

(۴) یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اسلام کسی بے گناہ کی جان لینے اور بلا وجہ شرعیہ جانی ومالی نقصان پہنچانے کی اجازت قطعاً نہیں دیتا، اسلام کی نظر میں بے قصور کسی کی جان لینا یا اسے جانی ومالی نقصان پہنچانا سخت ترین گناہ ہے، اسلام کی نظر میں یہ جرم عظیم ہے۔

عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین خریفا (رواہ البخاری)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی معاہد (جس سے معاہدۂ امن ہوچکا ہو) کو قتل کیا، تو اسے جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی اور یقیناً جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پہنچتی ہے۔

اسلام معصوم و بے گناہ لوگوں کے قتل کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

زندگی میں تقسیم جائیداد

سوال: (۱) لوگ شادی کے موقع پر منڈھے کا کھانا دیتے ہیں، تو منڈھے کا کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟

(۲) دکان میں تصویر لگانا منع ہے، لیکن تیل، کریم وغیرہ پر تصویر لگی رہتی ہے، ان کا کیا حکم ہے؟

(۳) احاطۂ مسجد میں شہتوت اور امرود کے درخت لگے ہوئے ہیں، سبھی لوگ کھاتے ہیں، یہ کھانا کیسا ہے؟

(۴) ہم پانچ بھائی ہیں، والد صاحب نے ہمارے مکانات تقسیم کردیئے تھے، چار بھائیوں نے تو اپنے اپنے مکان پر قبضہ کرلیا تھا، ایک بھائی کے حصہ میں کرایہ دار رہ رہا تھا، اس کا کرایہ والد صاحب لیتے تھے، اس وجہ سے ایک بھائی ”یادِ الٰہی“ مکان میں رہتا رہا، جس سے وہ اپنے مکان پر قابض نہ ہوسکا، اب ۱۰ سال کے بعد مکان خالی ہوا ہے، جس سے اس کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے، اس لیے کہ والد صاحب نے اس مکان پر ۳ لاکھ روپے لگادیئے ہیں کہ اگر مکان لینا ہے تو تین لاکھ روپے دینے ہوں گے، کیا یہ جائز ہے؟ والد صاحب نے مکانات کے چھ حصے کیے ہیں اور ایک اپنا اور پانچ لڑکوں کا، والد صاحب کے پاس دکان میں تقریباً پانچ لاکھ کے کپڑے ہیں اور تین لاکھ روپے اُدھار میں پڑے ہیں اور گھر کا سامان بھی انہی کے پاس ہے، جس میں تقریباً ڈھائی کلو چاندی ”اماں“ کے پاس ہے، چار بھینسیں ہیں، جن کی قیمت اسی ہزار روپے ہے، تقریباً پچاس کوئنٹل اناج ہیں، جب ہمیں الگ کیا تو ساٹھ کلو اناج دیا تھا، اب یہ جو سامان والد صاحب کے پاس ہے، جو ایک ہی لڑکے کو دینا چاہتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

والسلام

الجواب وباللّٰه التوفیق:

۱) شادی بیاہ میں منڈھے کا کھانا دینا غلط طور پر رائج ہے، اس رسم کو ترک کرنا چاہیے، یہ رسوم مروّجہ قبیحہ کے قبیل سے ہے۔

۲) فوٹو لگانا منع ہے، لیکن اس قسم کا فوٹو جو اخبارات یا ڈبوں وغیرہ پر بنے ہوتے ہیں، ان سے بچنا متعذر اور دشوار ہے اور مقصود ان تصویروں کا لگانا نہیں ہوتا بلکہ تبعاً وضمناً آجاتی ہیں، اس لیے اکرام کے طور پر ان کو نہ رکھا جائے تو رکھنے میں مضائقہ نہیں ہے، دکان پر اسے رکھ سکتے ہیں۔

۳) مسجد میں درخت اگر کسی نے عام لوگوں کے فائدہ کے لیے لگایا ہے، تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور پھل لینے کی اجازت ہوگی اور اگر عام لوگوں کی منفعت کے لیے نہیں لگایا ہے بلکہ مسجد کے نفع کے لیے لگایا گیا ہے تو پھلوں کو فروخت کرکے، اس کی آمدنی مسجد میں لگائی جائے گی۔ فی الدر المختار: غرس فی المسجد اشجارا تثمران غرس للسبیل فلکل مسلم الاکل و الّا فتباع لمصالح المسجد (الدر مع الرد: ۶/۶۴۸)

(جاری ہے)

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	30 جمادی اول تا 6 جمادی الثانی 1437ھ بمطابق 11 تا 17 مارچ 2016ء	17

اللّٰھم

حساب میں آسانی کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ

حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ:

اے اللہ میرے حساب

کو آسان کرنا۔

مظاہرین کیخلاف روبوٹ ہتھیار استعمال کرنیکا فیصلہ

کشمیریوں پر مظالم کا نیا بھارتی حربہ

فورسز کا رہائشی علاقوں پر دھاوا، 6 نوجوان شہید

قابض فوج نے ترال میں رہائشی علاقوں پر چڑھائی کی، شیلنگ سے گھر تباہ، عاشق، آصف اور اسحاق شہید، ایک نوجوان کولگام میں انڈین فورسز کی گولیوں کا نشانہ بنا

شہید نوجوانوں کی 3 مقامات پر نماز جنازہ، ہزاروں افراد کی شرکت، بھارتی مظالم اور نوجوانوں کی شہادت کیخلاف پلوامہ کے علاقے ترال میں مسلسل پانچویں روز بھی ہڑتال

ربوٹ ہتھیاروں کے ذریعے پوری قوت کیساتھ مظاہرین سے نمٹنے کا موقع ملے گا، پولیس حکام، فوڈ سکیورٹی ایکٹ کے نفاذ کے بعد کشمیریوں کو غذائی قلت کا سامنا

پلوامہ میں جھڑپ کے دوران ایک بھارتی فوجی جہنم واصل، مجاہدین کی موجودگی پر سرچ آپریشن شروع، قابض فورسز نے خصوصی دستے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جنگل میں اتار دیئے

آر پی جی اے 5 نامی روبوٹ پولیس اہلکاروں کی زندگی خطرے میں ڈالے بغیر مظاہرین سے نمٹ سکے گا، جس میں نصب بندوق ریموٹ کنٹرول سے چلے گی

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) کشمیریوں پر مظالم کا نیا بھارتی حربہ، مظاہرین کے خلاف ربوٹ ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ، قابض فورسز کی تازہ ریاستی دہشت گردی، پلوامہ کے علاقے ترال میں رہائشی علاقے پر دھاوا بول دیا، فائرنگ اور شیلنگ ایک مکان تباہ کردیا جس کے نتیجے میں 3 نوجوان شہید ہوگئے جبکہ انڈین فوجیوں نے کولگام میں ایک نوجوان کو مجاہد قرار دیکر شہید کردیا، پلوامہ میں جھڑپ کے دوران ایک بھارتی فوجی اہلکار بھی جہنم واصل ہوگیا، مجاہدین کی موجودگی پر علاقے میں سرچ آپریشن شروع کردیا گیا، قابض فورسز نے خصوصی دستے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جنگل میں اتار دیئے۔ بھارتی مظالم کے خلاف وادی بھر میں بڑے پیمانے پر مظاہرے، مودی سرکار کے خلاف سخت نعرے بازی جبکہ مقبوضہ وادی میں نام نہاد فوڈ سکیورٹی ایکٹ کے نفاذ کے بعد کشمیریوں (صفحہ 6 بقیہ 1)

سکول سمیت 200 املاک مسمار، 4 فلسطینی نوجوان شہید

صیہونی فورسز کی ریاستی دہشت گردی

اسرائیلی کمیٹی کی اذان پر پابندی کی تیاری

2 نوجوانوں کو نابلس، ایک کو مغربی کنارے کے مہاجر کیمپ میں گھس کر صیہونی فوجیوں نے فائرنگ کرکے شہید کیا، تحریک انتفاضہ میں اب تک 186 فلسطینی شہید ہوچکے

نابلس میں اسکول سمیت 41 گھر اور عمارتوں کو بلڈوز کردیا گیا، بچوں سمیت درجنوں خاندان بے گھر، صور باھر میں ایک پرانی تاریخی عمارت کو مسمار کرنے کا بھی نوٹس جاری

فلسطینی قیدیوں کی اسرائیلی حکومت کی عتصیون جیل میں ابتر صورتحال کے خلاف بھوک ہڑتال، غزہ کی ناکہ بندی توڑنے کیلئے خواتین کے عالمی امدادی قافلے کی تیاری

اذان پر پابندی کے بل کا ڈرافٹ دائیں بازو کی پارٹی سے تعلق رکھنے والے اسرائیلی پارلیمنٹ مردخائی یوغیف، انکے ساتھیوں اور لیکود پارٹی کے کچھ ممبران نے پیش کیا

مقبوضہ بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) فلسطین میں صیہونی فورسز کی ریاستی دہشت گردی کا سلسلہ جاری، یہودی فوج کے دہشت گردوں نے فلسطینیوں کے سکول سمیت 200 املاک کو بلڈوزوں کے ذریعے مسمار کردیا جبکہ یہودیوں پر حملوں کا الزام لگا کر فائرنگ سے مزید 4 نہتے فلسطینی نوجوانوں کو شہید کردیا، اسرائیل کی وزارتی کمیٹی برائے قانون سازی اذان پر پابندی کے بل کی تیاری کررہی (صفحہ 6 بقیہ 3)

عراق: فوجی ہیڈکوارٹرز، قافلے اور چیک پوسٹ پر خودکش حملے، جنرل سمیت 129 افراد ہلاک

بغداد میں فوجی ہیڈکوارٹرز میں گھس کر 4 بمباروں نے جنرل اور لیفٹیننٹ کرنل سمیت 6 اہلکاروں کو نشانہ بنایا، فلوجہ میں فورسز کے قافلے پر حملے میں 25 اہلکار مارے گئے

عراقی شہر حلہ میں خودکش حملہ آور نے بارود سے بھرا آئل ٹینکر پولیس چیک پوسٹ سے ٹکرا دیا، پولیس سٹیشن پر کھڑی درجنوں گاڑیاں تباہ، 60 افراد ہلاک، 70 سے زائد زخمی

بغداد، فلوجہ (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق میں موت کا رقص جاری، فوجی ہیڈکوارٹرز، فوجی قافلے اور چیک پوسٹ پر خودکش حملوں میں جنرل، لیفٹیننٹ کرنل سمیت 129 افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ بغداد میں فوجی ہیڈکوارٹرز میں گھس کر 4 بمباروں نے جنرل اور لیفٹیننٹ کرنل سمیت 6 فوجیوں کو ٹھکانے لگادیا، فلوجہ میں فوجی قافلے پر خودکش حملے میں 25 اہلکار مارے گئے جبکہ عراق کے شہر حلہ میں پولیس چیک پوست پر خودکش حملے میں 60 افراد ہلاک اور 70 سے زائد زخمی ہوگئے، خودکش حملہ آور نے بارود سے بھرا آئل ٹینکر پولیس چیک پوسٹ سے ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں چیک پوسٹ پر کھڑی درجنوں گاڑیوں اور قریبی عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ دارالحکومت کے شمالی حصے میں ایک جنازے پر خودکش حملے میں 38 افراد لقمہ اجل بن گئے۔ تفصیلات کے مطابق عراق کے دارالحکومت بغداد میں فوجی ہیڈکوارٹرز اور فلوجہ میں فورسز کے قافلے پر کے (صفحہ 6 بقیہ 2)

صومالیہ میں امریکی ڈرون حملہ، 150 افراد شہید

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ میں امریکی ڈرون حملے 150 افراد شہید ہوگئے، امریکی فوج کے مطابق صومالیہ میں الشباب کے ایک تربیتی کیمپ پر ڈرون حملے میں کم ازکم 150 افراد شہید ہوگئے ہیں۔ پینٹاگون کے ترجمان کیپٹن جیف ڈیوس کا کہنا ہے کہ اس ٹریننگ کیمپ میں جنگجو ایک بڑے حملے کی تیاری کررہے تھے، ہمیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ کیمپ خالی کررہے ہیں۔

امریکی ریاست مسی سپی میں فائرنگ سے 3 افراد ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست مسی سپی میں فائرنگ کے واقعات میں 3 افراد ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق پہلا واقعہ ساؤتھ ویسٹ جیون ڈرائیو پر پیش آیا جب نامعلوم افراد کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہوگئے۔ دونوں افراد کی عمریں 22 سال بتائی گئی ہیں۔ اس واقعہ کے کچھ دیر بعد قریبی علاقہ میں اسی نوعیت کا ایک واقعہ میں ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ پولیس حکام نے تحقیقات شروع کردی ہیں۔

بہاولپور، مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں جاری دورہ تربیہ اختتام پذیر

مسجد سنان بن سلمہ پشاور میں دورہ تربیہ کا شاندار افتتاح، 296 افراد شریک ہوئے

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں جاری دورہ تربیہ شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہوگیا، دورہ تربیت کا نصاب امیر المجاہدین نے مرتب فرمایا ہے جس سے شرکاء اصلاحی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں ہر مہینے دورہ تربیہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ہفتے 174 افراد نے دورہ تربیت میں شرکت کی اور امیر المجاہدین کے مرتب کردہ فرمودات سے استفادہ حاصل کیا۔ مسجد سنان بن سلمہ پشاور میں دورہ تربیہ کا شاندار افتتاح ہوا ہے جس میں 296 افراد نے شریک ہوئے ہیں۔

افغانستان میں طالبان کی پیش قدمی جاری، کجھ تلی فورسز ارزگان کی چوکیاں چھوڑ کر فرار، بھاری مقدار میں اسلحہ و فوجی سازوسامان غنیمت، ننگرہار میں امریکی ڈرون حملے میں 15 افراد شہید

جلال آباد میں بھارتی قونصل خانے پر فدائی یلغار

متعدد گاڑیاں تباہ

95 ہلاکتیں

ایک فدائی نے بارود سے بھری گاڑی قونصل خانے کے داخلی راستے پر دھماکے سے اڑا دی، دیگر 4 مجاہدین کی اندر داخل ہوکر کارروائی 7 افراد کو ٹھکانے لگا دیا، دھماکے سے متعدد گاڑیاں اور قریبی عمارتیں بھی تباہ

افغان فورسز کی غیر معمولی پسپائی سے طالبان کی دوبارہ ارزگان کے علاقوں پر قبضے کی راہیں ہموار، موسیٰ قلعہ اور نوزاد کے علاقے پہلے ہی خالی کئے جاچکے، ملک اشرف غنی کے ہاتھ سے نکل رہا ہے، عالمی میڈیا

لشکرگاہ کے علاقے بلوچاں میں فورسز پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملے، 3 گھنٹے تک لڑائی جاری رہی، 32 فوجی نشان عبرت بن گئے، شاول مانده میں فوجی چوکی پر مجاہدین کا قبضہ، 9 اہلکار ہلاک ہوئے

ماہ فروری میں حقائق کا ادراک کرتے ہوئے 237 فوجی اور پولیس اہلکاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، غزنی میں پولیس کی گشتی پارٹی پر حملہ، ڈسٹرکٹ پولیس چیف 4 ساتھیوں سمیت کام آیا

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) جلال آباد میں بھارتی قونصل خانے پر فدائی یلغار، متعدد گاڑیاں اور قریب واقع کئی دیگر عمارتیں تباہ ہوگئیں دوسری جانب افغانستان میں طالبان کی پیش قدمی کا سلسلہ بدستور جاری، کجھ تلی فورسز اورزگان میں اپنی متعدد چوکیاں چھوڑ کر فرار ہوگئیں، مجاہدین نے بھاری مقدار میں اسلحہ اور فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا، مجاہدین نے مختلف فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں 95 فوجی اور پولیس اہلکاروں کو ٹھکانے لگادیا۔ غزنی میں پولیس کی گشتی پارٹی پر حملے میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف چار ساتھیوں سمیت ہلاک ہوگیا، ماہ فروری میں 237 اہلکاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے، ننگرہار میں امریکی ڈرون حملے 15 افراد شہید ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق افغانستان کے شہر جلال آباد میں بھارتی قونصل خانے پر فدائی بمباروں نے حملہ کردیا جس کے نتیجے 7 افراد ہلاک اور 19 زخمی ہوگئے۔ صوبہ ننگرہار کے گورنر کے ترجمان عطاء اللہ کھوگیانی نے بتایا ہے کہ ایک فدائی حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی قونصل خانے کے داخلی راستے (صفحہ 6 بقیہ 4)

الرحمت شعبہ دعوت و تبلیغ کی کارگزاری

جہاد کو بدنام کرنے کی دشمن کی تمام کوششیں ناکام ہونگی، مولانا عمار

امت نے جہاد نبی کریم ﷺ کے زخموں سے سیکھا

کافر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں، ہم اپنا دشمن سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تلاش کریں اور اسے منہ توڑ شکست دیں گے

حال ہی میں انڈیا کی جیل سے رہا ہوکر آنیوالے بھائی ہاشم کی آمد پر مجمع کا جوش وخروش دیدنی تھا، پنڈال نعروں سے گونج اٹھا

بھائی عثمان اور بھائی شریف اللہ نے پشتو میں خطاب فرما کر حاضرین کے دلوں کو گرمایا، قیدیوں کی رہائی کیلئے جماعتی ساتھیوں کی کاوشوں کو سراہا گیا

حب چوکی (القلم نیوز) باب بلوچستان حب چوکی میں شاندار سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، سیرت کانفرنس کے موقع پر شہر کے داخلی راستوں کو جماعتی پرچموں اور پوسٹرز سے سجایا گیا اور مہمانوں کے کیلئے بڑے بڑے خیر مقدمی بینز آویزاں تھے۔ کانفرنس دونشستوں پر مشتمل تھی۔ امیر المجاہدین کے برادر صغیر مولانا عمار، بھائی شریف اللہ، مولانا عبدالعزیز، بھائی ہاشم نے بیانات فرمائے۔ مولانا عمار نے اپنے بیان میں فرمایا کہ بلوچستان سے زیادہ پسماندہ (صفحہ 6 بقیہ 5)

برطانیہ، روس، امریکہ سب شکست کھا چکے ہیں، مولانا محمد الیاس قاسمی

مسلمان کا ایمان اس درجہ کا ہونا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا

ایمان والے زخمی قیدی وشہید ہوئے ہیں تو یہ شکست نہیں بلکہ اعزاز ہے، سیالکوٹ میں خطاب

سیالکوٹ (القلم نیوز) برطانیہ، روس اور امریکا سب شکست کھا چکے، اگر ایمان والے زخمی قیدی وشہید ہوئے ہیں تو یہ شکست نہیں بلکہ اعزاز ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب نے ڈسکہ سیالکوٹ کی جامع مسجد النور منڈی کی گورائیہ میں خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران کیا۔ انہوں نے نہایت (صفحہ 6 بقیہ 8)

مولانا محمد ممتاز کا چار روزہ دورہ لودھراں

کلمہ، نماز اور جہاد پر مفصل بیانات

لودھراں (القلم نیوز) حضرت مولانا محمد ممتاز صاحب کا چار روزہ دورہ لودھراں، مولانا نے کلمہ، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر بیانات کیے۔ مولانا نے اپنے بیانات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صفحہ 6 بقیہ 6)

جامعہ رشیدیہ مسجد میں ماہانہ اجتماع

300 شرکاء نے شرکت کی

کراچی (القلم نیوز) صوبہ حضرت علیؓ کے صوبائی مکتب جامعہ رشیدیہ مسجد میں ماہانہ اجتماع ہوا۔ تلاوت اور مجلس ذکر کے بعد چچا غازی (صفحہ 6 بقیہ 7)

کفر کی تباہی اور دین کی بقاء جہاد میں ہے، مولانا استاد عبدالرشید

جہاد کے راستے میں تکالیف اور آزمائشیں اللہ کے مقرب بندوں پر آتی رہتی ہیں

سختی پر کام سے پیچھے ہٹنا ایمان کی کمزوری ہے، ساتھی جماعتی نصاب پر مضبوطی سے عمل پیرا رہیں

ٹیکسلا (القلم نیوز) ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا میں ماہانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں خصوصی بیان حضرت مولانا استاد عبدالرشید صاحب نے فرمایا۔ حضرت نے فرمایا: اللہ نے کفر کی تباہی اور دین کی بقا جہاد میں رکھ دی ہے اور آج پورے کفر کی طاقت کو اللہ نے جہاد ہی کی بدولت توڑا اور اس راستے میں تکالیف اور آزمائشیں اللہ کے مقرب بندوں پر آتی ہیں اور یہ تکالیف خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ (صفحہ 6 بقیہ 10)

مانسہرہ، بھائی شکیل کی دعوت پر نشست کا اہتمام، 40 افراد کی شرکت

مولانا ابوبکر کا جہاد پر بیان، شرکاء کو جماعت کے مکمل شعبہ جات کا تعارف بھی کروایا

مانسہرہ (القلم نیوز) ضلع مانسہرہ کی مشہور شخصیت محترم بھائی شکیل صاحب کی دعوت پر ان کے ڈیرہ پر نشست رکھی گئی جس میں تقریباً اکثر سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے زمیندار وڈیرے موجود تھے۔ جس میں مولانا ابوبکر صاحب نے دعوت جہاد کے حوالہ سے بیان فرمایا اور جماعت کے مکمل شعبہ جات کا تعارف کروایا اور دورہ تربیہ، انفاق فی سبیل اللہ پر بہت روشنی ڈالی۔ جس میں 40 افراد نے شرکت فرمائی۔ تربیہ کے (صفحہ 6 بقیہ 9)

شعبہ تبلیغ کے آئندہ کے پروگرامات کا شیڈول

☆......11 مارچ حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب پشاور سنان بن سلمہ مرکز میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔ ☆......18 تا 25 مارچ کراچی میں دورہ تفسیر امیر محترم کے برادر صغیر حضرت مولانا عمار صاحب پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ

تاریخ میں پہلی بار پتھر کے ورق سے قرآن پاک تیار!

یہ قرآنی نسخہ آگ میں جلنے، پانی اور دیگر مائع اشیاء سے محفوظ رہے گا

منفرد نسخے کو دبئی میں منعقدہ "ہائپر ورلڈ" نمائش میں پیش کیا گیا، رپورٹ العربیہ ٹی وی

دبئی (نیٹ نیوز) اسلامی تاریخ کے صدر اول میں پتھر، پتوں، درختوں کی چھال اور ہڈیوں پر قرآن پاک کی آیات لکھی جاتی تھیں مگر آج چودہ سو سال بعد ماہرین نے جدید سائنسی طریقہ کار کی مدد سے بھی پتھر پر قرآن پاک کا نسخہ تیار کیا ہے۔ اس نسخے کی کئی خصوصیات ہیں جن میں اہم ترین اس کا آگ میں جلنے نیز پانی اور دیگر مائع اشیاء سے محفوظ رہنا ہے۔ العربیہ ٹی وی کے مطابق پتھر سے تیار کردہ قرآن پاک (صفحہ 6 بقیہ 12)

بہاولپور، 6 روزہ دورہ تفسیر اور 15 روزہ دورہ اساسیہ شروع

اساسیہ میں 38 جبکہ دورہ تفسیر میں 24 افراد کی شرکت، یہ دورات ہر ماہ پڑھائے جاتے ہیں

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں چھ روزہ تفسیر آیات جہاد اور پندرہ روزہ دورہ اساسیہ شروع، جس میں ملک بھر کے مختلف علاقوں کے افراد شریک ہیں۔ دورہ اساسیہ میں کل 38 جبکہ دورہ تفسیر میں 24 افراد شریک ہیں اور یاد رہے کہ دورہ اساسیہ ایک پندرہ روزہ تعلیمی کورس ہے جس میں تین کتابیں سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں، جن کے نام یہ ہیں: تعلیم الاسلام، تعلیم الجہاد اور تاریخ اسلام۔ جبکہ دورہ تفسیر میں کم وبیش چھ سوان (صفحہ 6 بقیہ 18)

جموں وکشمیر میں بھارت کی جانب سے نسل کشی کا ذمہ دار اقوام متحدہ ہے

سید علی گیلانی

بھارتی حکمران اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں، طاقت کے زور پر اپنا جبری قبضہ جاری رکھنا چاہتے ہیں

اقوام متحدہ کی خاموشی سے ہی بھارت اتنا دلیر ہوگیا ہے کہ وہ یہاں انسانی خون کی ہولی کھیل رہا ہے، حریت رہنما

سرینگر (نیٹ نیوز) حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے ڈاڈسرہ ترال معرکے میں شہید تین نوجوانوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سرفروش کشمیری قوم کی مظلومیت اور محکومیت ختم کرنے کے لئے اپنی عزیز جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں اور ہم پر ذمہ داری ڈالتے ہیں کہ ان کی قربانیوں کی لاج رکھتے ہوئے حصول مقصد تک جدوجہد کو ہر قیمت پر اور ہر صورت میں جاری وساری رکھا جائے۔ اپنے ایک بیان اقوام متحدہ پر (صفحہ 6 بقیہ 17)

چین میں کوئلہ کان میں گیس دھماکہ

12 کان کن ہلاک

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین میں ایک کوئلہ کان میں گیس دھماکے کے باعث 12 کان کن ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق حادثہ بائیشان شہر میں اس وقت پیش آیا جب 7 سو کان کن کان میں کام میں مصروف تھے حادثے کے بعد 692 کان کن فرار ہو گئے تاہم تیرہ کان کے اندر پھنس گئے ریسکیو عملے کی امدادی کارروائیاں شروع کرنے پر بارہ کان کنوں کی لاشیں ملیں جبکہ ایک کو زخمی حالت میں نکالا گیا۔

امریکہ کا جنوبی بحیرہ چین کے قریب بھارت اور جاپان کیساتھ مشترکہ مشقوں کا اعلان

کچھ ممالک چھوٹی ریاستوں کو دھمکیوں سے دھمکانا چاہتے ہیں، مشترکہ مشقوں کی جگہ کا حتمی تعین واشنگٹن اور نئی دہلی کرینگے، امریکی فوج

چین نے بحیرہ جنوبی چین میں فلپائن کے ماہی گیروں کو مچھلی کے شکار سے روک دیا، 2011 میں بھی فائرنگ کی گئی تھی، فلپائنی حکام

نئی دہلی (نیٹ نیوز) امریکا نے جنوبی بحیرہ چین کے قریب بھارت اور جاپان کے ساتھ مشترکہ مشقوں کا اعلان کیا ہے، امریکی فوج کا کہنا ہے کہ نئی دہلی، ٹوکیو اور نیویارک کی بحریہ فلپائنی پانیوں میں بحیرہ جنوبی چین کے نزدیک مشترکہ فوجی مشقیں کریں گے، امریکی پیسفک کمانڈ کا کہنا ہے کہ سمندری آزادی ہر ملک کا بنیادی حق ہے، انہوں نے بھارت میں سیکورٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کچھ ممالک چھوٹی ریاستوں کو دھمکیوں سے ڈرانا چاہتے ہیں، (صفحہ 6 بقیہ 14)

صوبہ سندھ، ماتلی میں 50 ہندو افراد نے اسلام قبول کرلیا

شیخ الحدیث مفتی محمد حسن ودیگر علماء نے کلمہ پڑھایا، نومسلم خاندان کے اعزاز میں تقریب ہوئی

ماتلی (نیٹ نیوز) ماتلی مدرسہ بیت السلام نیو مسلم کالونی میں مختلف ہندو برادریوں کے 50 افراد نے اسلام قبول کرلیا، نومسلم افراد میں مرد، خواتین، بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ مدرسہ بیت السلام نیومسلم کالونی ماتلی میں 10 غیر مسلم خاندانوں کے 50 افراد شیخ الحدیث مفتی محمد حسن (آف لاہور) اور دیگر علماء کے (صفحہ 6 بقیہ 13)

تیونس، لیبیا کی سرحد کے قریب حملے میں 50 افراد ہلاک

تیونس (جنگ نیوز) تیونس میں لیبیا کی سرحد کے نزدیک واقع شہر بن قردان میں جنگجوؤں نے فوج اور پولیس کی بیرکوں پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں 50 افراد ہلاک ہوگئے، حملے کے بعد فورسز (صفحہ 6 بقیہ 15)

یمن: عرب اتحادی فوج کی حوثیوں پر بمباری، 95 باغی ہلاک

مآرب میں باغیوں کا براڈنیٹ ورک پکڑا گیا

عرب اتحادی فوج نے مآرب شہر میں داغا گیا ایک بیلسٹک میزائل فضاء میں تباہ کردیا، ہدف حکومتی فورسز کا مرکز تھا

صنعاء، دبئی (نیٹ نیوز) یمن میں سعودی اتحادیوں کی حوثی باغیوں پر بمباری، 95 ہلاک، درجنوں زخمی ہوگئے۔ مآرب میں باغیوں کا نیٹ ورک پکڑا گیا۔ مآرب میں داغا گیا میزائل فضاء میں تباہ کردیا گیا۔ میزائل مآرب گورنری کے حباب کے مقام سے داغا گیا تھا جس کا ہدف حکومتی فورسز کا مرکز تھا مگر (صفحہ 6 بقیہ 11)



روس میں فوج کا لڑاکا طیارہ گرنے کے نتیجے میں پائلٹ ہلاک

ماسکو (نیٹ نیوز) روس میں فوج کا لڑاکا طیارہ گرنے کے نتیجے میں پائلٹ ہلاک ہوگیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وزارت دفاع کی طرف سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ روز جنوبی روس میں فضائیہ کا ایس یو 25 لڑاکا طیارہ تربیتی مشقوں کے دوران گر کر تباہ ہوگیا۔ اس حادثے میں پائلٹ ہلاک ہوگیا۔

"پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگانے والے کا سر قلم کردینگے، صدر بی جے پی بنگال

کولکتہ (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مغربی بنگال میں بی جے پی کے صدر دلیپ گھوش نے کہا ہے کہ جو بھی پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے گا اس کا سر قلم کردیں گے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ریاست مغربی بنگال سے بی جے پی کے صدر دلیپ گھوش (صفحہ 6 بقیہ 16)

سرینگر میں آتشزدگی کے واقعے میں 12 دکانیں خاکستر

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں سرینگر کے گونی خان مارکیٹ میں آتشزدگی کے ایک واقعے میں کم ازکم 12 دکانیں خاکستر ہوگئی ہیں۔ آتشزدگی کے سبب دکانداروں کا چھ کروڑ روپے سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

ہندوستان سے یک طرفہ دوستی......کس قیمت پر؟

پاکستانی حکومت کی یہ خواہش اپنی جگہ درست اور ایک ذمہ دار ملک کی آئینہ دار ہے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات بحال رکھے جائیں۔ لیکن یہ بات تبھی ممکن اور مفید ہوسکتی ہے جب کہ دوسرا فریق بھی کسی قانون اور اخلاق کے دائرے کا پابند ہو، وہ خود بھی ہمسایوں کے ساتھ امن وشانتی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو، وگرنہ اگر فقط ایک فریق ہی دوستی کی پگڈنڈی پر دوڑتا چلا جائے اور دوسرا فریق پیٹھ میں چھرا گھونپتا چلا جائے تو یہ بات سوائے اپنے ہاتھوں ہلاکت کے اور کچھ نہیں ہے۔

کچھ ایسا ہی معاملہ ہمیں اپنی موجود پاکستانی حکومت کا دکھائی دے رہا ہے اور وہ بھارت جیسے پکے اور ثابت شدہ دشمن ملک کے ساتھ دوستی کے چکر میں اپنے قومی، ملکی اور ملی مفادات کو پاؤں تلے روندتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں جس نے ملک کے سنجیدہ اور خیر خواہ طبقے کو تشویش میں ڈال دیا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ آیا ہمارا ملک واقعی ایک آزاد وخود مختار ملک کا کردار نبھا رہا ہے یا اسے دشمن ملک کی کالونی بنانے کا تہیہ کیا جاچکا ہے؟

مسئلہ کشمیر اور پانی کے مسائل کو بھی اگر نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو یہ بات درجنوں بلکہ شاید سینکڑوں بار پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ بھارت سرکار اور وہاں کے ادارے ملک پاکستان میں دہشت گردی کرانے اور دہشت گردی پھیلانے میں ملوث رہتے ہیں اور اب بھی ہیں اور یہ باتیں خود ہر دور کے حکومتی اہلکاروں کی زبان سے اقرار شدہ ہوچکی ہیں، اور پاکستان میں متعدد بھارتی جاسوس اہم سیاسی شخصیات کی اہم ترین جگہوں سے پکڑے بھی گئے ہیں اور یہ سب باتیں اس گواہ ہیں کہ بھارت پاکستان اور پاکستانیوں کی دشمنی پر اچھی طرح قائم ہے۔ ان حالات میں اس وقت کی پاکستانی حکومت اور اس کے بعض نمائندگان بھارت کے ساتھ دوستی بنانے اور نبھانے کی جو روش اپنا رہے ہیں وہ قطعاً اس ملک اور قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ بھارت جیسے دشمن ملک کو ایسا موقع دینا آ بیل مجھے مار کے مترادف ہے اور کوئی بھی عقل مند ایسی حرکت نہیں کرسکتا۔ اگر حکمران اس ملک وقوم کے ساتھ مخلص ہیں تو اس بارے حکومت کو اپنے رویوں پر بہرحال نظر ثانی کرنا ہوگی۔

غازی ممتاز قادری شہید کا جنازہ اور ملکی میڈیا کا کردار

ہمارے ملک کا میڈیا اور خاص کر الیکٹرانک میڈیا جو ہر روز اپنی آزادی، خود مختارانہ پالیسی، عوام کی نمائندگی اور کسی بھی ڈکٹیٹر کے سامنے نہ جھکنے کی باتیں سن سن کر قوم کے کان پک چکے تھے اور شاید بہت سے لوگ تو یقین بھی کیے ہوئے تھے مگر غازی ممتاز قادری شہید کے تاریخ ساز جنازے سے بالکلیہ چشم پوشی اور اسے یکسر نظر انداز کر کے میڈیا نے انتہائی طرف گھناونا کردار اداء کیا ہے اور اس سے اس میڈیا کی اصلیت بھی قوم کے سامنے آگئی ہے اور قوم نے اس میڈیا کا وہ چہرہ دیکھ لیا ہے جسے چھپانے کی بھرپور کوششیں کی جاتی ہیں۔

حافظ ضیاء الحق شہید شہادت کا متوالاؒ (۱)



عبدالحفیظ امیر پوری

آج ہم جس شہید کے تذکرے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، ان کا نام حافظ ضیاء الحق تھا۔ آپ مردان کے ایک معتبر دینی وعلمی گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے والد محترم مولانا محمد یعقوب صاحبؒ علاقہ کے معزز عالم دین تھے۔ مردان کی مرکزی جامع مسجد کے امامت کے ساتھ ساتھ مولانا یعقوب صاحبؒ جامعہ رحمانیہ میں بھی تدریس کرتے رہے۔ حضرت مولانا یعقوب صاحبؒ شرح جامی کے بڑے استاذوں میں شمار ہوتے تھے۔ صرف شرح جامی پڑھنے والے طلباء کی تعداد ۶۰۰ ہوتی تھی۔ اس کے بعد حضرت مولانا یعقوب صاحبؒ جامعہ ہاشمیہ میں چلے گئے، جو خیبر ایجنسی کا بڑا مدرسہ ہے، وہاں کے صدر مدرس رہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے اکثر عہدے دار آپ کی شاگرد تھے۔ ۲۰۰۳ء میں حضرت مولانا یعقوب صاحبؒ پر فالج کا اٹیک ہوا، جس کی وجہ سے زبان میں قدرے لکنت آ گئی لیکن آپ فالج اور لکنت کے باوجود درس دیتے رہے۔ ان کی خواہش تھی کہ آخری وقت تک درس و تدریس میں مشغول رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی اور وہ آخر وقت تک درس وتدریس میں مشغول رہے۔ آپ کی بیماری کے دوران حافظ ضیاء الحق شہیدؒ نے جس طرح آپ کی ایک سال تک دن رات خدمت کی دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ حافظ صاحب نے خدمت کا حق ادا کر دیا اور اپنے والد صاحب سے ڈھیروں دعائیں وصول کیں۔

حافظ ضیاء الحق نے جب شعور کی آنکھ کھولی تو اپنے اردگرد دینی ماحول دیکھا۔ جس کا اثر آپ کی فطرت سلیمہ پر شہادت تک دیکھا گیا۔ چودہ پندرہ سال کی عمر میں حفظ کی سعادت کے ساتھ ساتھ ابتدائی جہادی وجسمانی تربیت بھی حاصل کر لی۔ حافظ ضیاء الحق شہیدؒ اپنے چار بھائیوں اور پانچ بہنوں میں چھٹے نمبر پر تھے، اس لیے خوب لاڈلے تھے۔ لیکن والدین اور بہن بھائیوں کے لاڈ نے آپ کے اخلاق پر برا اثر نہ پڑنے دیا بلکہ آپ بچپن ہی سے نیک طبیعت اور خوش اخلاق بچے سمجھے جاتے تھے۔ بچپن سے ہی نماز روزے اور عبادت کا شوق دیدنی تھا۔ فرائض کے علاوہ دیر تک نوافل واذکار میں مشغول رہتے۔ اگر محلے والے اور رشتہ دار بچے کھیلنے کے لیے بلاتے تو ان سے مل کر ایسے کھیل کھیلتے جس میں زیادہ سے زیادہ جسمانی ورزش ہو سکے اور فرماتے کہ کفار کے مقابلے کے لیے ہمیں اپنے بدنوں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

حفظ کی تکمیل کے بعد حافظ ضیاء الحق کو درس نظامی کے لیے مدرسہ میں داخل کرایا گیا۔ حافظ صاحبؒ درس نظامی کی تعلیم کے دوران باقاعدہ طور پر جہادی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے۔ طلباء کو جہادی تربیت کی دعوت ہو یا ان کو تربیت گاہوں میں لے جانا اور لے آنا ہو یا جہادی پروگراموں میں شرکت آپ پیش پیش رہتے۔

جہاد کی محبت کے ساتھ ساتھ خدمت کا جذبہ بھی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ مدرسہ میں طلباء ساتھیوں کے لیے روٹی تک خود پکواتے اور خدمت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے۔ انہیں خصوصیات کی وجہ سے حافظ ضیاء الحق شہیدؒ نہ صرف اپنے گھر اور خاندان بلکہ اپنے اساتذہ اور ساتھیوں سمیت علاقہ بھر کی آنکھ کا تارا تھے۔ آپ کے اساتذہ طلباء کو آپ کی مثالیں دیا کرتے تھے۔

آپ کے والد کی خواہش تھی کہ آپ ایک جید عالم بنیں اور پھر خود کو جہاد کے لیے وقف کر دیں لیکن ابھی آپ کی درس نظامی کی تکمیل میں صرف دو سال باقی تھے کہ ڈنمارک اور اہل یورپ نے حضور اقدس ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کر دی، جس پر حافظ ضیاء الحق شہیدؒ تڑپ اٹھے اور اپنی والدہ اور اپنے بھائیوں سے اجازت طلب کی۔

حافظ ضیاء الحق شہیدؒ کے بڑے بھائی وحید اللہ صاحب جو ماشاء اللہ جماعت کے ساتھ منسلک ہیں اور ”فمنھم من ینتظر“ کے مصداق ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ ضیاء الحق شہیدؒ سے کہا کہ حضرت والد صاحب کو شوق تھا کہ آپ اپنی تعلیم مکمل کریں، ابھی آپ کی تکمیل علم میں دو سال باقی ہیں، آپ دو سال بعد چلے جایئے گا۔ اس پر حافظ ضیاء الحق شہیدؒ نے فرمایا:

”بھائی! کافروں نے ہماری غیرت کو للکارا ہے۔ اب میرا دل پڑھائی میں نہی لگتا۔ کوئی بھی کتاب کھولوں تو ایسے لگتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پریشان ہیں۔ کافروں نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرلی اور میں پڑھتا رہوں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔“

حافظ صاحبؒ کے بڑے بھائی کہتے ہیں کہ میں نے پھر بھی کہا کہ حضرت والد صاحبؒ کی خواہش کے پیش نظر میں آپ کو تکمیل دین سے قبل اجازت نہیں دے سکتا۔ اس پر حافظ ضیاء الحق تڑپ کر رہ گئے۔

اس واقعہ کے بعد حافظ ضیاء الحق کا عبادات میں شوق پہلے سے بڑھ گیا۔ اکثر اوقات رات کو اٹھ کر لمبی لمبی رکعتیں پڑھتے اور دعاؤں میں خوب آہ و زاری کرتے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد حافظ صاحبؒ میرے پاس آئے اور ہمارے علاقہ کے ایک عالم دین کے متعلق بتایا کہ وہ آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے والد صاحب میرے خواب میں آئے تھے اور وہ فرما رہے تھے کہ وحید اللہ کو کہو کہ حافظ ضیاء الحق کو تنگ نہ کرو! یہ جہاں جانا چاہتا ہے اسے جانے دو!

حافظ ضیاء الحق شہیدؒ نے خود کو جہاد کے لے وقف کر دیا۔ مختلف محاذوں پر ذمہ دار رہے اور کئی کامیاب کارروائیوں میں حصہ لیا۔ محاذ جنگ پر آپ کا جوش و ولولہ دیدنی ہوتا تھا۔ شہادت کی تڑپ سے مجبور ہو کر آپ اپنی ”محبوب“ کو حاصل کرنے کے لے ہر مشکل وقت میں پیش پیش رہتے۔ کئی مرتبہ آپ شدید ترین محاصرے میں گھرے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور اپنی خدا داد جنگی صلاحیتوں کی بدولت نیٹو اتحادی فوجیوں کے محاصرے کو روندنے میں کامیاب ہوجاتے۔

ذمہ دار ہونے کے باوجود محاذ جنگ پر ساتھیوں کی خدمت کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے بلکہ سخت سردی کے موسم میں راتوں کو اٹھ کر خود ساتھیوں کے لیے پانی گرم کرتے، ان کے برتن اور کپڑے دھوتے اور ان کے لیے خود کھانے پینے کا انتظام کرتے۔

بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حافظ ضیاء الحق شہیدؒ کو اس نعمت سے نواز ہی دیا جس کی خواہش اور دعاء افضل البشر نبی الملاحم ﷺ نے بار بار فرمائی۔

حافظ ضیاء الحق شہیدؒ کی شہادت کے بعد بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں۔ منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ حضرت حافظ صاحبؒ کی اکثر ایک بہنوئی سے جہاد کی حقانیت کے متعلق بحث ہوتی رہتی۔ حافظ صاحب کی شہادت کے بعد اسی بہنوئی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حافظ ضیاء الحق شہیدؒ نہایت سفید اجلے لباس میں ہیں اور نہایت درجہ خوش ہیں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ آج میری دستار بندی ہے کیونکہ جہاد اور شہادت کی محبت کی وجہ سے میں اپنی تعلیم کی تکمیل نہ کر سکا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت میں میری دستار بندی کی تقریب سجا دی۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بسم اللہ والا کرشماتی عمل (۲)

مولانا ابوجندل شفیق

نارِ نمرود میں حضرات ابراہیم علیہ السلام کے لئے جنت کے مزے پیدا کر دینا قدرت خداوندی سے کیا بعید؟ اور کیا مشکل؟ وہ تو سزا دینا چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آگ میں مزے کرا دیئے۔

ایس پی اپنا غصہ وہاں تو اس وقت نہ نکال سکا، البتہ تین ساتھیوں کو وہاں سے نکلوا کر بلاک نمبر ۲ کے سیلوں میں بطور سزا بند کروا دیا۔ دیگر اِن میں سے کچھ حضرات کو یہ کہنے پر کہ اگر ان ساتھیوں کو سیلوں میں بند کرنا ہے تو ہم بھی ساتھ جائیں گے۔ ایس پی نے انہیں اس بلاک نمبر ۲ سے نکال کر ۱/۲ بلاک کی بیرک میں بند کر دیا۔ ان تین ساتھیوں کو سیلوں میں بند کر کے جیل حکام کو چین نہیں آ رہا تھا۔ کبھی کوئی افسر سیلوں کا چکر لگانے آتا تو کبھی کوئی، بعض تو ہمدردانہ مشورہ دیتے: صاحب سے معافی مانگ لو یہاں سے نکلوا دیں گے مگر یہ جواب سن کر مایوس ہو مڑے کہ ہم یہاں ٹھیک ہیں بس ہمارا سامان کتابیں یہاں منگوا دو۔ چند دن بند رکھا گیا۔ وہاں کچھ دیر کھولا جاتا۔ گرمی مچھروں کی بھرمار وغیرہ سب برداشت مگر (منتِ طوفاں نہ کریں گے)

اللہ تعالیٰ کی میزبانی ایک خاص مہربانی۔ ہفتہ عشرہ گذرا۔ ڈی ایس پی آیا ان تینوں کو ایک سیل میں اکٹھا کر دیا۔ کچھ دیر کے لئے بلاک میں چکر لگانے کی اجازت بھی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جیل کی جیل میں سلویٰ (جنگلی کبوتر) سے میزبانی کا انتظام کر دیا، جیل میں صبح کا ناشتہ بھنے کالے چنے قیدیوں کو دیئے جاتے۔ اکثر کیڑوں والے ہوتے اس میں سے جو ٹھیک ہوتے کھا لئے جاتے باقی کبوتروں کی دعوت، اس لالچ میں کبوتر قریب آنے لگے، اس بلاک میں فقط ان تین ساتھیوں کو بطور سزا رکھا گیا تھا ان کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ سنتری کا دل بھی خالی بلاک میں لگنے کا نہ تھا۔ وہ ان ساتھیوں کو کھول کر ساتھ والے بلاک جس میں ہندو قیدی تھے اور دیگر سنتریوں سے گپ لگانے، وقت بتانے چلا جاتا۔ تب ان تین ساتھیوں کا کھیل شروع ہو جاتا۔ ایک گیٹ پر پہرا دیتا دوسرا کھڈے میں گھستے شکار کا پتہ دور کھڑے ہو کر دیتا اور تیسرا تھا شکاری۔ سالوں سے گوشت کا منہ نہ دیکھا تھا اور اب کبھی روزانہ تو کبھی وقفے سے گوشت کھایا جا رہا تھا۔ دوسرے ساتھی پریشان کہ ساتھیوں کو نہ جانے کس حال میں رکھا گیا ہے۔ ہمارا دشمن خوش کہ تنگی میں رکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے نارِ نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ وہ چیز کھلا رہا تھا جسے شکار کرنا انڈیا کے قانون میں کم سے کم چھ ماہ کی سزا تھی۔ سوالات کی یقیناً بھرمار ہوگی کہ کیسے پکڑتے؟ پھر ذبح؟ پھر جہاں ماچس رکھنا جرم تھا آگ؟ چولہا؟ کبوتروں کے کھم پر کہاں؟ پکتے وقت میں سنتری آ جاتا، دیکھ نہ بھی سکے تو پکنے کی خوشبو تو بلاک میں داخل ہوتے آ جاتی ہے اسکا کیا ہوتا؟

وہاں رہتے پندرہ سولہ کبوتروں پر تو تقدیر پر وارد ہوئی تو کبھی پکڑے بھی گئے؟ ان سب کے جواب میں یہ جملہ کافی ہوگا کہ کھلانے والی ذات کون تھی؟ جب عقیدہ پختہ تو پھر انتظامات کی قدرت بھی اسی کے پاس، سو وہ بھی ہوتے رہے۔ ایک واقعہ تفسیر معارف القرآن (مفتی محمد شفیع) میں پڑھا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور کی طرف آگ معلوم کرنے گئے، وہ کہاں آگ تھی وہ تو نور کی تجلی تھی لینے آگ گئے مل نبوت گئی کہ فرعون کے پاس جایئے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیجئے اور جانا بھی یہیں سے سیدھے۔ فرمانے لگے اے میرے اللہ! جنگل اور رات کا اندھیرا، رات بھی ٹھٹھرتی ہوئی اور میرے بچے تنہا؟ مطلب یہ تھا کہ کوئی خبر گیری اور کوئی سنبھالنے والا نہیں وہاں، فرمایا (وہاں موجود ایک پتھر تھا) اس پتھر پر اپنی لاٹھی مارو۔ وہ ماردی، دو ٹکڑے ہوگیا۔ اس میں سے ایک اور پتھر نکلا فرمایا پھر لاٹھی مارو، پھر ماری تو ایک اور پتھر اس میں نکلا تیسرے پتھر کو بھی لاٹھی مارنے کا حکم ہوا تو لاٹھی یا سرائیکی زبان میں کاٹھی پھر ماری وہ پتھر بھی پھٹا۔ اس میں سے ایک کیڑا منہ میں سبز پتہ لیے ہوئے رب کی نعمتوں کے مزے اڑا رہا تھا۔ بس اطمینان ہوگیا کہ میرے بچوں کا انتظام بھی وہ ذات خود کرے گی جو تین پتھروں میں اس کیڑے کو غذا پہنچا رہی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام رب کے دیئے ہوئے مشن دعوت الی اللہ کی طرف وہیں سے چل دیئے۔

اٹھ باندھ کفن کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

جی ہاں! جیل پتھروں سے زیادہ اندھیری تو نہ تھی۔ ہو بھی تو وہ قدرت مہربان تو پھر کیا مشکل کیا خلجان۔ لو بسم اللہ والا عمل اور اس کی برکات وکرشمات پھر رہ گئے۔ انتظار فرمائیں ابھی بہت کچھ باقی۔

کئی بار کوشش ارادے کے باوجود لکھ نہ پا رہا تھا بعض احباب ناراض بھی ہوئے 26-02-16 کے دورہ تربیہ میں نہ جانے کس اللہ والے کی دعاء لگ گئی۔ بندہ اس وقت بتوفیق اللہ تربیہ میں شریک ہوا۔ آرام کے وقفے میں کچھ باتیں لکھنے کی سعادت مل گئی۔ اللہ تعالیٰ اس سعادت کو دوام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین

تذکرہ جامع المحاسن، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ

قاضی محمود الحسن اشرف

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل اور نامور محدث حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوریؒ کے فرزند، محدث العصر حضرت مولانا سید یوسف بنوریؒ کے ’حیاً ومیتاً‘ جانشین ہونے کے ساتھ ساتھ نسبی اور نسبتی فرزند ہونے کے ناطے ہر اعتبار سے نجیب الطرفین ہیں۔ حضرت بنوریؒ کے انتقال کے بعد نہ صرف جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو جس اخلاص، للّٰہیت، توکل علی اللہ اور یکسوئی کے ساتھ ترقی دلانے میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ ہر اعتبار سے قابل ستائش ہے۔

راقم 1980 میں شیخ القراء حضرت مولانا قاری اظہار احمد تھانویؒ کی تشکیل اور تحریک پر عالم اسلام کی معروف دینی درسگاہ جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ کے لیے حاضر ہوا۔ تو اسوقت حضرت بنوریؒ کے سانحہ ارتحال کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ جامعہ کا اہتمام حضرت بنوریؒ کی حیات ہی میں حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ حضرت بنوریؒ نے جس طرح امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی نیابت اور جانشینی کا حق ادا کیا، اور حضرت بنوریؒ اپنے شیخ کا جس والہانہ انداز میں تذکرہ فرماتے تھے، وہی والہانہ انداز حضرت مفتی احمد الرحمٰن کا اسوقت ہوتا تھا جب وہ اپنے شیخ حضرت علامہ بنوریؒ کا تذکرہ فرمایا کرتے تو فرط جذبات میں ان کے بے ساختہ آنسو نکل جایا کرتے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے حضرت بنوری کی تمام نسبتوں، تمام سلاسل اور تمام صدقات جاریہ کی نہ صرف حفاظت کی بلکہ انہیں ترقی کے مزید درجات تک پہنچایا۔

جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ کرام، طلباء سمیت تمام متعلقین کے امور پر فرداً فرداً توجہ کے ساتھ ساتھ کراچی کے عمومی حالات پر بھی حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی گہری نظر ہمیشہ رہتی تھی۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰن کے زمانہ اہتمام میں نہ صرف جامعہ کی شاخوں میں اضافہ ہوا، بلکہ کراچی جیسے شہر میں مدارس اور مساجد کا جال بچھایا گیا، اور مساجد میں بھی دروس قرآن وحدیث وفقہ کے حلقہ جات شروع کیے گئے۔ بلکہ ملک بھر میں مدارس ومساجد کی گرانقدر تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ مظفرآباد کا قیام بھی حضرت مفتی صاحبؒ کی خاص توجہات اور سرپرستی میں ممکن ہوا جو بحمداللہ اسوقت نہ صرف ریاست بلکہ ملک کی اہم دینی درسگاہوں میں شامل ہے۔

حضرت بنوریؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا مفتی محمودؒ وفاق المدارس کے صدر، جبکہ حضرت مولانا ادریس میرٹھی وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ منتخب کیے گئے اور جلد ہی مفتی محمودؒ کا بھی انتقال ہوگیا، جس کے بعد وفاق کے صدر حضرت مولانا ادریس میرٹھی جبکہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ خان بنائے گئے۔ اس موقع پر جامعہ کا اہتمام حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کے پاس تھا۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے اپنے دور اہتمام میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ایک تاریخی اجتماع 1982 میں علامہ بنوری ٹاؤن میں منعقد کیا۔ اس دو روزہ اہم اجلاس میں پاکستان بھر کے علماء کرام کی میزبانی کے ساتھ ساتھ وفاق کی طرف سے تاریخی خطبہ استقبالیہ بھی حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی طرف سے پیش کیا گیا۔

حضرت مفتی احمد الرحمٰن اور تحریک ختم نبوت:

1973 میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ اور تحریک کے قائد تھے۔ جبکہ اسمبلی میں قیادت کا یہ تاج مفتی اعظم، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے سر پر تھا۔ 1977 کے انتخابات میں دھاندلی کیوجہ سے تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے نتیجہ میں جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے آئین کو معطل کرتے ہوئے اقتدار پر قبضہ کیا۔ ضیاء الحق شہید نیک خصلت، شریف النفس اور مومن حکمران تھے۔ لیکن آئین معطل کرنے کیوجہ سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا دوبارہ آغاز ہوا اور وہ اسے اپنی فتح قرار دینا شروع ہوگئے۔ علماء کرام پر قاتلانہ حملے، دہشتگردی اور اغواء کے واقعات رونماء ہونے کیوجہ سے مرشد العلماء حضرت خواجہ خان محمدؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی قیادت میں 1982 میں دوبارہ ختم نبوت کی تحریک کو منظم کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت ایکٹ جاری ہوا، جس کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات مثلاً نبی، خلیفہ، صحابی، ام المومنین، امہات المومنین، عبادت خانوں کو مسجد کا نام دینے سے روک دیا گیا۔ اس تحریک کی کامیابی کے لیے حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ نے ملک میں دورے کیے، اجتماعات کی سرپرستی فرمائی جسکی وجہ سے مرزائیوں کو عبادت خانہ کو مسجد قرار دینے سے روکا گیا۔

تحریک ناموس صحابہ واہل بیت:۔

1978 میں ایرانی انقلاب کے بعد دنیا بھر میں اس انقلاب کو اسلام کے نام پر مسلط کرنے کے لیے ایرانی حکومت کی سرپرستی اور سرمایہ کے زور پر پاکستان میں بھی تخریبی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ جس سے بہت سے اہم لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اکابرین نے حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی قیادت میں بندھ باندھنے کے لیے سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے نظم سے تحریک ناموس صحابہ واہل بیتؓ کا آغاز کیا۔ جس میں موجودہ صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتھم امیر، جبکہ حضرت مفتی احمد الرحمٰن نائب امیر، حضرت مولانا سفند یار خان کو ناظم عمومی منتخب کیا گیا۔ اس دوران اکابرین کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں، جبکہ کراچی کی گلی کوچہ میں عظمت قرآن، وناموس صحابہ واہلبیت کے اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ پورے ملک میں علماء کرام سے مفکر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی ایرانی انقلاب پر تحقیقی کتاب پر تائیدی دستخط اور متفقہ فتویٰ طلب کیا گیا۔ جس کا مفصل جواب مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکیؒ نے دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے ان تمام فتاویٰ جات کو اپنی سرپرستی میں کتابی شکل میں شائع کیا اور اسکی تائید میں دنیا بھر کے علماء کرام سے رابطہ کے لیے سفر کیے گئے۔ اور عالم اسلام کے جید علماء کرام سے اسکی تائید کروائی گئی۔

حضرت مفتی صاحب اور تحفظ مدارس ومساجد:

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں وفاقی شرعی عدالت کے جج جسٹس آفتاب حسین نے فیصلہ دیا کہ ایسی تمام مساجد جو حکومتی منظوری کے بغیر بنائی گئی ہیں، ان کو شرعاً مسجد نہیں کہا جائیگا، اور ان کو توڑنا جائز ہے۔ اس فیصلہ کی روشنی میں ملک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مساجد اور مدارس کا مستقبل مخدوش ہوگیا۔ اس فیصلہ پر جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس دارالافتاء حضرت مولانا ولی حسن ٹونکیؒ نے تاریخی فتویٰ جاری کیا، جس میں مساجد ومدارس کی اہمیت اور ضرورت نیز مسجد بن جانے کے بعد اسکے احکامات قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ مساجد شعار اللہ میں سے ہیں۔ بن جانے کے بعد اس کو شرعی مسجد کہا جائیگا۔ اسے شرعی قانونی اور آئینی تحفظ حاصل ہوگا۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مفتی اعظم پاکستانؒ نے لکھا کہ ”مساجد کے خلاف فیصلہ دینے والے جج غالباً منکرین حدیث کے گروہ سے متاثر ہیں“۔ اس فتویٰ کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی، جس پر عدالت نے حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ مدیر ماہنامہ بینات، صدر وفاق، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا مفتی جمیل باقی اقراء روضہ الاطفال ونگران اسلامی صفحہ روزنامہ جنگ سمیت متعدد حضرات کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ مہتمم بنوری ٹاؤن نے علماء کرام اور طلباء کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ سندھ ہائی کورٹ کی عمارت میں مقدمہ کی سماعت میں شرکت کی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کی اعلان حق:۔

عدالت نے جنگ کے ایڈیٹر میر جمیل الرحمٰن سمیت متعدد حضرات سے معافی طلب کرنے کے بعد حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی، حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی سے بھی معافی نامہ داخل کرنے کی غرض سے بیان کے لیے روسٹم پر آنے کی دعوت دی۔ حضرت مفتی ولی حسنؒ نے روسٹرم پر پروقار انداز میں خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد مشہور حدیث ”الدین النصیحہ“ کی تلاوت شروع کی۔ تلاوت کے بعد نصیحت اور خیر خواہی پر گفتگو شروع فرمائی اور اپنے فتویٰ کو اسی نصیحت کا مصداق قرار دیا۔ جس پر عدالت کی طرف سے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے توہین عدالت پر بار بار لانے کی کوشش کی گئی۔ عدالت کی طرف سے بار بار ٹوکنے پر فرمایا ”جج صاحب اگر آپ کی خواہش ہے کہ میں اپنے فتویٰ سے رجوع کروں یا معافی مانگ لوں، تو یاد رکھیں، میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا شاگرد ہوں، جنہوں نے انگریز کے خلاف فتویٰ دیا، جس پر ان کے خلاف مقدمہ چلا، اور انھوں نے کراچی کے خالق دینا ہال میں مقدمہ کی سماعت کے دوران فرمایا تھا کہ انگریز فوج میں بھرتی کے خلاف فتویٰ دیا ہے، وہ درست ہے اور یہ کہ میں کفن دیوبند سے اپنے ہمراہ لایا ہوں“۔ جس پر پورا ہال نعرہ تکبیر، اللہ اکبر سے گونج اٹھا اور جب چیف جسٹس نے عدالت برخواست کرتے ہوئے آئندہ سماعت اسلام آباد رکھنے کا آرڈر جاری کیا، تو حضرت مفتی احمد الرحمٰن نے سماعت کے موقع پر پورے کے علماء کرام کو اسلام آباد آنے کی دعوت دی۔ کرفیو، گرفتاریوں کے باوجود ہزاروں افراد اسلام آباد پہنچے، جس پر توہین عدالت کا مقدمہ واپس لینا پڑا۔

دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کی تڑپ:۔

حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کے زمانہ اہتمام ونظامت وفاق کے دوران افغانستان میں روس کا ظالمانہ قبضہ ہوا۔ اور مساجد ومدارس، علماء کرام کی توہین کی گئی۔ جس پر حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ ایمانی غیرت سے سرشار ہو کر افغانستان، کشمیر، برما، فلسطین سمیت دنیا بھر کے مظلوموں کے پشتی بان رہے۔ اور یتیمیوں، بے کسوں اور مظلوموں کی کفالت کے لیے نہ صرف اپنے تمام وسائل بلکہ عام مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیکر کار خیر میں شریک کرتے رہے۔ حضرت کے انتقال کے بعد اندرون اور بیرون ملک کے سینکڑوں لوگوں کی طرف سے اس کا اظہار کیا گیا کہ حضرت مفتی صاحب کی طرف سے انکی ہمیشہ خاموشی سے کفالت کی جاتی رہی ہے۔ انکے انتقال کے بعد صرف انکے صاحبزادگان ہی نہیں بلکہ وہ بھی یتیم ہوگئے ہیں۔

مورخہ 21-02-16 کو یہ روح فرساں خبر بھی ملی کہ حضرت بنوریؒ کی صاحبزادی حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی رفیقہ حیات اور جامعہ کے شعبہ بنات سمیت کراچی کے مختلف مدارس بنات کی شفیق سرپرست جو فاضلات اور طالبات کے لیے ماں کا درجہ رکھتی تھیں، بھی اپنی زندگی کے ایام مکمل کرنے کے بعد حضرت بنوریؒ اور حضرت مفتی احمد الرحمٰن کے پاس جاچکی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ہزاروں علماء کرام صلحاء اور طلباء کی طرف سے نماز جنازہ میں شرکت کر کے حضرت بنوریؒ اور انکے جملہ متعلقین کے لیے دنیا بھر میں ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور مرحومہ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے اور بیت اللہ اور مسجد نبوی کی شاخ، مرکز علوم نبوت جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فیض کو تاقیامت جاری وساری رکھے۔ آمین۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کے صاحبزادگان اور بنات کو صبر وسکون کے ساتھ اپنے بزرگوں کے مشن پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

مدارس دینیہ کا روشن کردار

تنویر احمد اعوان

مدارس دینیہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ ہے، صفہ کے چبوترے میں قائم ہونے والے تعلیمی ادارے میں معلم کائنات، پیغمبر اسلام ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے علوم قرآنیہ اور حکمت ودانائی کی تعلیم حاصل کی، اسی کا اثر تھا کہ خلفاء راشدین کے دور میں علم کی ترویج واشاعت کے لیے کئی شہر آباد کئے گے، پوری خلافت سے اہل علم کو وہاں لا کر بسایا گیا اور یہ شہر شرح خواندگی کے اعتبار سے سو فیصد تھے، بلاد اسلامیہ میں قائم مدارس اور مکاتب کی غرض وغایت صرف اور صرف قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم تک محدود نہیں تھی بلکہ مسلمانوں کو ان علوم وفنون کی تعلیم بھی دی جاتی تھی جن کا تعلق انسانی اجتماعی بقاء وفلاح کے لیے ضروری ہو، اس وقت کی درسگاہیں تمام علوم کی مراکز تھیں، جن سے اسلامی حکومت اور معاشرے کی ضروریات کو پورا کیا جاتا تھا، اسلامی حکومتوں کے لیے مختلف شعبوں کے ماہرین بھی یہی درسگاہیں تیار کرتی تھیں، اگر علوم شرعیہ ودینیہ کے ماہر علماء، راسخین فی العلم اور مشائخ ان مدارس کا ثمرہ ہیں تو دوسری طرف متنوع فنون کے موجد، جدید اشیاء ونظریات کے بانی، تحقیق وتجربہ کے شہسوار بھی ان ہی مدارس نے اسلامی معاشرے کو دیے جو انسانیت پر آج تک بہت بڑا احسان ہیں۔

اسلامی ممالک میں ہر طرف پھیلے ہوئے تاریخی تعلیمی مراکز نہ صرف ہمارا اثاثہ ہیں بلکہ ہماری عظمت رفتہ کے روشن مینارے ہیں، جن کو حالات نے ویران کر دیا، غیروں کی سازشوں اور اپنوں کی لا پرواہی نے ان کی حیثیت صرف تاریخی ورثہ تک محدود کر دی ہے، اسی طرح برصغیر پاک وہند میں انگریز کے آنے کے بعد یکسر تبدیلی رونما ہوئی اور نظام تعلیم کو مکمل تبدیل کر دیا گیا۔ جامعات، مدارس کلچر کا خاتمہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی، علماء کو شہید اور مدارس کو مسمار کر کے سرکاری سرپرستی میں دینی اور مذہبی تعلیم کے لیے مدرسہ عالیہ کلکتہ اور مدرسہ عالیہ رام پور جیسے ادارے قائم کیے ان سے مقصود ایسا طبقہ تیار کرنا تھا جو انگریز کا معاون ومدد ہو، اور دوسری طرف بڑی بڑی اراضیوں پر خالص ولایتی علم پڑھانے والے سیکولر انگریزی تعلیمی ادارے قائم کیے گئے، انگلش کو قومی زبان قرار دے کر ایک رات میں پورے برصغیر کے لوگوں کو ”ان پڑھ“ بنا دیا گیا، تہذیبی رویات واقدار میں نمایاں تبدیلیاں ظاہر ہونے لگیں، عہد غلامی میں مسلمان راہنماؤں اور مذہبی پیشواؤں نے دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے مختلف دینی ادارے اور درسگاہیں قائم کیں جو ایک طرف اسلامی ثقافت اور تعلیمات کی امین ہوں تو دوسری طرف درپیش چیلنجز سے نبرد آزما ہونے والے رجال کار بھی میدان میں اتارنے کی صلاحیت رکھتی ہوں، جن میں دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، سہارنپور اور دہلی کی درسگاہیں، علماء اکابرین اور مسلم رہنماؤں کی کوشش کا ثمرہ تھیں۔

لارڈ میکالے اور ان کے پالیسی سازوں نے افرنگی نظام تعلیم کے ذریعے مسلمان نوجوانوں کو ملاں اور مسٹر کی دو انتہاؤں پر لا کھڑا کیا، سرکاری اداروں میں سیکولر تعلیمی نظام رائج کر کے دینی افکار ونظریات کو نصاب تعلیم سے خارج کر دیا گیا تھا، دین، مذہب بیزاری اور ارتداد کا طوفان بپا کیا گیا، مذہبی راہنماؤں کو پس زندان یا شہید کر کے فرقہ واریت کے بیج بوئے گے " جس کی فصل آج ہم کاٹ رہے ہیں" تاکہ مسلم قوتیں یکجا نہ ہوسکیں۔

ایسی صورتحال میں قافلہ ولی اللہؒ کے عظیم سپوت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ ان کے ساتھیوں نے مل کر ان فتنوں کا سد باب اور درپیش چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کا عزم کیا، دارالعلوم دیوبند کی صورت میں رجال سازی کا عظیم ادارہ قائم کیا جو انگریزی سامراج کے حلق کا کانٹا ثابت ہوا، علوم اسلامیہ کی بقا، ترویج واشاعت، آزادی ہند کی مختلف تحاریک ہوں یا عالم اسلام کو درپیش چیلنجز دارالعلوم دیوبند کے فضلاء صف اول میں نظر آئے۔ تحریک آزادی سے لے کر استحکام پاکستان تک ہر سطح پر دینی مدارس امت کی راہنمائی کے لیے افراد سازی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آزادی ہند کی تحاریک ہوں یا انگریزی سامراج کی اسلام کے خلاف سازشیں، ان ہی مدارس کے فضلاء نے صیانت دین اور آزادی ہند کا فریضہ احسن طریقہ سے سرانجام دیا، قیام پاکستان کے بعد استحکام پاکستان کے لیے بھی علماء ومدارس کی کوششوں کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، صرف وفاق المدارس العربیہ کے ریکارڈ کو دیکھا جائے تو وفاق المدارس العربیہ سے اب تک فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی تعداد ایک لاکھ ستائیس ہزار دو (127002) اور عالمات کی تعداد ایک لاکھ بہتر ہزار نو سو پچاس (172950) اور حفاظ کی تعداد نو لاکھ نواسی ہزار چھ سو انسٹھ (989659) ہے۔ مجموعی طور پر دو لاکھ ننانوے ہزار نو سو باون (299952) علماء وعالمات قوم وملت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں، جو یقیناً ان درسگاہوں کی کامیابی بہت بڑی کامیابی ہے، پاکستان کے سب سے بڑے امتحانی بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام بیس ہزار پانچ سو ساٹھ (20560) مدارس اور جامعات میں پچیس لاکھ دس ہزار چار سو بیاسی طلبہ وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں، جس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

تعمیر واستحکام وطن میں اہل مدارس کا مثبت کردار ہماری تاریخ کا روشن باب ہے، یہی وجہ ہے ملک دشمن عناصر اور طاغوتی لابی اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ انہی محب وطن علماء وطلباء کو سمجھتی ہے، ہر گزرتے وقت کے ساتھ ان کی سازشوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وطن عزیز میں پیش آنے والے ہر ناخوشگوار واقعے کے تانے بانے اہل مدارس اور اسلام پسندوں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے جو بجا طور پر سیکولر انتہا پسندی ہے۔ اعلیٰ حکومتی عہدیداراں اور سرکاری رپورٹس کھلے الفاظ میں مدارس دینیہ اور اہل مدارس کی خدمات کا نہ صرف اعتراف کر چکی ہیں بلکہ ان اداروں کو ملکی استحکام اور تعلیم کے فروغ کے لیے ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں اہل مدارس اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے جدید دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان ملک واسلام دشمن عناصر کی سازشوں کا سد باب کریں، وہیں ارباب اختیار کی ذمہ داری ہے کہ صرف پروپیگنڈا اور لابنگ کے نتیجہ میں بننے والے ماحول سے متاثر ہو کر ہر ایسے اقدام سے گریز کریں جو ان عظیم اداروں کی کردار کشی کے مترادف ہو۔

☆......☆......☆

ہمارے خاندانی مسائل

محمد ساحل

اس وقت ہمارا معاشرہ کئی اعتبار سے بحران کا شکار ہے۔ معاشی، معاشرتی، سیاسی اور مذہبی حوالوں سے ہم طرح طرح کے مسائل کا شکار ہیں۔ تاہم ان مسائل میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ہم نے خود پیدا کیے ہیں۔ ان میں سر فہرست مسئلہ خاندانی جھگڑوں کا مسئلہ ہے۔ یہ جھگڑے عام طور پر میاں بیوی اور ساس بہو کے حوالے سے آئے دن ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان کی سنگینی کئی اعتبار سے تباہ کن ہوتی ہے۔ سب سے پہلے یہ ایک خاندان کے تمام افراد کا ذہنی سکون برباد کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زندگی کے دیگر معاملات بھی متاثر ہوتے ہیں۔

میں واضح کر دوں کہ کسی خاص گھر میں پیدا ہونے والے جھگڑے کے بارے میں کوئی اصولی بات بتانا ممکن نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہر جگہ کے معاملات مختلف ہوتے ہیں۔ ہر انسان اپنی تربیت، طبعیت اور عادت میں جدا ہوتا ہے، اس لیے کوئی اصولی بات تو نہیں کہی جاسکتی کہ کس جگہ جھگڑے کی وجہ کیا ہوتی ہے البتہ کچھ عمومی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا خیال اگر رکھا جائے تو معاملات خراب ہونے سے بچ سکتے ہیں۔

عام طور پر ہمارے ہاں اس طرح کے مسائل کا آغاز شادی کے فوراً بعد ہوجاتا ہے۔ اس کا سبب ایک بنیادی حقیقت کو نظر انداز کرنا ہوتا ہے۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشرتی پس منظر میں شادی کے بعد لڑکی کو اپنا گھر چھوڑ کر سسرال میں جا کر رہنا ہوتا ہے۔ ایک لڑکی کے لیے یہ نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، اس کے ذہن میں اپنے گھر اور اپنے شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے کا ایک تصور ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ لڑکی ایک مرد کی بیوی کم اور ایک دوسرے خاندان کی بہو زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات کتنی ہی ناپسندیدہ کیوں نہ ہو، مگر بہرحال یہ ہمارے ہاں کی ایک معاشرتی حقیقت ہے۔

اس حقیقت کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ مل کر ایک نئی زندگی شروع نہیں کر رہی ہوتی بلکہ ایک خاندان کا حصہ بن رہی ہوتی ہے۔ اس خاندان کے کچھ طور طریقے ہوتے ہیں، ملنے جلنے اور لینے دینے کے آداب ہوتے ہیں، تعلقات کا ایک دائرہ ہوتا ہے، رہنے سہنے اور کھانے پینے کا ایک طریقہ ہوتا ہے، معاملات کرنے کا ایک انداز ہوتا ہے۔ جبکہ آنے والی لڑکی، چاہے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اکثر ایک مختلف پس منظر سے آتی ہے۔ اب اگر وہ لڑکی اس حقیقت کو سمجھ لیتی ہے اور خود کو نئے حالات میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے تو زیادہ مسئلہ نہیں ہوتا۔ لیکن جیسے ہی وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر کے اپنی مرضی کی زندگی گزارنا چاہتی ہے تو جھگڑے فساد کا شروع ہونا لازمی ہے۔

ایڈجسٹمنٹ اگر نئے آنے والی لڑکی کی ذمہ داری ہے تو بہرحال سسرال والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ لڑکی اپنا گھر بار اور رشتہ دار چھوڑ کر ایک نئی زندگی کا تصور لے کر اِس گھر میں آئی ہے۔ اسے فوری طور پر احتساب کی سولی پر چڑھا دینا زیادتی ہے۔ اسے موقع ملنا چاہیے کہ وہ نئے حالات میں ایڈجسٹ کر سکے۔ اس دوران میں اس سے غلطیاں ہوں گی، وہ بھول کا شکار بھی ہوگی اور ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی ناپسندیدہ معاملہ بھی کر بیٹھے لیکن اسے رعایت ملنی چاہیے۔

سب سے بڑی بات جو یاد رکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کی خواتین بیٹیوں اور بہوؤں کے لیے الگ الگ معیار قائم کر لیتی ہیں۔ حدیث میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جو اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو۔ یہ بات اگر خواتین ذہن میں رکھیں تو وہ جان لیں گی کہ وہ جو اپنی بیٹی کے لیے چاہتی ہیں، وہی انہیں دوسرے کی بیٹی کے لیے بھی، جواب ان کی بہو ہے، پسند کرنا چاہیے۔ ان کے یا ان کی بیٹی کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہوئی ہے تو اس کا بدلہ اس نئی لڑکی سے لینا مناسب نہیں ہے۔ ظلم اگر ان کے ساتھ ہوا ہے، طنز وتعریض کے تیر اگر انہوں نے سہے ہیں، ماں باپ کی جدائی کا غم اگر انہوں نے اٹھایا ہے، شوہر کی بے رخی کا صدمہ اگر انہوں نے سہا ہے تو اس میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے کہ ان تمام چیزوں کا حساب اس نئی لڑکی سے لیا جائے۔ بلکہ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ایک بہتر روایت کا آغاز کریں۔

گھریلو جھگڑوں کا ایک اہم سبب اکثر وہ مرد بن جاتا ہے جو ایک طرف ایک خاتون کا شوہر ہوتا ہے اور دوسری طرف وہ ایک طویل عرصے سے کسی اور کا بیٹا اور بھائی ہوتا ہے۔ جھگڑے کا سبب بار ہا یہ ہوتا ہے کہ اس مرد پر کس کے حقوق زیادہ ہیں۔ بیوی کے یا ماں کے۔ اس مسئلے کا حل صرف یہی ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ قربانی دینی چاہیے۔ لڑکی کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ جو لڑکا آج اس کا شوہر بنا ہے، وہ عرصے سے ایک دوسری خاتون کا بیٹا اور کسی اور کا بھائی بھی ہے۔ انہوں نے اسے پالا پوسا اور پڑھایا لکھایا ہے۔ اس لیے اس شخص پر ان لوگوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے ان پر کبھی اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح سسرال والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ میاں بیوی کی ایک پرائیویسی ہوتی ہے۔ انہیں ہر وقت اپنی نگرانی میں رکھنا، بیوی کو میاں سے دور کرنے کی کوشش کرنا، ان کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنا ایک غیر فطری عمل ہے، جس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا۔

اسی طرح بچوں کے معاملات بھی نااتفاقی کا سبب بنتے ہیں۔ نئی لڑکیاں اپنے ڈھنگ سے بچوں کو پالنا چاہتی ہیں اور پرانی خواتین اپنے تجربے اور پسند وناپسند کو درست سمجھتی ہیں۔ دادی لاڈ کرتی ہیں اور ماں سمجھتی ہے کہ بچہ بگڑ رہا ہے۔ ماں کسی وجہ سے بچے کی پٹائی کرتی ہے اور دادی کے نزدیک یہ ظلم ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا حل آسان نہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص اپنا حق زیادہ سمجھتا ہے۔ اہم بات یہی ہے کہ ہر فریق کو دوسرے کا حق تسلیم کر کے ایڈجسٹمنٹ کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

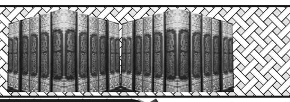
خاندانی جھگڑوں کے اسباب تو بے گنتی بیان کیے جاسکتے ہیں، مگر اصل مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ فریقین میں سے ہر ایک اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی کی بنیاد پر زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں لوگوں کی تحقیر کرنا، ان کا مذاق اڑانا، بدگمانی، تجسس، غیبت، چغل خوری اور بہتان تراشی وغیرہ سرے سے کوئی اخلاقی برائیاں سمجھی ہی نہیں جاتیں۔ ہماری خواتین کی باہمی گفتگو کا اگر کبھی تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر گفتگو انہی چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو دلوں میں نفرت اور نااتفاقی کا بیج بوتی ہیں۔ لوگوں میں جدائی ڈلواتی اور خاندانوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔

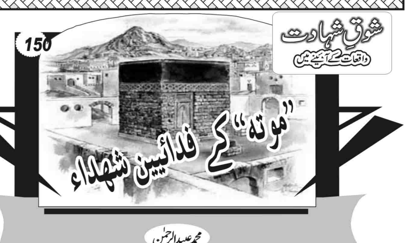
اوپر ہم نے خاندان کے جن اختلافات کو بیان کیا ہے اس کا سبب ٹھیک یہی چیزیں ہیں۔ یعنی تمام فریقین اپنی انا اور ہٹ دھرمی پر جم جاتے ہیں۔ دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے تمام اخلاقی حدود پار کر کے اسے برا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس عمل میں ان تمام اخلاقی برائیوں کو اختیار کر لیتے ہیں، جن کے بعد کسی شخص کو آخرت کی کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمارے مسلم معاشرے میں جو خاندانی نظام ہے اس کی حفاظت رہے اور مغربی تہذیب کے گھناؤنے اثرات سے حفاظت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆







محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت سراقہ بن عمرو شہید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے:

"سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری الخزرجی"

غزوہ بدر، احد اور خندق وغیرہ میں شریک رہے اور غزوہ موتہ میں شہادت پائی۔ (الاصابہ)

غزوہ "موتہ" کا تذکرہ آیا تو لگے ہاتھوں اس کے کچھ احوال بھی پڑھتے جایئے!

غزوۂ موتہ

یہ غزوہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں پیش آیا۔ ("موتہ" ایک مقام کا نام ہے، جو ملک شام میں علاقہ بلقاء میں واقع ہے) صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ نے سلاطین اور امراء کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تو "شرحبیل بن عمرو غسانی" کے نام بھی ایک خط روانہ فرمایا۔ شرحبیل قیصرِ روم کی طرف سے شام کا امیر تھا۔ حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کا یہ خط لے کر مقام "موتہ" میں پہنچے تو شرحبیل نے ان کو قتل کرادیا۔ آپ ﷺ نے ان کا انتقام لینے کے لیے تین ہزار کا لشکر ماہ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا:

"اگر زید قتل ہوجائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور اگر جعفر بھی قتل ہوجائیں تو عبداللہ بن ابی رواحہ سردارِ لشکر ہوں گے اور اگر عبداللہ بھی قتل ہوجائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں"۔

(روہ البخاری واحمد والنسائی باسناد صحیح)

اسی وجہ سے اس غزوہ کو غزوہ "جیش الامراء" بھی کہتے ہیں، جیسا کہ مسند احمد اور نسائی میں باسناد صحیح ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش الامراء روانہ فرمایا الی آخر الحدیث۔

آپ ﷺ نے ایک سفید جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور ارشاد فرمایا:

"اول اس مقام پر جانا جہاں حاث بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ اس دعوت کو قبول کریں تو بہت بہتر، ورنہ خداوند ذوالجلال سے اعانت اور مدد کی درخواست کر کے ان سے جہاد وقتال کرنا۔

پھر آپ ﷺ "ثنیۃ الوداع" تک خود بنفس نفیس لشکر کو روانہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ "ثنیۃ الوداع" پر کچھ دیر ٹھہر کر لشکر کو یہ وصیت فرمائی کہ ہر حال میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو ملحوظ رکھیں، اپنے رفقاء کی خیر خواہی کریں، اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر اللہ سے کفر کرنے والوں سے جہاد وقتال کریں، غدر اور خیانت نہ کریں، کسی بچہ، عورت اور بوڑھے کو قتل نہ کریں۔"

لوگ جب امراء لشکر کو رخصت کرنے لگے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ لوگوں نے کہا:

"اے ابن رواحہ! کس چیز نے تم کو رلایا؟"

حضرت عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

"اما واللہ مابی حب الدنیا ولاصبابة بکم ولکنی سمعت رسول الله ﷺ یقرأ آیة من کتاب الله عزوجل "وان منکم الّا واردها کان علی ربک حتما مقضیا" فلست ادری کیف لی بالصدر بعد الورود."

"آگاہ ہوجاؤ! خدا کی قسم مجھے دنیا سے محبت ہے اور نہ تم سے شیفتگی، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے "نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص مگر ضرور دوزخ پر گزرنے والا اور خدا کے نزدیک یہ امر مقرر ہو چکا ہے" پس نہیں معلوم کہ جہنم پر ورود کے بعد واپسی کیسے ہوگی؟ اس لے روتا ہوں۔

جب لشکر روانہ ہونے لگا تو لوگوں نے پکار پکار کر کہا:

"خدا تعالیٰ تم کو صحیح سالم اور کامیاب واپس لائے۔"

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

لکننی اسأل الرحمٰن مغفرة
وضربة ذات فرع تقذف الزبدا

"میں واپسی نہیں چاہتا بلکہ اللہ کی مغفرت اور اس کی راہ میں ایسے گہرے زخم کا خواہشمند ہوں جو جھاگ پھینکتا ہو۔"

وطعنة بیدی حرّان مجهزة
بحربة تنفذ الاحشاء و الکبدا

"یا ایسا کاری زخم ہو جو تیز ہو اور ایسے نیزے سے لگے جو میری انتڑیوں اور جگر سے پار ہوجائے"

حتی یقال اذ امرو علی جدثی
ارشد الله من غاز وقد رشدا

"یہاں تک کہ لوگ جب میری قبر پر گزریں تو یہ کہا جائے کہ "واہ، واہ" کیا غازی تھا اور کیسا کامیاب ہوا"

پھر جب لشکر چلنے کے لیے بالکل تیار ہوگیا تو حضرت عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب آئے اور یہ اشعار پڑھے:

انت الرسول فمن یحرم نوافله
والوجه منه فقد ازری به القدر

"آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں۔ جو شخص آپ کے فیوض برکات اور آپ کے چہرہ انور کے دیدار سے محروم رہا تو سمجھ لو کہ قضاء وقدر نے اس کی تحقیر کی کہ اس کو اس دولت عظمیٰ سے محروم رکھا"

فثبت الله ما اتاک من حسن
تثبیت موسٰی و نصرا کا الذی نصروا

"پس اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ کے محاسن کو ثابت و قائم رکھے اور انبیاء سابقین کی طرح آپکی مدد فرمائے"

انّی تفرست فیک الخیر نافلة
فراسة خالفت فیک الذی نظروا

"میں نے آپ میں خیر اور بھلائی کو بیش از بیش محسوس کرلیا ہے اور میرا یہ احساس مشرکین کی نظر اور احساس کے برخلاف ہے"

جواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وانت فثبتک الله یا ابن رواحه"

اور تجھ کو بھی اے ابن رواحہ! اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے"

شرحبیل کو جب اس لشکر کی روانگی کا علم ہوا تو اس نے ایک لاکھ سے زیادہ لشکر مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے جمع کیا اور ایک لاکھ فوج لے کر ہرقل خود شرحبیل کی مدد کو پہنچا۔ "معان" (ایک جگہ کا نام) پہنچ کر مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا کہ دو لاکھ سے زیادہ سپاہیوں کا لشکر جرار ہم تین ہزار مسلمانوں کے مقابلے کے لیے مقام بلقاء میں جمع ہوا ہے۔ مسلمانوں کا لشکر دو راتیں معان میں ٹھہرا رہا اور مشورہ ہوتا رہا کہ کیا کرنا چاہیے۔ رائے یہ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی جائے اور آپ ﷺ کے حکم اور امداد کا انتظار کیا جائے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

"یا قوم! والله ان التی تکرهون للتی خرجتم ایاها تطلبون الشهادة وما نقاتل الناس بعدد ولا قوة و لا کثرة، مانقاتلهم الا لهٰذا الدین الذی اکرمنا الله به فانطلقوا فانما هی احدی الحسنین اما ظهور واما شهادة."

"اے قوم! خدا کی قسم جس بات کو تم مکروہ سمجھ رہے ہو وہ وہی شہادت ہے جس کی تلاش میں تم نکلے ہو۔ ہم کافروں سے کسی قوت اور کثرت کے بل بوتے پر نہیں لڑتے۔ ہمارا لڑنا تو صرف اس اسلام کی وجہ سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت بخشی۔ پس اٹھو! اور چلو۔ دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ضرور حاصل ہوگی یا تو کفار پر غلبہ حاصل ہوگا یا شہادت کی نعمت نصیب ہوگی۔"

لوگوں نے کہا:

"خدا کی قسم! ابن رواحہ نے بالکل سچ کہا۔"

اور پھر خدا کے پرستاروں اور جانبازوں کی یہ تین ہزار کی جمعیت اعداء اللہ کے دو لاکھ لشکر جرار کے مقابلہ کے لیے "مؤتہ" کی طرف روانہ ہوئی۔ "مؤتہ" کے میدان میں دونوں جماعتیں مقابلہ کے لیے سامنے آئیں۔ ادھر سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ پاپیادہ اسلام کا جھنڈا لے کر آگے بڑھے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

ابنِ امیرِ شریعتؒ حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ کی یاد میں

حافظ وعالم مجاہد خوش بیاں جاتا رہا
مجلس احرار کا روحِ رواں جاتا رہا
تھے ابو ذر جانشیں سید عطاءؒ اللہ کے
قالع وقماع قصرِ قادیاں جاتا رہا
شیر کا بیٹا رہا شیرِ خدا میدان میں
وہ مُبارز شہ سوار کارواں جاتا رہا
تھے وہ مغرب کی سیاست سے بہت دور ونُفور
دینِ قیم کا مبلغ پاسباں جاتا رہا
جاہ وزر کی قید میں ہرگز نہ آئے عُمر بھر
دیوانۂ ومستِ خدا سوئے جناں جاتا رہا
ملحدوں کے سر پہ تھے وہ تیغ بُراں بالیقیں
قاتلِ جمہوریت شیرِ ژیاں جاتا رہا
کردیا احرار کو بے سایہ اس کی موت نے
خوش قلم خوش خُوَ منظور جہاں جاتا رہا



(۱۶) گالی دینا

کسی مسلمان کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا سخت گناہ ہے۔

سیدالکونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا اور قتل کرنا کفر ہے اور مؤمن پر لعنت بھیجنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے"...... (بخاری ومسلم)

صحیح مسلم میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ سفارشی بن سکیں گے اور نہ گواہی دینے والے"......(مسلم)

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ:

"مؤمن آدمی نہ طعن و تشنیع کرتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے اور نہ فحش گو اور بدزبان و بدکلام ہوتا ہے......"

لہذا زبان کے اس غلط استعمال سے بچنا ضروری ہے......

(۱۷) بہتان لگانا

کسی پر بہتان لگانا سخت ترین اور کبیرہ گناہ ہے۔ بہتان کہتے ہیں "ناحق کسی پر کوئی غلط الزام لگانا" جیسے کسی پاکدامن پر زنا وغیرہ کی تہمت لگانا......

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والأخرة ولهم عذاب عظیم، یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون" (النور)

بے شک جو لوگ پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں پھٹکار ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے...... جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے"......ارشاد گرامی ہے:

"والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة و لاتقبلوا لهم شهادةً ابداً و أولٰئک هم الفاسقون" (النور)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں"۔

صحیحین میں روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سات بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ اور دور رکھو (پھر ان سات میں سے ایک گناہ یہ بھی ذکر فرمایا) "پاک دامن، عفیفہ، محصنہ، مؤمنہ، عاقلہ پر تہمت لگانا"...... اس لئے اس گناہ سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

(۱۸) کسی کے ساتھ برائی اور زیادتی کرنا

ارشاد گرامی ہے:

"انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق واولئک لهم عذاب الیم" (الشوریٰ)

بلاشبہ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں ایسوں کیلئے دردناک عذاب ہے......

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہے مجھے کہ تم تواضع وعاجزی اختیار کرو اور سرکشی و بغاوت نہ کرے کوئی ایک شخص دوسرے پر، فخر وتکبر ظاہر نہ کرے تم میں سے ایک دوسرے پر...... (مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایک پہاڑ بھی دوسرے پر زیادتی وسرکشی کرے تو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے سرکش کو ریزہ ریزہ فرمادے گا......

اور فرمایا:

"گناہوں میں سے کوئی گناہ ایسا مستحق سزا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت میں بھی اس کے لئے سزا وعذاب کو ذخیرہ بنائے رکھے سوائے زیادتی اور سرکشی وقطع رحمی کے (رشتہ توڑنے کے)......

لہذا انسان کو اپنی حقیقت نہیں بھولنی چاہئے اور اپنی عزت اور طاقت کو غلط استعمال کر کے خود کو دونوں جہانوں میں مستحق سزا نہیں قرار دینا چاہئے ورنہ ہر ظالم سے بڑھ کر ظالم ہے......اللہ تعالیٰ اس پر اس سے بڑے ظالم کو مسلط کر دے گا...... اور آخرت میں الگ بدلہ لیا جائے گا......

(۱۹) مسلمان کو ستانا

ارشاد گرامی ہے:

"والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً واثما مبیناً" (الاحزاب)

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی گناہ کیا ہو تو ایسے لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ لیتے ہیں......

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ شریر ترین آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ میں قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس کو دنیا میں لوگوں نے اس لئے چھوڑا ہے اور علیحدہ کیا ہے کہ اس کی فحش گوئی اور بدکلامی سے نجات حاصل ہو"......

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو نماز پڑھتی ہے اور دن کو روزہ رکھتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے اپنی زبان سے ان کو ایذاء دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس عورت میں کوئی خیر نہیں اور وہ جہنم کی آگ میں ہوگی"۔ (الحاکم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کامل مسلمان وہ ہیں جن کی زبان اور ہاتھ (کی ایذاء) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

لہٰذا ایک مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ دوسروں کو ستانے سے بچے کیونکہ ایذائے مسلم حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

☆......☆......☆



اس حدیث مبارکہ میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ بچے کی زبان جب بولنے کے لئے کھلنے لگے تو سب سے پہلے اس کو کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کی جائے۔ اور اسی سے زبانی تعلیم وتلقین کا افتتاح ہو۔ آگے بھی یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جب آدمی کا وقت آخر آئے تو اس وقت بھی اس کو اسی کلمہ کی تلقین کی جائے۔

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا"۔ (جامع ترمذی)

یعنی باپ کی طرف سے اولاد کے لئے سب سے اعلیٰ اور بیش بہا تحفہ یہی ہے کہ ان کی ایسی تربیت کرے کہ وہ شائستگی اور اچھے اخلاق وسیرت کے حامل ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور (اچھی تربیت کے ذریعہ) ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو"۔ (سنن ابن ماجہ)

اولاد کا اکرام یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور امانت سمجھ کر ان کی قدر اور ان کا لحاظ کیا جائے۔ حسب استطاعت ان کی ضروریات زندگی کا بندوبست کیا جائے۔ ان کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو، اور جب دس سال کے ہوجائیں تو نماز میں کوتاہی کرنے پر ان کو سزا دو اور ان اور ان کے بستر بھی الگ کردو"۔ (سنن ابی داؤد)

عام طور سے بچے سات سال کی عمر میں سمجھدار اور باشعور ہو جاتے ہیں، اس وقت سے ان میں عبادت کی عادت ڈالنی چاہئے، اور اس کے لئے ان سے نماز کی پابندی کرانی چاہئے۔ دس سال کی عمر میں ان کا شعور کافی ترقی کر جاتا ہے اور بلوغ کا زمانہ قریب آجاتا ہے، اس وقت نماز کے بارے میں ان پر سختی کرنی چاہئے، اور اگر وہ کوتاہی کریں تو مناسب طور پر ان کی سرزنش بھی کرنی چاہئے۔ نیز اس عمر کو پہنچ جانے پر ان کو الگ الگ سلانا چاہئے، ایک ساتھ اور ایک بستر پر نہ سلانا چاہئے۔ (دس سال سے پہلے اس کی گنجائش ہے)

حدیث مبارکہ کا مدعا یہ ہے کہ ماں باپ پر یہ سب اولاد کے حقوق ہیں، لڑکوں کے بارے میں بھی اور لڑکیوں کے بارے میں بھی، اور قیامت کے دن ان سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت

آج تک بھی بہت سے علاقوں میں بیٹی کو ایک بوجھ اور مصیبت سمجھا جاتا ہے، اور اس کے پیدا ہونے پر گھر میں بجائے خوشی کے افسردگی اور غمی کی فضا ہو جاتی ہے۔ یہ حالت تو آج ہے، لیکن اسلام سے پہلے عربوں میں تو بیٹی کو باعث ننگ و عار تصور کیا جاتا تھا اور اس کا یہ حق بھی نہیں سمجھا جاتا تھا کہ اسے زندہ ہی رہنے دیا جائے۔ بہت سے شقی القلب خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کا گلا گھونٹ کر اس کا خاتمہ کر دیتے تھے، یا اس کو زندہ زمین میں دفن کر دیتے تھے۔

ان کا حال قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاوے تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے۔ جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہے اس کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے۔ آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے"۔ (النحل: ۵۹)

یہ تھا بیٹیوں کے بارے میں ان عربوں کا ظالمانہ رویہ جن میں رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔ اس فضا اور اس پس منظر کو پیش نظر رکھ کر اس بارے میں رسول اللہ ﷺ ارشادات ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہو، پھر وہ نہ تو اسے کوئی ایذاء پہنچائے اور نہ اس کی توہین اور ناقدری کرے، اور نہ محبت اور برتاؤ میں بیٹوں کو اس پر ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کے صلے میں اس کو جنت عطاء فرمائے گا"۔ (مسند احمد، مستدرک حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس بندے یا بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی، (اور اس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اسی حدیث کی ایک اور روایت میں وہ واقعہ بھی بیان کیا گیا ہے جس کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث مبارکہ ارشاد فرمائی تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک نہایت غریب عورت کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اتفاق سے حضرت عائشہ کے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے وہی ایک کھجور اس عورت کو دے دی، اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کر کے دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیئے، اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ لیا اور چلی گئی۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس بندے یا بندی پر بیٹیوں کی ذمہ داری پڑے، اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے، تو یہ بیٹیاں آخرت میں اس کی نجات کا سامان بنیں گی۔

یعنی یہ آدمی اگر بالفرض اپنے کچھ گناہوں کی وجہ سے سزا اور عذاب کے قابل ہوگا تو لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کے صلہ میں اس کی مغفرت فرمادی جائے گی اور وہ دوزخ سے بچا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک دوسری روایت میں جس کو امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ایک بیچاری مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کو گود میں لئے ان کے پاس آئی اور سوال کیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے ایک ایک دونوں بیٹیوں کو دے دی، اور ایک خود کھانے کے لئے اپنے منہ میں رکھنے لگی، اس کی بیٹیوں نے اس تیسری کھجور کو بھی مانگا تو اس نے خود نہیں کھائی، بلکہ وہ بھی آدھی آدھی کر کے دونوں بچیوں کو دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے اس طرز عمل سے بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اسی عمل کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا اور دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرمادیا"۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆



احقر عرض کرتا ہے کہ قاری صاحبؒ نے سچ فرمایا کہ ایسے بچوں کو حفظ نہ کرایا جائے جن کے متعلق قرائن سے معلوم ہوجائے کہ بعد میں بھول جائیں گے۔ بلکہ ان بچوں کو اس کام کے لیے چنا جائے جو اس کے اہل ہوں۔ آخر دنیا کے کاموں میں بھی تو چناؤ ہوتا ہے تو پھر آخرت کے یا دین کے کاموں میں چناؤ کیوں نہ کیا جائے۔

جیسے پولیس یا فوج میں شمولیت کے لیے چناؤ ہوتا ہے کہ تندرست ہو، معذور نہ ہو، ذہین ہو، غبی نہ ہو، چاک وچوبند ہو، کاہل وسست نہ ہو وغیرہ بلکہ فضائیہ میں شمولیت کے لیے تو اور زیادہ کڑی شرائط رکھیں جاتیں ہیں۔ لھذا اگر دین کا کام سنبھالنے والوں کے لیے کڑی شرائط رکھی جائیں تو بے جا نہ ہوگا اور حفظ قرآن از امور دین ہے نہ کہ دنیا۔

قرآن بھلانے کی سزا آخرت میں تو ہوگی ہی دنیا میں بھی اس کی سزا ملتی ہے۔ دنیا میں لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، بلکہ اس کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے، گزران مکدر اور تنگ ہوجاتی ہے۔ بعض علماء نے قرآن کے بھلانے کو سورۃ طٰہ کی آیت نمبر ۱۲۴ کا مصداق قرار دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"ومن اعرض عن ذکری فأن له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیمة اعمی"

قرآن مجید پر عمل میں کوتاہی کرنا منجملہ بھلانے ہی کے ہے بلکہ اصل بھلانا یہی ہے۔ (عنایات رحمانی ج ا ص ۱۸۹)

احقر کے پاس ایک شخص اپنے بچے کو لایا اور بتایا کہ اس نے سات آٹھ پارے حفظ کئے تھے اب وہ سلسلہ ختم ہوگیا ہے، اس کو نئے سرے سے جاری کردیں۔ آپ کو حیرت ہوگی جب اس بچے سے میں نے سنا تو "حفظ تو حفظ، ناظرہ بھی بھول چکا تھا بلکہ آپ کو زیادہ حیرت ہوگی کہ حروف تہجی بھی بھول چکا تھا۔ (اللهم احفظنا منه)

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ جیسے اللہ جل شانہٗ کسی کے محتاج نہیں بلکہ ہم ان کے محتاج ہیں اسی طرح اللہ کا کلام بھی کسی کا محتاج نہیں ہم اس کے محتاج ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے اسے چھوڑا تو یہ بھی ہمیں چھوڑ دے گا۔ اسی وجہ سے سرور کونین ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔

(۱) تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها. (متفق علیہ)

قرآن کی خبر گیری کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اونٹ اپنی رسی سے اتنی جلدی نہیں نکلتا جتنی جلدی قرآن سینے سے نکل جاتا ہے۔

(۲) انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعلقة ان عاهد علیها امسکها اون اطلقها ذهبت (متفق علیہ)

قرآن والے (قاری) کی مثال اس اونٹ والے کی طرح ہے جس کے اونٹ کو رسی سے باندھا گیا ہے۔ اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو جاتا رہتا ہے۔ (مشکوۃ)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے حافظ اور قرآن کو اونٹ والے اور اونٹ سے مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اونٹ والا اونٹ کی رسی پکڑے رہے، تھامے رہے، اس کو باندھے رہے تو وہ اس کے پاس رہتا ہے اور اس کے قبضہ میں رہتا ہے اور اگر اونٹ والا اس کی دیکھ بھال نہ کرے یا اس کی رسی کو چھوڑ دے تو وہ جدھر چاہے چلا جاتا ہے اسی طرح اگر حافظ قرآن کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن اس کے سینے میں محفوظ رہے گا ورنہ اونٹ کی طرح چلا جائے گا۔ اور کتاب الحیون میں ہے کہ اونٹ میں یہ صفت ہے کہ جب یہ چلتا ہے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا بنسبت دوسرے جانوروں کے کہ جب وہ چلتے ہیں تو پیچھے مڑ کر بھی دیکھتے ہیں۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

☆......☆......☆

احقر عرض کرتا ہے کہ قاری صاحبؒ نے سچ فرمایا کہ ایسے بچوں کو حفظ نہ کرایا جائے جن کے متعلق قرائن سے معلوم ہوجائے کہ بعد میں بھول جائیں گے۔ بلکہ ان بچوں کو اس کام کے لیے چنا جائے جو اس کے اہل ہوں۔ آخر دنیا کے کاموں میں بھی تو چناؤ ہوتا ہے تو پھر آخرت کے یا دین کے کاموں میں چناؤ کیوں نہ کیا جائے، جیسے پولیس یا فوج میں شمولیت کے لیے چناؤ ہوتا ہے کہ تندرست ہو، معذور نہ ہو، ذہین ہو، غبی نہ ہو، چاک وچوبند ہو، کاہل وسست نہ ہو وغیرہ بلکہ فضائیہ میں شمولیت کے لیے تو اور زیادہ کڑی شرائط رکھیں جاتیں ہیں۔ لھذا اگر دین کا کام سنبھالنے والوں کے لیے کڑی شرائط رکھی جائیں تو بے جا نہ ہوگا اور حفظ قرآن از امور دین ہے نہ کہ دنیا۔

قرآن بھلانے کی سزا آخرت میں تو ہوگی ہی دنیا میں بھی اس کی سزا ملتی ہے۔ دنیا میں لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، بلکہ اس کی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے، گزران مکدر اور تنگ ہوجاتی ہے۔ بعض علماء نے قرآن کے بھلانے کو سورۃ طٰہ کی آیت نمبر ۱۲۴ کا مصداق قرار دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

"ومن اعرض عن ذکری فأن له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیمة اعمی"

قرآن مجید پر عمل میں کوتاہی کرنا منجملہ بھلانے ہی کے ہے بلکہ اصل بھلانا یہی ہے۔ (عنایات رحمانی ج ا ص ۱۸۹)

احقر کے پاس ایک شخص اپنے بچے کو لایا اور بتایا کہ اس نے سات آٹھ پارے حفظ کئے تھے اب وہ سلسلہ ختم ہوگیا ہے، اس کو نئے سرے سے جاری کردیں۔ آپ کو حیرت ہوگی جب اس بچے سے میں نے سنا تو "حفظ تو حفظ، ناظرہ بھی بھول چکا تھا بلکہ آپ کو زیادہ حیرت ہوگی کہ حروف تہجی بھی بھول چکا تھا۔ (اللهم احفظنا منه)

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ جیسے اللہ جل شانہٗ کسی کے محتاج نہیں بلکہ ہم ان کے محتاج ہیں اسی طرح اللہ کا کلام بھی کسی کا محتاج نہیں ہم اس کے محتاج ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے اسے چھوڑا تو یہ بھی ہمیں چھوڑ دے گا۔ اسی وجہ سے سرور کونین ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔

(۱) تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها. (متفق علیہ)

قرآن کی خبر گیری کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اونٹ اپنی رسی سے اتنی جلدی نہیں نکلتا جتنی جلدی قرآن سینے سے نکل جاتا ہے۔

(۲) انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعلقة ان عاهد علیها امسکها اون اطلقها ذهبت (متفق علیہ)

قرآن والے (قاری) کی مثال اس اونٹ والے کی طرح ہے جس کے اونٹ کو رسی سے باندھا گیا ہے۔ اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو جاتا رہتا ہے۔ (مشکوۃ)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے حافظ اور قرآن کو اونٹ والے اور اونٹ سے مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اونٹ والا اونٹ کی رسی پکڑے رہے، تھامے رہے، اس کو باندھے رہے تو وہ اس کے پاس رہتا ہے اور اس کے قبضہ میں رہتا ہے اور اگر اونٹ والا اس کی دیکھ بھال نہ کرے یا اس کی رسی کو چھوڑ دے تو وہ جدھر چاہے چلا جاتا ہے اسی طرح اگر حافظ قرآن کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن اس کے سینے میں محفوظ رہے گا ورنہ اونٹ کی طرح چلا جائے گا۔ اور کتاب الحیون میں ہے کہ اونٹ میں یہ صفت ہے کہ جب یہ چلتا ہے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا بنسبت دوسرے جانوروں کے کہ جب وہ چلتے ہیں تو پیچھے مڑ کر بھی دیکھتے ہیں۔

(جاری ہے)

بقیہ: کلمۂ حق

واقعہ کو بھی پیش کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں فتح مکہ کے دن قتل کرنے کا حکم دیا گیا لیکن یہ چھپتے چھپاتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دربار نبوی میں پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بیعت سے انکار فرمادیا۔ بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکرر اصرار پر بیعت کیا اور یہ جملہ ارشاد فرمایا: "کہ تم میں سے کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں تھا کہ جب اس نے مجھے بیعت سے انکار کرتے ہوئے دیکھا، تو وہ اٹھ کر اس شخص کو قتل کر دیتا" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ اشارہ فرما دیتے تو ہم ایسا ہی کرتے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ آنکھوں سے اشارہ کرے۔ (ابوداؤد)

۳۔ فتح مکہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن خطل اور اس کی دونوں باندیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گالم گلوچ کرتے تھے خاص طور پر یہ باندیاں شان رسالت میں ہجویہ اشعار گاتی تھیں۔ (الشفاء)

صریح اور واضح توہین تو بڑی بات ہے اشارہ اور کنایہ میں بھی توہین رسالت کو برداشت کرنا کسی مسلمان کے بس کی بات نہیں ہے۔ دور نبوت کا یہ واقعہ ان لوگوں کیلئے چشم کشا ثابت ہو سکتا ہے جو اس شدید ترین جرم کو معمولی بنا کر پیش کرتے ہیں۔ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"بشر نامی منافق کا ایک یہودی سے کوئی جھگڑا تھا۔ وہ اس کو فیصلے کیلئے یہودی سردار کعب بن اشرف کے پاس لے جانا چاہتا تھا جو کہ دشمنِ اسلام تھا اور جسے قرآن نے "طاغوت" کا نام دیا تھا لیکن یہودی معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا جنہوں نے معاملہ کو سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ دیا دیا۔ مگر منافق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو مسترد کر دیا اور آپ کے پاس سے جانے کے بعد آپ کی شان میں بدکلامی کی۔ منافق نے یہودی سے پھر رجوع کیا اور تجویز کیا کہ معاملے کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کرتے ہیں۔ ان کا فیصلہ دونوں پر لازم ہوگا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان کے سامنے پیش کیا۔ یہودی نے یہ بھی بیان کردیا کہ وہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا چکے ہیں جنہوں نے اس کے حق میں فیصلہ کیا تھا لیکن بشر نے اس کو مسترد کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب وہ دونوں ثالثی کیلئے ان کے پاس آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بشر سے پوچھا کہ آیا جو کچھ یہودی نے کہا وہ صحیح ہے۔ جب منافق بشر نے اپنے ہی بے حرمتی کے فعل کی تصدیق کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں انتظار کرنے کے لئے کہا کہ وہ گھر کے اندر سے کوئی چیز لے آئیں۔ وہ تلوار [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کرنیوالوں کے ساتھ معاملہ طے کرنے کا صرف ایک یہی طریقہ ہے۔ اس کے بعد اس واقعہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ وحی نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) "(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جو اعلان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوا اور ان پر جو تم سے پہلے تھے۔ وہ جھگڑے میں طاغوت کو اپنا منصف ٹھیرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کو حکم ہے کہ اسے رد کردیں لیکن شیطان کی خواہش ہے کہ ان کو صحیح راستے سے گمراہ کردے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے، اللہ کے نازل کردہ کلام اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آؤ، تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے زچ ہو کر اپنے منہ پھیر لیں گے۔"

(سورۃ النساء: ۶۰)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ اور اس پر تعمیل کی تصدیق کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

"عمر رضی اللہ عنہ نے حق مطلق اور کذب کے درمیان واضح فرق کیا ہے۔" اس دن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لقب "الفاروق" ہوگیا۔ (الکشاف، القرطبی)

اللہ کریم ہم سب کو حرمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور وفادار امتی بنائے (آمین ثم آمین)

ترکی: تارکین وطن کی کشتی ڈوب گئی، 10 بچوں سمیت 25 جاں بحق

حادثہ بحیرہ ایجیئن میں پیش آیا، 15 افراد کو بچالیا گیا، کوسٹ گارڈز کی کشتیوں اور ہیلی کاپٹر کی مدد سے مزید کی تلاش جاری

ترکی کو دیگر یورپی ممالک میں جانے کیلئے لانچ پیڈ مانا جاتا ہے، 2015 سے اب تک 10 لاکھ افراد یورپ پہنچ چکے ہیں، رپورٹ

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی سے یونان جانے کی کوشش میں تارکین وطن کی کشتی بحیرہ ایجیئن میں ڈوبنے سے دس بچوں سمیت 25 مسافر ہلاک ہوگئے۔ حکام کی کوششوں سے 15 تارکین وطن کو بچالیا گیا۔ ترک حکام نے 25 ہلاکتوں کی تصدیق کردی تاہم ان کی قومیت کے حوالے سے تاحال پتہ نہیں چل سکا۔ کوسٹ گارڈز تین کشتیوں اور ایک ہیلی کاپٹر کی مدد سے مزید افراد کو تلاش کررہے ہیں۔ ترکی کو یورپ کے دیگر ممالک تک جانے کے حوالے سے ''لانچ پیڈ'' مانا جاتا ہے جبکہ 2015 سے جاری نقل مکانی کے نتیجے میں یورپ میں 10 لاکھ افراد پہنچ چکے ہیں۔

یمن: بینکوں کی جانب سے تاجروں کے لئے ادھار کی حد ختم، غذائی بحران کا خطرہ

دبئی (نیٹ نیوز) یمن میں بینکوں کی جانب سے سمندری تجارت سے وابستہ تاجروں کے لیے ادھار کی حد ختم کردی گئی جس کے بعد جنگ کے شکار ملک میں غذائی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے، کیونکہ یمن سمندر کے راستے کی جانے والی درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔

یمن، ڈرون حملے میں 4 افراد شہید

عدن (نیٹ نیوز) یمن کے صوبے شبوہ میں ایک کار پر ڈرون حملے میں چار افراد ہوگئے، مقامی حکام اور علاقہ مکینوں نے بتایا کہ حملے میں کار مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور ہر طرف دھوئیں کے بادل چھاگئے، واضح رہے یمن میں گزشتہ 9 ماہ سے جاری خانہ جنگی اور سعودی اتحادیوں کی جانب سے فوجی مداخلت کے باوجود ملک میں امریکی ڈرون حملے جاری ہیں۔

چین، چاقو بردار حملہ آور نے 10 طلباء کو زخمی کر کے خودکشی کرلی

صوبہ حینان میں حملہ آور نے ایلیمینٹری سکول کے گیٹ پر چھ بچے اور چار بچیوں کو نشانہ بنایا

بیجنگ (نیٹ نیوز) جنوبی چین میں چاقو بردار حملہ آور نے سکول کے 10 بچوں کو زخمی کرنے کے بعد خودکشی کرلی۔ چینی میڈیا کے مطابق جنوبی جزیرہ والے صوبہ حینان کے شہر ہیکاؤ میں حملہ آور نے ایلیمینٹری سکول کے گیٹ پر حملہ کیا اور 6 بچوں اور 4 بچیوں کو چاقوؤں سے حملہ کا نشانہ بنایا زیادہ تر کو معمولی زخم آئے تاہم دو بچوں کو شدید اور گہرے زخم آئے جن کا مقامی ہسپتال میں علاج جاری ہے تاہم انکی حالت خطرے سے باہر ہے۔ مقامی پولیس نے اس حملہ کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔

پٹھانکوٹ کالج کے 10 کشمیری طلبہ سے سکالرشپ پروگرام چھین لیا گیا

طلبا کو بھی حیلے بہانوں سے ہراساں کر کے اور بیشتر کو فیس کی ادائیگی پر مجبور کر دیا گیا

پٹھان کوٹ، سرینگر (نیٹ نیوز) بھارت میں علم کے متوالے کشمیریوں کے مصائب کم نہ ہوسکے، پٹھان کوٹ کالج سے 10 انجینئرنگ کے طلبہ کو وزیراعظم سکالرشپ پروگرام سے محروم کردیا گیا، یہ نوجوان پٹھانکوٹ کے ایک کالج میں بی ٹیک کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے AICTI اور ایک غیر سرکاری رضا کار تنظیم نے منتخب کر کے بھیجے تھے۔ کپواڑہ کے شعیب محمد بٹ نامی ایک طالب علم نے مقامی میڈیا کو بتایا کہ ریاست کے قریب 50 طالب علم سائنس کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پٹھانکوٹ میں زیر تعلیم ہیں، ہم نے تمام تر لوازمات کو پورا کرنے کے بعد کالج میں وزیراعظم وظیفہ اسکیم کے تحت داخلہ لیا تھا اور 6 سمسٹر پورا ہونے کے بعد کالج انتظامیہ نے ہمیں بتایا کہ ان میں سے 10 طلبا اسکیم کے تحت کوالیفائی نہیں کرتے۔ شعیب محمد بٹ کا دعویٰ ہے کہ دیگر طلبا کو بھی حیلے بہانوں سے ہراساں کیا جاتا رہا اور ان میں سے بیشتر کو فیس کی ادائیگی پر مجبور کردیا گیا۔ ایک دوسرے طالب علم عمر نذیر ساکن شوپیاں نے کہا کہ ہم 10 طلبا مفلوک الحال کنبوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے والدین ساڑھے لاکھ روپے کی بھاری بھرکم فیس دینے کی سکت نہیں رکھتے، حالانکہ آغاز میں فیس اتنی زیادہ نہ تھی لیکن 5 سمسٹر کے بعد کالج انتظامیہ نے فیس میں ایکدم اضافہ کردیا۔ اس نے بتایا کہ کالج کی طرف سے فیس طلب کئے جانے کے بعد ہم نے دہلی میں AICTE کے ڈائریکٹر سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ کالج انتظامیہ شروع سے ہی جانتی تھی کہ یہ طلبا سکیم کے تحت نہیں آتے ہیں مگر وہ خاموش رہے اور ایک ایسے مقام پر آکر فیس کا تقاضا کرنا شروع کردیا جہاں نہ تو طلبہ کورس ادھورا چھوڑ کر جاسکتے ہیں اور نہ ہی انہیں حکومت کی طرف سے کوئی مدد مل سکتی ہے۔

سعودی عرب، دوران پرواز پائلٹ انتقال کر گیا

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں ایک مسافر بردار طیارے کا پائلٹ دوران پرواز طیارے کی لینڈنگ سے قبل حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگیا۔ طیارے کے معاون ہوا باز نے پیشہ وارانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے طیارے کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے اتار لیا گیا۔ عرب ٹی وی کے مطابق سعودی عرب کی فضائیہ کی تاریخ کا یہ افسوسناک واقعہ گذشتہ روز اس وقت پیش آیا جب سعودی ایئرلائن کی پرواز نمبر 1734 ملک کے جنوب مغربی علاقے عسیر کے بیشہ ہوائی اڈے سے مسافروں کو لے کر ریاض میں شاہ خالد ہوائی اڈے آرہی تھی کہ لینڈنگ سے چند منٹ قبل طیارے کا پائلٹ ولید بن محمد الحمد کو اچانک دل کا دورہ پڑا اور انہوں نے طیارے کا کنٹرول چھوڑ دیا۔ اس موقع پر معاون ہواباز رامی بن غازی نے پیشہ وارانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے طیارے کا کنٹرول سنبھال لیا۔



سرینگر سے 40 کلومیٹر دور واقعی دادسر کا ایک گھر جسے بھارتی فوج نے دھماکے سے تباہ کیا

جارجیا میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جھڑپیں

کشیدگی کا آغاز مسلمانوں کو اپنا الگ قبرستان قائم کرنے کی اجازت ملنے کے بعد ہوا

گروزنی (نیٹ نیوز) قفقاز میں واقع سابق روسی ریاست جارجیا کے جنوبی شہر ادیگینی میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیاں جھڑپیں ہوئیں۔ روسی خبر رساں ادارے کے مطابق 30 سال پہلے اس شہر میں صوبہ ایجارا میں زمین کے تودے گرنے کے بعد سینکڑوں مسلمان کنبے منتقل کئے گئے تھے۔ دونوں مذاہب کے درمیان کشیدگی کا آغاز مسلمانوں کو اپنا الگ قبرستان قائم کرنے کی اجازت ملنے کے بعد ہوا۔ اس سے پہلے عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایک ہی قبرستان میں دفنایا جاتا تھا۔ عیسائیوں کا کہنا ہے کہ اپنے قبرستان کے قیام کے بعد مسلمان مسجد تعمیر کرنا چاہیں گے اور پھر عیسائی آبادی کو شہر سے باہر نکال دیں گے کیوں کہ پچھلے سالوں میں مسلمانوں میں عیسائی کمیونٹی کی نسبت 3 گنا زیادہ شرح پیدائش ہے اور انکی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔

اٹلی، ہیٹی اور پیرو میں طوفانی بارشوں اور سیلاب سے 17 ہزار گھر تباہ، درجنوں افراد ہلاک

ہیٹی میں 4 افراد لاپتہ، معمولات زندگی درہم برہم، درخت جڑوں سے اکھڑ گئے، سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں

پورٹ او پرنس، روم، لیما (مانیٹرنگ ڈیسک) اٹلی، ہیٹی اور پیرو میں شدید بارشوں کے باعث طوفان اور سیلاب کے نتیجے میں درجنوں افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جبکہ نظام زندگی درہم برہم ہوکر رہ گیا، سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں، لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا۔ تفصیلات کے مطابق ہیٹی میں شدید بارشوں کے باعث سیلاب سے ایک شخص ہلاک اور چار لاپتہ ہوگئے جبکہ ساڑھے نو ہزار گھروں کو سخت نقصان پہنچا۔ 8 شالی ساحلی شہر کیپ ہیٹین 9 ہزار گھر سیلاب کی نذر ہوگئے۔ اٹلی میں شدید بارش اور طوفان کے باعث 6 افراد ہلاک ہوگئے۔ اٹلی میں شدید بارشوں اور طوفان کا سلسلہ گزشتہ تین روز سے جاری ہے۔ شمال مغربی پیرو میں طوفانی بارشوں کے بعد بدترین سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی سڑکیں اور گلیاں تالاب کا منظر پیش کرنے لگے، گھروں میں پانی داخل ہونے سے نظام زندگی درہم برہم ہوکر رہ گیا۔ سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے متعدد گاڑیاں، مکانات تباہ ہوگئے، سیلاب سے 30 ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔

امریکا، پستول کیساتھ سیلفی لینے کا شوق، گولی چلنے سے ایک شخص ہلاک

نیویارک (نیٹ نیوز) پستول کے ساتھ سیلفی لینے کا شوق ایک شخص کی جان لے گیا۔ تفصیلات کے مطابق امریکا میں ایک شخص اپنے دوست کے ساتھ پستول ہاتھ میں لیے سیلفی لینے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک گولی چل گئی اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگیا۔ کنکریٹ کے ٹاؤن اسکیٹ کاؤنٹی کے شیرف نے بتایا کہ ایک خاتون اور اس کے دوست نے کئی بار گولیوں سے بھری پستول لے کر ساتھ سیلفیز بنوائیں اور اس دوران وہ شخص کئی بار پستول گولیوں سے خالی کرتا اور بھرتا رہا جب کہ اس عمل میں پستول سے گولیاں نکالتے وقت ایک گولی اسی میں رہ گئی اور اس کے دوست نے سمجھا کہ اب پستول میں گولی نہیں جس پر اس نے پستول کا ٹریگر دبا دیا اور اس میں موجود گولی چل گئی اور وہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ ہلاک ہونے والے شخص کی عمر 43 سال تھی، پولیس نے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔

جرمنی میں تارکین وطن کے ہاسٹلوں میں آگ لگائے جانے کے واقعات میں اضافہ

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی میں تارکین وطن کے ہاسٹلوں میں آگ لگائے جانے کے واقعات اور مسلمانوں پر حملے کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ سب سے خطرناک صورت حال صوبہ سیکسنی میں ہے جہاں رواں سال کے شروع سے تارکین وطن کے ہاسٹلوں میں آگ لگائے جانے کے 30 واقعات سامنے آچکے ہیں جو پچھلے سال کی متعلقہ مدت کے مقابلے میں دوگنا زیادہ ہے۔

بھارتی فوج نے گزشتہ ماہ 18 بے گناہ کشمیریوں کو شہید، 653 گرفتار کیا

6 خواتین کی بے حرمتی، چھ رہائشی مکان تباہ کئے، 2 خواتین بیوہ، 6 بچے یتیم ہوگئے

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے گزشتہ ماہ فروری میں اپنی ریاستی دہشت گردی کی جاری کارروائیوں کے دوران ایک خاتون اور ایک لڑکے سمیت 18 بے گناہ کشمیریوں کو شہید کیا۔ کشمیر میڈیا سروس کے ریسرچ سیکشن کی جانب سے آج جاری کئے گئے اعداد وشمار کے مطابق ان میں سے ایک شہری کو پولیس کی حراست کے دوران شہید کیا گیا۔ ان شہادتوں کی وجہ سے دو خواتین بیوہ جبکہ چھ بچے یتیم ہوگئے۔ گزشتہ ماہ کے دوران بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی طرف سے پر امن مظاہرین پر آنسو گیس، پیلٹ گن اور فائرنگ سمیت سمیت طاقت کے وحشیانہ استعمال کے نتیجے میں 230 کشمیری شدید زخمی ہوئے جبکہ حریت رہنماؤں اور کارکنوں سمیت 653 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ بھارتی فوجیوں نے گزشتہ ماہ چھ خواتین کی بے حرمتی کی اور چھ رہائشی مکان تباہ کردیئے۔

صومالیہ میں دھماکے، 3 افراد ہلاک

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ کے جنوب مغربی علاقے بارڈیرے میں ہونے والے دھماکوں کے نتیجے میں دو عام شہری اور افریقی یونین کا ایک سپاہی ہلاک ہوگیا، پولیس کے مطابق پانچ لینڈ مائنز میں دھماکے ہوئے، جن کے بارے میں خدشہ ہے کہ انہیں ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اڑایا گیا تھا۔

کشمیر کی آزادی کیلئے بھارت کے کونے کونے سے آواز اٹھ رہی ہے، شبیر شاہ

طلبا، اساتذہ اور دانشوروں کی جانب سے افضل گورو شہید کے حق میں ترانے پیش کرنا نیک شگون ہے، سربراہ جموں وکشمیر فریڈم پارٹی

سری نگر (نیٹ نیوز) جموں وکشمیر فریڈم پارٹی کے محبوس سربراہ شبیر احمد شاہ نے پاکستان اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کی جانب سے جاری مشترکہ اعلامیہ کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا کے بھی مسائل کا حل اگرچہ مذاکرات کے ذریعے ہی ممکن ہے لیکن اس سلسلے میں بھارت کی ہٹ دھرمی آڑے آرہی ہے، ایک طرف بھارت متنازعہ مسائل کا رونا روتا ہے لیکن عملاً اس کا رویہ منفی ہے اور بہانہ سازی کا سہارا لے کر مذاکرات سے راہ فرار اختیار کررہا ہے۔ شبیر شاہ نے بھارت کی دانشگاہوں میں جموں کشمیر کے عوام کے حق آزادی کی گونج اور ابھرتی آوازوں پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انصاف پسند حلقوں کی جانب سے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے ان کی تائید وحمایت بھارتی حکام کے لئے چشم کشا ہے لہٰذا، اساتذہ اور دانشوروں کی جانب سے محمد افضل گورو کے حق میں ترانے پیشاور انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ اب ان کے عوام جاگ گئے ہیں اور جموں کشمیر میں جدوجہد آزادی کے لئے بھارت کے کونے کونے سے آواز اٹھ رہی ہے۔ انہوں نے جے این یو کے بعد جادو پور یونیورسٹی کولکتہ میں طلباء اور دانشوروں کی طرف سے جموں کشمیر کی جاری عوامی تحریک برائے رائے شماری کی حمایت کو نیک شگون قرار دیا۔

طاقت اور تشدد کے بل پر کسی قوم کو زیادہ دیر تک غلام نہیں بنایا جاسکتا، میر واعظ

حد سے زیادہ طاقت کا استعمال ہمیشہ منفی نتائج کا موجب بن جاتا ہے، ترال میں شہید کئے گئے تینوں نوجوان تعلیم یافتہ تھے

کشمیر کے حوالے سے ہندوستان کی غلط پالیسیاں ہیں، بھارتی سیاستدان اور میڈیا کشمیریوں کو دہشتگرد ثابت کرنے پر تلے ہیں

کراچی (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میر واعظ محمد عمر فاروق نے کشمیر میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کا جہاد کی جانب مائل ہونے کے رجحان کو ہندوستان کی جانب سے یہاں روا رکھی جارہی ظلم و زیادتیوں کی پالیسیوں کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ طاقت اور تشدد کے زور پر کسی قوم کو زیادہ دیر تک غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ کشمیر کی نوجوان اور پڑھی لکھی نسل کو طاقت کے بل پر پس دیوار زندان کرنے کا عمل 1990 میں بھی جہادی تحریک پر منتج ہوا اور آج بھی جب یہاں کے نوجوانوں کیلئے اُن کے جملہ حقوق سلب کرنے اور اُن کیلئے تمام راہیں مسدود کرنے کا عمل جاری ہے ان حالات میں ان کو صرف جہاد کی طرف مائل ہونے کا راستہ ہی سجھائی دے رہا ہے۔ مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ سے قبل ایک بڑے اجتماع سے خطاب کے دوران ڈاڈہ سرہ ترال میں گزشتہ روز سرکاری فورسز کے ساتھ جھڑپ کے دوران شہید ہوئے تین تعلیم یافتہ نوجوانوں اشفاق احمد پرے، آصف احمد میر اور عاشق حسین بٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حریت چیئرمین نے کہا کہ طاقت اور تشدد کے بل پر کسی قوم کو زیادہ دیر تک غلام نہیں بنایا جاسکتا اور حد سے زیادہ طاقت کا استعمال ہمیشہ منفی نتائج کا موجب بن جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترال میں شہید ہوئے تینوں نوجوان ذہین اور تعلیم یافتہ تھے اور کشمیر کا مستقبل ہونے کے ناتے یہاں کی تعلیم یافتہ نوجوان نسل آج جن حالات میں گھری ہوئی ہے اس کی ذمہ دار کشمیر کے حوالے سے ہندوستان کی غلط پالیسیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کوئی روزگار، انتخابات یا حکومت سازی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ تب ہی حل ہوسکتا ہے جب یہاں کے عوام کو ان کا جائز حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے سیاستدان اور ہندوستان کا میڈیا کشمیریوں کو دہشت گرد ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے اور کشمیر کے اصل حالات اور اس مسئلہ سے جڑے حقائق سے چشم پوشی اُن کی پالیسی بن گئی ہے۔

میکسیکو میں سوائن فلو میں تیزی سے اضافہ

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو میں سوائن فلو کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ میکسیکو کے حکام کے مطابق رواں سیزن میں ایچ ون این ون وائرس کے 995 کیسز سامنے آچکے ہیں۔ حکام کا مزید کہنا ہے کہ رواں سیزن میں سوائن فلو وائرس سے 68 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

شامی باغیوں پر اسلام پسندوں کا کار بم حملہ، 18 جنگجو ہلاک

جنوبی صوبے قنیطرہ میں سیریا ریولوشن فرنٹ کے ایک اڈے کو نشانہ بنایا گیا، آبزرویٹری

بیروت (نیٹ نیوز) شام کے جنوبی صوبے قنیطرہ میں کار بم دھماکے میں 18 جنگجو ہلاک ہوگئے، باغی گروہ کا کہنا ہے کہ دھماکے کے پیچھے اسلام پسندوں کا ہاتھ ہے، سیرین آبزرویٹری فار ہیومین رائٹس نے بتایا کہ دھماکا العشا کے گاؤں میں ہوا جس میں فری سیرین آرمی سے تعلق رکھنے والے باغی گروپ سیریا ریولوشن فرنٹ کے ایک اڈے کو نشانہ بنایا گیا، علاقے میں باغیوں کے ایک گروپ الویت الفرقان کے ترجمان صہیب الرحیل نے بتایا کہ ممکنہ طور پر حملے کے پیچھے اسلام پسند گروپ کا ہاتھ ہے، اس دھماکے کا تعلق شام میں حکومت، اس کے اتحادیوں اور باغی گروہوں کے درمیان جنگ بندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

برازیل: زیکا وباء کے بعد 641 چھوٹے سر اور نامکمل دماغ والے بچوں کی تصدیق

براسیلیا (نیٹ نیوز) برازیل نے گزشتہ سال اکتوبر میں زیکا وائرس کی وبا پھیلنے کے بعد سے اب تک غیر معمولی طور پر انتہائی چھوٹے سر والے بچوں کے 641 واقعات اور 139 نوزائیدہ بچوں جن میں پیدائشی نقائص تھے، کی ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔ یہ بات منگل کو برازیل کی وزارت صحت کی جانب سے کی گئی ہے۔ رائٹرز کے مطابق یہ تازہ ترین اعداد وشمار برازیل کی وزارت صحت کی جانب سے گزشتہ ہفتہ بتائے گئے مائیکروسیفلے (غیر معمولی طور پر چھوٹے سر اور نامکمل دماغ والے بچے) کے واقعات کی تعداد سے 10 فیصد زیادہ ہیں۔ برازیل کے حکام 4 ہزار 222 مائیکروسیفلے کے ایسے ممکنہ واقعات کی تفتیش کررہے ہیں جس میں ایک بچہ غیر معمولی طور پر چھوٹے سر اور اکثر نامکمل دماغ کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

یمن، مسلح افراد کے حملے میں 4 بھارتیوں سمیت 16 افراد ہلاک

عمارت پر 4 حملہ آوروں نے فائرنگ کی، مرنیوالوں میں 4 راہبائیں بھی شامل

عدن (نیٹ نیوز) یمن میں بزرگ شہریوں کے مرکز پر مسلح افراد کے حملے میں 16 افراد ہلاک ہوگئے، جنوبی یمن میں گزشتہ روز عمر رسیدہ افراد کے لیے قائم ایک مرکز پر 4 مسلح افراد نے فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں 4 عیسائی راہبہ سمیت 16 افراد مارے گئے، راہبوں کا تعلق بھارت سے تھا، عدن کے حکام نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں اس مرکز میں کام کرنے والی یمنی خواتین اور ایک محافظ بھی شامل ہے، عدن میں اس سے قبل بھی ایسا حملہ ہوچکا ہے، جس کی وجہ یمن میں مختلف گروہوں میں جاری لڑائی ہے۔

روس، تربیتی مشقوں کے دوران لڑاکا طیارہ گر کر تباہ، پائلٹ ہلاک

ماسکو (نیٹ نیوز) روس میں فوج کا لڑاکا طیارہ گرنے سے پائلٹ ہلاک ہوگیا۔ وزارت دفاع کی طرف سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ جنوبی روس میں فضائیہ کا ایس یو 25 لڑاکا طیارہ تربیتی مشقوں کے دوران گر کر تباہ ہوگیا۔

کانگو میں 3 بین الاقوامی امدادی کارکنوں کا اغواء

برازویلے (نیٹ نیوز) افریقی ملک کانگو کے مشرق میں تین بین الاقوامی امدادی کارکنوں کو اغوا کرلیا گیا ہے۔ تینوں مغویوں کا تعلق بین الاقوامی تنظیم سیو دی چلڈرن سے ہے۔ اس تنظیم نے اپنے اغواء کیے گئے کارکنوں کی شناخت ظاہر کرنے سے گریز کیا ہے۔

9 سال بعد سراغ مل گیا: سمجھوتہ ایکسپریس دھماکوں میں لاپتہ ہونیوالا پاکستانی انجینئر بھارت میں قید

محمد عرفان سفری دستاویزات نہ ہونے کے باعث امرتسر جیل میں قید ہے، بھارت کی تصدیق، 2007 میں پرزے لینے بھارت گیا تھا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) سمجھوتہ ایکسپریس دھماکوں میں لاپتہ پاکستانی انجینئر کا 9 سال بعد سراغ مل گیا ہے، محمد عرفان اس وقت ہندوستانی پنجاب کی امرتسر سینٹرل جیل میں پاسپورٹ اور سفری دستاویزات نہ ہونے کے مقدمے میں قید ہے۔ بھارتی اخبار کی رپورٹ کے مطابق امرتسر جیل حکام کا کہنا ہے کہ عرفان کو فی الحال رہا نہیں کیا جارہا البتہ اس سے نئی دہلی سے آنے والے حکام کی ملاقات ہوگی۔ محمد عرفان پاکستان میں کمپیوٹر ہارڈ ویئر کا انجینئر تھے اور 2007 میں مختلف آلات لینے کے لیے ہندوستان گئے۔ دھماکے کی رات وہ سمجھوتہ ایکسپریس میں واپسی کے لیے سوار ہوئے۔ ان کا ٹکٹ نمبر 391734 تھا۔ یاد رہے کہ 18 فروری 2007 کی رات نئی دہلی سے لاہور واپس آتے ہوئے سمجھوتہ ایکسپریس کی دو بوگیوں میں دھماکے ہوئے تھے جس سے 68 افراد ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ بھارتی اخبار کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان دھماکوں کے بعد محمد عرفان کے بھائی مبشر حسن کے ڈی این اے کا ہلاک ہونے والے افراد کے ڈی این اے سے موازنہ کیا گیا تھا لیکن ڈی این اے کسی سے مطابقت نہیں رکھتے تھے جس کے بعد محمد عرفان کو لاپتہ قرار دیا گیا تھا۔ عرفان کے اہل خانہ اس کے ملنے کی تمام امیدیں کھو چکے تھے کہ تب ہی امرتسر جیل کے ایک قیدی نے انہیں محمد عرفان کے زندہ ہونے کی اطلاع دی۔ پاکستان میں پولیس حکام نے تصدیق کے لیے محمد عرفان کے گھر کا دورہ کیا اور ان سے دستاویزات طلب کی ہیں جس سے اس کی شناخت کر کے رہائی کو ممکن بنایا جاسکے۔ محمد عرفان کا تعلق پاکستان کے شہر سرگودھا سے ہے۔



☆2مارچ مقبوضہ وادی میں نیشنل فوڈ ایکٹ کے خلاف مظاہرے جاری، شٹرڈاؤن ہڑتال ☆3مارچ بھارتی فورسز کی ریاستی دہشتگردی، پلوامہ میں 3 کشمیری نوجوان شہید کر دیئے ☆4مارچ ترال میں شہید ہونے والے کشمیریوں کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت ☆5مارچ بھارتی فوج نے کشمیری نوجوان کو مجاہد قرار دیکر شہید کردیا ☆6مارچ سرینگر میں آتشزدگی کے واقعے میں 12 دکانیں خاکستر، کروڑوں کا نقصان ☆7مارچ پلوامہ میں بھارتی فوج سے جھڑپ میں ایک مجاہد شہید، ایک قابض فوجی واصل جہنم ☆8مارچ قابض فورسز کے اوچھے ہتھکنڈے، کشمیری مظاہرین کیخلاف روبوٹ ہتھیار استعمال کرنیکا فیصلہ۔



☆2مارچ اسرائیلی فورسز کی مغربی کنارے میں شہریوں پر فائرنگ، ایک فلسطینی شہید ☆3مارچ چاقو حملے کا الزام، صہیونی فورسز کی مقبوضہ فلسطینی علاقے میں فائرنگ، مزید 2 فلسطینی شہید ☆4مارچ اسرائیلی وزیراعظم کی فلسطینیوں کو گھر بدر کرنے اور غزہ بھیجنے کی دھمکی ☆ 5مارچ اسرائیلی فورسز کی تعلیمی دہشت گردی، فلسطینیوں کا سکول بھی مسمار کردیا ☆ 6مارچ فلسطینی قیدیوں کی اسرائیلی حکومت کی عصیون جیل میں ابتر صورتحال کے خلاف بھوک ہڑتال ☆7مارچ اسرائیلی فوج کی ریاستی دہشت گردی جاری، فلسطینیوں کی 200 املاک مسمار کردیں ☆8مارچ قلندیا میں واقع مہاجرین کیمپ پر صہیونی فورسز کی فائرنگ، ایک شہری شہید۔



☆2مارچ بغداد میں فوجی ہیڈکوارٹرز اور قافلے پر خودکش حملے، جنرل سمیت 31 فوجی ہلاک ☆3مارچ ترکی میں شامی تارکین وطن کی کشتی ڈوب گئی، 10 بچوں سمیت 25 جاں بحق ☆4مارچ جنازے پر خودکش حملے میں 38 افراد ہلاک، درجنوں زخمی ہوگئے ☆5مارچ شام میں بشارالاسد کے خلاف دوبارہ مظاہرے شروع، استعفے کا مطالبہ ☆6مارچ صوبہ انبار میں عراقی فورسز اور اسلام پسندوں کے درمیان جھڑپیں، متعدد ہلاکتیں ہوئیں ☆7مارچ سکیورٹی فورسز کا صوبہ صلاح الدین میں واقع سامرہ آپریشن، 150 ہلاکتوں کا دعویٰ ☆ 8مارچ شام میں حکومت مخالفین پر کار بم حملہ، 16 افراد شہید، متعدد زخمی ہوگئے۔



☆2مارچ باباجی میں فوجی مرکز اور پولیس چوکی پر طالبان کے حملے، 32 اہلکار ہلاک وزخمی ☆3مارچ جلال آباد میں بھارتی قونصل خانے پر فدائی حملہ، متعدد گاڑیاں اور عمارتیں تباہ ☆4مارچ غزنی میں گشتی پارٹی پر مجاہدین ٹوٹ پڑے، ڈسٹرکٹ پولیس چیف سمیت متعدد ہلاکتیں ہوئیں ☆5مارچ قندھار میں کٹھ پتلی فورسز پر مجاہدین کے حملے، 4 اہلکار مارے گئے ☆ 6مارچ لشکر گاہ شہر کے بلوچان اتحادیوں پر وسیع حملہ، 27 اہلکار ہلاک، بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت ☆7مارچ افغان فورسز بغیر لڑے اورزگان کی چوکیاں چھوڑ کر فرار، مجاہدین کے گرفت مزید مضبوط ☆8مارچ افغانستان کے صوبہ ننگر ہار میں ڈرون حملے میں 15 افراد شہید ہوگئے۔

بقیہ 1

کو غذائی قلت کا سامنا۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی کے دوران ضلع پلوامہ میں تین کشمیری نوجوان شہید کردیے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی فوج کی 44 راشٹریہ رائفلز اور بھارتی سینٹرل ریزرو پولیس فورس نے محمد اسحاق پرے، آصف احمد میر اور عاشق حسین بٹ نامی نوجوانوں کو ضلع کے علاقے ترال میں ڈاڈسرا کے مقام پر محاصرے اور تلاشی کی ایک مشترکہ کارروائی کے دوران شہید کیا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں ترال میں شہید ہونے والے کشمیری نوجوانوں کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق حریت رہنماؤں فردوس احمد شاہ اور محمد رفیق گنائی اور تحریک حریت جموں وکشمیر کے کارکنوں سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے عاشق حسین بٹ اور آصف احمد میر کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ لوگوں نے اس موقع پر بھارت کے خلاف اور آزادی کے حق میں زبردست نعرے لگائے۔ بھارتی فوجیوں اور سینٹرل ریزرو پولیس فورس نے محمد اسحاق پرے، آصف احمد میر اور عاشق حسین بٹ نامی نوجوانوں کو ڈاڈسرا میں محاصرے اور تلاشی کی کارروائی کے دوران ایک مکان پر گولہ باری کر کے شہید کر دیا تھا۔ تینوں کی لاشیں منہدم ہونے والے مکان کے ملبے سے برآمد کی گئیں۔ دریں اثناء مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی طرف سے نام نہاد فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے نفاذ کے بعد کشمیریوں کو غذائی بحران کا سامنا ہے۔ ایکٹ کے تحت کشمیریوں کو چاول اور دیگر غذائی اجناس کی مقدار میں کمی کردی گئی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی وزارت خوراک نے مقبوضہ علاقے کے لیے ہر ماہ 31,700 میٹرک ٹن چاول کا کوٹہ مختص کیا ہے جو مقبوضہ علاقے کی ضرورت کے حساب سے ناکافی ہے۔ مقبوضہ وادی کے بالائی علاقوں میں، جن میں چاولوں کی زیادہ کاشت نہیں ہوتی، ایکٹ کے سبب صورت حال انتہائی سنگین ہوچکی ہے اور لوگ اسکے خلاف سخت سراپا احتجاج ہیں۔ ادھر بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں پولیس نے خود کو کسی بھی طرح کے نقصان سے مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لیے مظاہرین کے خلاف روبوٹ ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق پولیس حکام کا کہنا ہے کہ روبوٹ ہتھیار کے ذریعے بھارتی فورسز کو مقبوضہ علاقے میں پوری قوت کے ساتھ مظاہرین سے نمٹنے کا موقع ملے گا۔ پولیس کے ایک افسر نے روبوٹ کے بارے میں تفصیلات دیتے ہوئے کہا کہ آر پی جی اے 5 نامی روبوٹ بندوق کے ذریعے پولیس اپنے اہلکاروں کی زندگی خطرے میں ڈالے بغیر احتجاجی مظاہرین سے نمٹ سکے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بندوق ریموٹ کنٹرول کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے اور اسے مطلوبہ علاقے میں کسی بھی مقام پر پہنچا کر ہدف کو ریموٹ کے ذریعے نشانہ بنایا جاسکے گا، اس بندوق سے مرچوں والے گولے بھی داغے جاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں مقبوضہ کشمیر کے علاقے پلوامہ میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ میں ایک مجاہد شہید، ایک اہلکار واصل جہنم ہوگیا، بھارتی فوج کا مجاہدین کے قبضے سے اسلحہ و گولہ بارود برآمد کرنے کا دعویٰ، علاقے میں مجاہدین کے دیگر گروپوں کی موجودگی پر بھارتی فوج کا سرچ آپریشن شروع، خصوصی دستے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جنگل میں اتار دیئے گئے۔ ضلع کپواڑہ کے علاقے ہندواڑہ میں بھارتی فوج کی طرف سے پھینکا گیا بم پھٹنے سے ایک 16 سالہ نوجوان شہید ہوگیا، نوجوان فیاض احمد کا تعلق موچی پورہ راجواڑ کے علاقے سے ہے۔

بقیہ 2

خودکش بم حملوں میں جنرل سمیت 31 فوجی ہلاک ہوگئے، فوجی ذرائع نے عرب ٹی وی کو بتایا کہ 2 خودکش بمباروں نے فلوجہ کے ایک شمالی علاقے میں عراقی فوج اور اتحادی ملیشیا کے قافلے کو نشانہ بنایا، انہوں نے بتایا کہ حملے میں 25 اہلکار مارے گئے۔ شب بغداد کے مغرب میں واقع حدیثہ میں 4 خودکش بمباروں نے فوجی ہیڈکوارٹرز میں گھس کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں عراقی فوج کے بریگیڈیئر جنرل اور لیفٹیننٹ کرنل سمیت 6 فوجی اہلکار ہلاک ہوگئے۔ ادھر عراق کے شہر حلہ میں پولیس چیک پوسٹ پر خودکش حملے میں 60 افراد ہلاک اور 70 سے زائد زخمی ہوگئے، طبی اور سیکورٹی حکام نے ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے، سیکورٹی حکام کے مطابق خودکش حملہ آور نے بارود سے بھرا آئل ٹینکر چیک پوسٹ پر تباہ کردیا، حملہ کے وقت چیک پوسٹ پر درجنوں گاڑیاں کھڑی تھیں، ہلاک شدگان میں 40 سے زائد شہری اور باقی سیکورٹی اہلکار شامل ہیں۔ عراق میں حکام کے مطابق ملک کے شمال مشرقی حصے ایک جنازے میں ہونے والے خودکش بم دھماکے میں 38 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ دھماکہ دارالحکومت بغداد کے شمال میں اس وقت ہوا جب لوگ قبرستان میں تدفین کے لیے جمع تھے۔ حکام کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں دو شیعہ رہنما شامل ہیں۔

بقیہ 3

ہے جبکہ دوسری جانب فلسطینی قیدیوں کی اسرائیلی حکومت کی عصیون جیل میں ابتر صورتحال کے خلاف بھوک ہڑتال، غزہ کی ناکہ بندی توڑنے کیلئے خواتین کے عالمی امدادی قافلے کی تیاری۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہید جبکہ 10 دیگر زخمی ہوگئے ہیں، واقعہ قلندیہ میں پیش آیا، فلسطینی طبی ذرائع کے مطابق اسرائیلی فوجیوں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں مہاجرین کے کیمپ میں فائرنگ کی، پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایک جیپ پر سوار 2 اسرائیلی سرحدی گارڈ غلطی سے اس کیمپ میں داخل ہو گئے جنھیں یرغمال بنالیا گیا، انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے ان اہلکاروں کو بچانے کے لئے ریسکیو آپریشن کیا جس کے دوران فائرنگ سے ایک فلسطینی نوجوان شہید جبکہ 10 زخمی ہوگئے، تحریک انتفاضہ میں اب تک 186 فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ ہلاک ہونے والے اسرائیلیوں کی تعداد 28 ہے۔ ادھر اسرائیل کی وزارتی کمیٹی برائے قانون سازی ایک ایسے بل پر ووٹنگ کررہی ہے جس کے تحت فلسطینی مساجد میں ہونیوالی اذان پر شور کی آلودگی کے بہانے کے تحت پابندی لگادی جائیگی۔ اس بل کا مقصد بیت المقدس اور مقبوضہ فلسطین کے تمام علاقوں میں موجود مساجد کے امام اور موذن حضرات پر پابندی لگانا ہے کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سے اذان نہ دیں۔ اس قانون کا ڈرافٹ اسرائیلی دائیں بازو کی پارٹی 'جیوش ہوم' سے تعلق رکھنے والے اسرائیلی پارلیمنٹ مردخائی یوغیف اور ان کے ساتھیوں اور لیکود پارٹی کے کچھ ممبران نے پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں فلسطین کے مقبوضہ شہروں میں اسرائیلی فوج کی ریاستی دہشت گردی کیساتھ فلسطینیوں کے مکانات اور املاک کی مسماری کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق فروری میں صہیونی فوجیوں نے 200 مکانات اور دیگر فلسطینی املاک بلڈوز کیں۔ فروری میں مسماری کی کارروائیاں جنوری میں ہونیوالی کارروائیوں کی نسبت 4 گنا زیادہ ہیں۔ القدس اسٹڈی سینٹر کی جانب سے جاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صہیونی فوجیوں نے فروری کے دوران بیت المقدس اور مغربی کنارے کے 70 شہریوں کو مکانات، دکانیں اور دیگر املاک مسمار کرنے کے انتظامی انہدامی نوٹس جاری کئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بیت المقدس میں عیسویہ کے مقام پر کاروں کے گیراج، صور باہر میں چار مکانات اور عیزریہ کالونی میں ایک پرانی تاریخی عمارت کو مسمار کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے۔ اس دوران العیسویہ میں الرجبی خاندان کوان کے دو مکانات کی مسماری کے نوٹس بھی جاری کئے گئے۔ سلوان اور عین الوزہ میں مسماری کے 50 نوٹ جاری کئے گئے۔ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں میں جزیرہ النقب کی وادی النعم ایک مکان مسمار کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق فلسطین کے مغربی کنارے کے شہروں رام اللہ، الخلیل اور نابلس میں رہائشی مکانات، دکانوں اور دیگر املاک کی مسماری کیلئے 150 نوٹس جاری کئے گئے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق جنوبی فلسطینی علاقے نابلس میں اسکول سمیت 14 گھر اور عمارتوں کو گرا دیا گیا۔ دریں اثناء اسرائیلی ناکہ بندی کے شکار فلسطینی علاقے غزہ کی پٹی کا محاصرہ توڑنے کے لیے سرگرم اداروں نے خواتین کے ایک عالمی قافلے کی تیاری شروع کی ہے۔ جلد ہی یہ قافلہ سمندر کے راستے غزہ کی جانب عازم سفر ہوگا۔ فلسطینی مرکز اطلاعات کے مطابق غزہ کی ناکہ بندی توڑنے میں سرگرم فریڈم فلوٹیلا اتحاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ غزہ کی جانب خواتین کے ایک قافلے کو روانہ کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔ تیاری مکمل ہوتے ہی قافلہ غزہ کی جانب روانہ ہوجائے گا۔ ادھر عصیون جیل میں قید 46 فلسطینیوں نے تین مارچ سے جیل میں ابتر صورتحال کے خلاف بھوک ہڑتال شروع کررکھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینی قیدیوں نے جیل میں ملنے والے کھانے کی کیفیت، جیل کے گندے ماحول، نامناسب طبی سہولیات اور حمام تک رسائی نہ ہونے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھوک ہڑتال کی ہے۔

بقیہ 4

پر دھماکے سے اڑالی جس کے بعد دیگر 4 نے قونصلیٹ کے اندر داخل ہوکر کارروائی کی جس میں 7 مارے گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کے باعث قریبی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا اور متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں جس جگہ دھماکے ہوئے ہیں وہاں بھارتی قونصل خانے کے دیگر ممالک کے قونصل خانے بھی واقع ہیں۔ ادھر افغان فورسز لڑائی کے بغیر ہی اورزگان کے وسطی اضلاع کی چیک پوسٹیں بھی خالی کر کے پسپا ہوگئی ہیں، عالمی میڈیا کا کہنا ہے کہ پسپائی سے ثابت ہوگیا کہ افغانستان کا کنٹرول اشرف غنی کے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ طالبان نے ہلمند میں 5 اہلکاروں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کٹھ پتلی فورسز کی اس غیر معمولی پسپائی کی وجہ سے طالبان کی دوبارہ ان علاقوں پر قبضے کی راہیں ہموار ہوگئی ہیں۔ حال ہی میں سکیورٹی فورسز ارزگان کے اضلاع میں بھی اپنی چیک پوسٹیں خالی کر کے بھاگ چکی ہیں جبکہ اس سے قبل موسیٰ قلعہ اور نوزاد کا علاقے پہلے ہی خالی کئے جاچکے ہیں۔ صوبہ روزگان زرتالئی کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں سے شدید جھڑپ میں ایک فوجی ٹینک تباہ اور اس میں سوار 2 اہلکار ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوگئے۔ کٹھ پتلی فوجیوں پر صوبہ قندہار ضلع میوند کلاچی غونڈ کے علاقے میں آپریشن کرنے والے فوجیوں پر حملہ و دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں 4 اہلکار ہلاک جبکہ دیگر نے فرار کی راہ اپنائی۔ صوبہ روزگان تورناصر کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے۔ سرخویب کے علاقے ترینکوٹ جانے والے روڈ پر واقع کٹھ پتلی فوجیوں کی دفاعی چوکی پر حملہ ہوا جس سے 5 اہلکار ہلاک ہوئے۔ دریں اثناء جائے واردات پہنچنے والے تازہ دم اہلکاروں کی کرولا کار بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوئی اور اس میں سوار اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ لشکرگاہ شہر کے بلوچان کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں کے اہم مرکز پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا جو ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ کی نصرت سے مرکز فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 27 ہلاک ہوئے۔ ذرائع کے مطابق مجاہدین نے ایک فوجی ٹینک، ایک SPO9 توپ، ایک مارٹر توپ، ایک انٹی ایئر کرافٹ گن، 9 امریکن ہیوی مشین گنیں، 16 امریکن بندوقیں، 2 راکٹ لانچر، ایک امریکن رائفل اور مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔ ضلع نادعلی سے ذرائع کے مطابق شاول ماندہ کے علاقے ناقال آباد کے مقام پر واقع پولیس اہلکاروں کی اہم چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، چوکی فتح ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 9 ہلاک جبکہ دیگر نے فرار کی راہ اپنائی۔ باباجی کے علاقے کوتکی کے مقام پر واقع فوجی مرکز اور بڑی چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ ذرائع کے مطابق آپریشن کے دوران چوکی اور مرکز میں تعینات اہلکاروں میں 32 سیکورٹی اہلکار ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے دو امریکی ہیوی مشین گنیں، تین امریکی گنیں، ایک امریکی سنائپر گن اور ہزاروں کی تعداد میں گولیاں اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کرلیا۔ ضلع چپہ درہ میں فوجی بیس اور آس پاس برجی کانی، کرہ نل، اور ارمڑی نامی چوکیو پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 4 زخمی ہوگئے۔ امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کے سلسلے میں ماہ فروری میں کابل انتظامیہ کے 237 فوجی، پولیس اہلکاروں اور مقامی جنگجوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے ملک کے مختلف صوبوں میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ روزگان میں 59 اہلکار سات کلاشنکوفیں، اور ایک موٹر سائیکل، صوبہ ہلمند میں 14 اہلکار، 4 کلاشنکوفیں، صوبہ سرپل میں 3 اہلکار، صوبہ فاریاب میں 12 اہلکار، ایک گن، تین موٹر سائیکلیں، صوبہ زابل میں 4 اہلکار، 4 کلاشنکوفیں، اور دیگر فوجی سازو سامان، صوبہ غزنی میں 15 اہلکار، ٹینک، 8 کلاشنکوفیں، ایک ہیوی مشین گن، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، صوبہ میدان میں دو اہلکار، صوبہ غور میں 36 اہلکار 14 کلاشنکوفیں، صوبہ ہرات میں 26 اہلکار، صوبہ جوزجان میں 7 اہلکار، صوبہ بغلان میں 37 اہلکار اور صوبہ پنجشیر میں 4 اہلکار مخالفت سے دستبردار ہوئے۔ صوبہ غزنی ضلع کمرو میں ضلعی مرکز کے قریب پولیس اہلکاروں کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دو پولیس اہلکار سمیت ڈسٹرکٹ پولیس چیف حضرت گل بھی ہلاک ہوگیا۔ صوبائی دارالحکومت لشکر گاہ شہر کے مربوطہ باباجی کے علاقے اوپاشک ماندہ کے مقام پر ہونے والے دھماکے سے فوجی ٹینک تباہ ہوا۔ دریں اثناء جائے واردات پہنچنے والے تازہ دم اہلکاروں پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں 6 اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں صوبہ ہلمند کے سنگین اور خانشین اضلاع میں کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کی چوکیوں پر مجاہدین نے حملے کیے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع سنگین کے حاجی آمین شملے کے علاقے میں واقع کٹھ پتلی فوجیوں کی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جو چار گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ کی نصرت سے دو چوکیاں فتح، اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 22 ہلاک ہوئے۔

بقیہ 5

محرومیوں کا شکار عرب جب سیرت النبی ﷺ سے جڑ گئے تو دنیا کے حکمران بن گئے۔ دشمن کسی بھی روپ میں آکر جہاد کو بدنام کرنے کی کوشش کرے اس امت نے جہاد نبی کریم ﷺ کے زخموں سے سیکھا ہے امت کی یہ محبت کبھی کم نہیں ہوسکتی۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ کافر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں کبھی لسانیت پر کبھی قومیت پر، ہم اپنا دشمن سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تلاش کریں اور اسے ہر میدان میں منہ توڑ شکست دیں گے، مولانا عمار کی پرزور دعوت پر کئی افراد نے کھڑے ہوکر داڑھی رکھنے کا عزم کیا اور دورہ تربیہ کے لئے نام لکھوائے۔ مولانا کی گرجدار آواز بدر واحد کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ کے جمادی پہلوؤں کو آشکار کرتی رہی۔ باب بلوچستان حب شہر سیرت النبی ﷺ کے مبارک تذکروں سے مہک اٹھا۔ پنڈال کے استقبالیہ دروازہ پر معزز مہمانوں کو خوش آمدید اور انڈیا کی جیل سے چند ہفتے قبل رہا ہو کر آنے والے بھائی محمد ہاشم صاحب کے استقبال کیلئے خوبصورت بینر و پینافلکس آویزاں تھے، اسٹیج پر خوبصورت پینافلکس اسکرین لگائی گئی تھی، پورا پنڈال دعوت جہاد کے پینافلکس اور جماعتی جھنڈوں کی وجہ سے خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔ صوبائی نائب ذمہ دار صوبہ بلوچستان بھائی شریف اللہ کے پرجوش پشتو بیان نے جذبات کو گرما دیا۔ حال ہی میں انڈیا کی جیل سے رہا ہوکر آنیوالے مجاہد اسلام بھائی ہاشم کی آمد پر مجمع کا جوش وخروش دیدنی، پنڈال پرجوش نعروں سے گونج اٹھا۔ بھائی ہاشم نے کہا کہا میر المجاہدین اور ان کے رفقاء کی مظلوم قیدیوں کے لئے کی جانے والی کوششوں کو سلام پیش کرتے ہیں، بھائی ہاشم بھائی حذیفہ کی دعوت پر تشریف لائے۔

بقیہ 6

کی سیرت طیبہ کے حوالے سے مسلمانوں کو بتایا کہ اگر کامیابی چاہتے ہو تو مکمل دین پر عمل کرلو کامیاب ہو جاؤ گے۔ جس طرح صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر اپنی جان کٹا گئے۔ اپنا گھر بار اولاد اللہ کے راستے میں لگادیا اور صحابہ کرام کامیاب ہوگئے۔ اگر آج ہم مسلمان کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں دین کیلئے اپنا سب کچھ خرچ کرنا ہو نگے۔ مولانا نے 11 بیانات فرمائے، رنگ ونور کی تعلیم 8 مقامات پر بیان کی گئی۔

بقیہ 7

صاحب نے نظم ونعت پڑھیں۔ شعبہ تعارف کے بھائی رشید جماعت کی کارگزاری رکھی۔ اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب کا بیان ہوا۔ دورہ تربیہ اور دورہ تفسیر کی دعوت رکھی گئی۔ تشکیلات کے بعد اجتماعی استغفار کیا گیا۔ آخر میں دعا مولانا عبدالعزیز صاحب نے کرائی۔ شریک افراد کی تعداد300 تھی۔

بقیہ 8

عمدہ، پرتاثیر، قرآن پاک اور سنت طیبہ سے دلچسپ بیان فرمایا۔ حضرت نے فرمایا: مسلمان کا ایمان اس درجہ کا ہونا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا کہ انتہائی پریشانی ومشکل حالات میں بھی دین پر ثابت قدم رہے اور جب ہر طرف سے دشمن کے گھیرے میں آگئے اور جب سب راستے ان کے لیے بند ہوگئے تو وہ گھبرائے نہیں اور نہ ہی وہ کم ہمت ہوئے بلکہ ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور فرمایا ''ان اللہ معنا'' ہمارا اللہ ہمارے ساتھ ہے اور فرمایا: لوگ حالات کی پریشانی کا رونا روتے ہیں مگر ہم یہ دیکھیں کہ حالات کن کے لیے پریشان کن ہیں۔ ایمان والوں کے لیے یا کافروں کے لیے۔ اللہ پاک کی مدد ونصرت سے ایمان والوں سے برطانیہ، روس، امریکہ سب شکست کھا چکے ہیں اور اگر ایمان والے زخمی قیدی و شہید ہوئے ہیں تو یہ شکست نہیں بلکہ اعزاز ہے۔ 450 افراد نے شرکت کی اور شرکاء کے مطابق مولانا کا بیان وقت کی اہم ضرورت تھا اور اللہ پاک عمل کی توفیق دے۔

بقیہ 9

وعدے سب نے کیے۔ اس کے علاوہ ضلع مانسہرہ میں مولانا ابوبکر صاحب کا دعوت جہاد کے حوالہ سے پرجوش بیان ہوا۔ جس میں کل افراد 30 تھے۔

بقیہ 10

کرام پر بھی آئیں لیکن وہ یہ تکالیف برداشت کرکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتے رہے۔ ہمیں بھی انہی کا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ حکومتی اداروں کی طرف سے سختی پر کام سے پیچھے ہٹنا ایمان کی کمزوری ہے۔ لہٰذا ساتھی جماعتی نصاب پر مضبوطی سے عمل پیرا رہیں۔ اگر ہم صدق دل سے اپنے کام میں لگے رہے تو یقیناً اللہ کی نصرت بھی آتی رہے گی۔ اجتماع میں 200 افراد نے شرکت کی۔

بقیہ 11

اسے ہدف تک پہنچنے سے قبل ہی تباہ کردیا گیا۔ عرب ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق میزائل حملے کے بعد مآرب میں اتحادی ممالک کے جنگی طیاروں نے غیر معمولی پروازیں شروع کردی تھیں۔ ادھر گذشتہ روز صنعاء گورنری کے مغربی علاقے میں الحیمہ شہر کے بنی یوسف قصبے میں حوثیوں کی ایک اجلاس پر کی گئی۔ بمباری میں 24 باغی جنگجو ہلاک ہوگئے۔ ادھر الجوف گورنری کے شمال میں جبل السفینہ اور گورنری کے صدر مقام الحزم میں حکومتی فورسز نے کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ ادھر المتون ڈائریکٹوریٹ میں حکومتی فورسز اور اتحادی طیاروں کی بمباری میں چار حوثی باغیوں کی ہلاکت کی اطلاعات ہیں۔ المتون میں بھی حکومتی فوج نے پیش قدمی کرتے ہوئے متعدد مقامات سے باغیوں کو پسپا کردیا ہے۔ الغیل اور المصلوب گورنریوں میں بھی اتحادی طیاروں نے باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی ہے۔ وسطی علاقے البیضاء میں حوثی باغیوں اور علی صالح کی وفادار ملیشیا کی جانب سے انسانی حقوق کی پامالیاں جاری ہیں۔ باغیوں نے البیضاء میں متعدد شہریوں کے مکانات دھماکوں سے اڑا دیے۔ ادھر مآرب صوبے میں سرکاری فوج کے زیرانتظام انٹیلی جنس اداروں نے حوثی اور معزول صدر صالح کی ملیشیاؤں کے زیرانتظام سب سے بڑا دہشت گرد تخریبی نیٹ ورک پکڑلیا۔ اس نیٹ ورک نے عدن کی طرح مآرب میں بھی وسیع پیمانے پر دہشت گرد اور تخریبی کارروائیاں کرنے، لوگوں کو ہلاک کرنے اور انارکی پھیلانے کی سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا۔ یمن میں اتحادی طیاروں کے حملوں اور جھڑپوں کے نتیجے میں 71 باغی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے جبکہ اسلحے کے 3 ڈپو اور 6 فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق حکام کا کہنا ہے کہ یمن میں ایک ہی روز میں حوثی اور معزول صدر علی عبداللہ صالح کی ملیشیا سے تعلق رکھنے والے 71 باغی مارے گئے اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ اس سلسلے میں ملک کے مشرقی صوبے مآرب میں اتحادی طیاروں کے حملوں میں مسلح ملیشیا کے 20 ارکان ہلاک جب کہ اسلحے کے 3 ڈپو اور 6 فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں

بقیہ 12

کے اس منفرد نسخے کو دبئی میں منعقدہ ''ہائپر ورلڈ'' نمائش میں پیش کیا گیا جسے زائرین نے بہت پسند کیا ہے۔ سنگ سے تیار کردہ صحیفہ قرآن کے اوراق کو کاغذ کے اوراق کی طرح آسانی کے ساتھ پلٹا جاسکتا ہے۔ پتھر سے طباعت واشاعت کے میدان میں یہ انقلاب ہے کیونکہ اس کی تیاری میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی نصف مقدار اور کیلشیم کاربونیٹ کی 80 فی صد مقدار شامل کی گئی ہے۔ اس ٹکنالوجی کی مدد سے اب تک مختلف دینی کتب، تحائف، بیگ اور دیگر کاغذی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں جو واٹر پروف ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے مائع مثلاً چکنائی اور مضر بیکٹیریا سے محفوظ رہتا ہے۔

بقیہ 13

ہاتھوں دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ نومسلم افراد کا تعلق بھیل، کوہلی برادری کے مختلف قبیلوں سے ہے۔ نومسلم افراد میں 10 مرد، 10 خواتین، 30 بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ نومسلم افراد کا تعلق شیخ بھرکیو، راجوخانانی، ڈگری، مٹھی، تھر، گولارچی ودیگر علاقوں سے ہے۔

بقیہ 14

مشترکہ مشقیں کس جگہ کی جائیں گی اس کے بارے میں امریکا اور بھارت کے حکمران فیصلہ کریں گے، دوسری جانب چین نے بحیرہ جنوبی چین میں فلپائن کے ماہی گیروں کو مچھلی کے شکار سے روک دیا ہے، جس کے لیے چین نے متنازع علاقے میں اپنے جہاز روانہ کردیئے ہیں، فلپائن کا کہنا ہے کہ 2011 میں بھی چینی جہازوں کی جانب سے فلپائنی ماہی گیروں پر انتہائی فائرنگ کی گئی تھی، انہوں نے مزید کہا کہ اس جانتے ہیں اس وقت بھی ان جزائز میں چینی جہاز موجود ہیں، تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکا کے اس اعلان سے چین اور دیگر ممالک کے مابین تناؤ میں اضافہ ہوگا، واضح رہے کہ واشنگٹن کی جانب سے یہ بیان چین کو دی گئی اس وارننگ کے بعد سامنے آیا ہے جس میں اس نے چین کو جنوبی بحیرہ چین میں فوجی مداخلت سے باز رہنے کو کہا ہے۔

بقیہ 15

اور جنگجوؤں میں جھڑپیں بھی ہوئیں، میڈیا ذرائع کے پولیس نے بن قردان کے وسط میں مکانوں کی چھتوں سے جنگجوؤں پر فائرنگ کی، تیونس کی وزارت داخلہ کے مطابق فوجیوں نے 33 جنگجوؤں کو ہلاک اور 6 کو گرفتار کرلیا، اسپتال ذرائع کا کہنا ہے کہ جھڑپوں میں 10 فوجی اور 7 شہری بھی مارے گئے۔

بقیہ 16

نے بیر بھوم میں پارٹی کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو کوئی بھی پاکستان کے حق میں نعرہ لگائے گا اس کا سر قلم کردیا جائے گا۔ انکا کہنا تھا کہ جو کوئی بھی ملک کے خلاف بیانات دے گا اور قوم کے خلاف بات کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔

بقیہ 17

بات کرتے ہوئے حریت کانفرنس کے چیئرمین نے کہا ہے کہ جموں کشمیر میں بھارت جو نسل کشی کررہا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اسی ادارے پر عائد ہوتی ہے کیونکہ جموں کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں موجود ہے اور اس ادارے کی خاموشی کی وجہ سے ہی بھارت اتنا دلیر ہوگیا ہے کہ وہ یہاں انسانی خون کی ہولی کھیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ اپنے ذمہ داریوں کو پورا کرتا تو یہ ادارہ کشمیر میں ہونیوالے قتل عام کو روک سکتا تھا۔ مگر بدقسمتی سے یہ ادارہ اپنے مقصد وجود کی منصبی ذمہ داریوں کو ابھی تک پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کی غیر یقینی سیاسی صورتحال اور عدم استحکام کی وجہ سے قیمتی انسانی زندگیاں بھینٹ چڑھ رہی ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری بھارتی حکمرانوں پر عائد ہو جاتی ہے جو کشمیری عوام کی خواہشات اور امنگوں کا احترام کرنے کے بجائے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں اور اس خطے پر طاقت کے زور پر اپنا جبری قبضہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

بقیہ 18

آیات کا ترجمہ وتفسیر پڑھائی جاتی ہے جو جہاد اور اسے متعلق احکام پر مشتمل ہیں۔ یہ دورات ہر ماہ مرکز عثمان وعلی ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور میں پڑھائے جاتے ہیں۔

فلپائن، سعودی عالم دین حملے میں شدید زخمی، 2 ساتھی جاں بحق

منیلا (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے نامور اور متنازع اسلامی اسکالر ڈاکٹر الشیخ عائض بن عبداللہ القرنی فلپائن میں فائرنگ کے ایک واقعہ میں زخمی ہوگئے ہیں، دوساتھی زندگی کے بازی ہار گئے غیر ملکی میڈیا کے مطابق فائرنگ کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ زانبوآنگا شہر میں لیکچر دے کر فارغ ہوئے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ڈاکٹر عائض القرنی کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا الشیخ عائض نے سوشل میڈیا پر حادثے سے چند لمحے قبل پیغام دیا تھا کہ کسی سے اس کے درجہ ایمان کے بارے میں سوال نہ کیا جائے، خود سے پوچھا جائے کہ تم نماز، ذکر، قرآن کی صحبت کا کتنا اہتمام کرتے ہو۔ نیز اپنی زبان اور دل کے حفاظت کتنی کرتے ہو۔ حادثے سے سات گھنٹے قبل ڈاکٹر عائض بن عبداللہ القرنی نے ایک اور پیغام میں لکھا تھا کہ اگر اللہ آپ کو مزید ایک دن زندگی بخشے تو اس نعمت پر شکر ادا کریں اور سارے دن کو اس کی اطاعت میں گزاریں۔ الشیخ عائض القرنی سعودی عالم دین مملکت کی جنوبی گورنری بلقرن کے آل شریح گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ حدیث نبوی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے علاوہ متعدد کتابوں کے مصنف اور مبلغ ہیں۔

تحفۃ القلم

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

افاداتِ اکابر

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں اور سختیوں کو دور کردیں، اس کو یہ کرنا چاہئے کہ تمہارا مقروض تنگ دست ہے اور تنگ دستی کی وجہ سے وہ قرضہ ادا نہیں کر پا رہا، اس کو چاہئے کہ اسے مہلت دیدے، میاں! جب ہو جائے تو دے دینا، کوئی بات نہیں یا کچھ چھوڑ ہی دے، مطلب یہ کہ اس کے ساتھ سختی نہ کرے بلکہ سہولت اور نرمی کا معاملہ کرے، یہ شخص اپنے مقروض اور مدیون سے نرمی اور سہولت کا معاملہ کرے گا تو حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اس کے ساتھ سہولت کا معاملہ فرمائیں گے اور قیامت کے دن کی سختیوں کو اس سے دور کردیں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی بہت مال دار تھا، نوکر چاکر اس کا کام کرتے تھے اور اس نے اپنے نوکروں سے کہہ رکھا تھا کہ بھائی! دیکھو کسی کے ساتھ سختی نہیں کرنی، قرضہ کوئی دیدے تو ٹھیک، ورنہ سختی کے ساتھ وصول نہ کرنا، اللہ مالک ہے۔ اس کا انتقال ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اس کے ساتھ سختی نہ کرنا، اس لئے کہ یہ محتاج ہو کر اپنے مقروضوں کے ساتھ نرمی کرتا تھا، میں تو غنی ہوں۔ (کنز العمال)

(معارف نبوی ﷺ: ص۲۴۲ تا ۲۴۳)

معارفِ جہاد

تین ہتھیار

اس وقت کفر اور اسلام کی جنگ اپنے آخری اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے...... کافروں کے پاس اگر ایٹم بم، بمبار طیارے اور میزائل ہیں تو مجاہدین اُن کے مقابلے میں...... اجتماعیت، امانت اور فدا کاری کو کھڑا کردیں...... یہ تین ہتھیار کافروں کو زمین کی آخری گہرائی میں دفن کردیں گے...... مجاہدین کا پلّہ آج بھی بھاری ہے لیکن اگر اُن کی جنگ میں یہ تین بڑے ہتھیار پوری چمک دمک اور قوت کے ساتھ آگئے تو آپ دیکھ لیں گے کہ ان شاء اللہ جنگ کتنی تیزی سے دشمنوں کے علاقوں میں گھستی ہے...... (رنگ ونور جلد ۵: ص۱۲)

مایوسی کا اندھیرا

رب کعبہ کی قسم آج اگر مجاہدین میں اجتماعیت اور امانت واپس آجائے تو چند دن بعد زمین کا نقشہ ہی بدل جائے...... مگر جو لوگ چند لاکھ اور چند کروڑ روپے میں امانت کا خیال نہیں رکھتے اُن کو زمین کے خزانوں کا مالک کیسے بنا دیا جائے؟...... مجھے یہ خبر ملتی ہے کہ امریکی بحری بیڑہ مجاہدین پر حملے کے لئے روانہ ہو چکا ہے تو میرا دل نہیں ڈوبتا بلکہ یہی یقین ہوتا ہے کہ یہ بیڑہ غرق ہوگا...... مجھے انڈیا کی سازشوں کی خبر ملتی ہے تو دل میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ دل کہتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل...... لیکن جب یہ خبر ملتی ہے کہ کسی مجاہد نے اجتماعی مال میں خیانت کی ہے تو دل ڈوبنے لگتا ہے اور آنکھوں کے سامنے مایوسی کا اندھیرا چھانے لگتا ہے...... مجاہد اور خیانت؟ مسلمان اور خیانت؟ یہ کیسے ہوگیا؟...... اور اب اس کا نتیجہ کتنا بھیانک نکلے گا اور اس سے کفر کو کتنی طاقت ملے گی...... (رنگ ونور جلد ۵: ص۱۱)

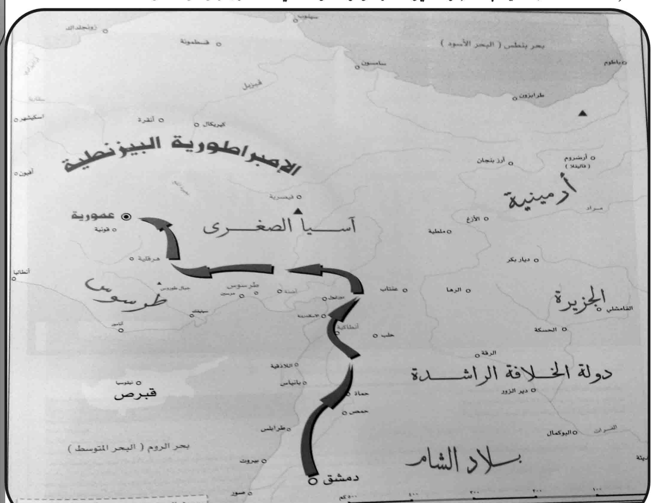
عہدِ زریں

عموریہ کی فتح

نقوش عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سنہ ۲۵ ہجری میں ایک طرف حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا، دوسری طرف اس سال میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے رومیوں کی سرزمین پر جہادی لشکر دوڑائے اور یہ ارض روم کے ایک اہم ترین علاقے عموریہ تک پہنچ گئے۔ بعد ازاں انہوں نے انطاکیہ اور طرسوس کے درمیان موجود خالی قلعوں میں مسلمانوں کو آباد کرایا اور ان کے ایک قائد لشکر قیس بن حر عبسی نے ان کی ہدایت کے مطابق اپنا جہاد جاری رکھا یہاں تک کہ انطاکیہ کے قریب موجود متعدد قلعے اس لئے برباد کر دیئے گئے تاکہ رومی عیسائی ان قلعوں کو مسلمانوں کے خلاف اپنی آماجگاہ نہ بنالیں۔

☆......☆......☆



تابندہ ستارے

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

27

ابو حفصہ

مچاڈ لکھتا ہے:

”ایشیا کے عیسائیوں کی سفارت کا پُر اَلَم بیان سن کر مقدس پوپ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہوگیا اور اس نے اعلان کردیا کہ:

”ارضِ مشرق کے عیسائیوں کی مدد کرنا خداوند یسوع مسیح کے تمام نام لیواؤں کا فرضِ اولین ہے۔ اگر وہ اس وقت نہ اُٹھے تو یروشلم کو بھی اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھیں گے۔“

پوپ کا یہ فرمان گویا جنگِ مقدس (کروسیڈ) کا اعلان تھا جس نے سارے یورپ میں پھر زبردست ہیجان برپا کردیا۔ بیت المقدس کی فتح کو صرف پینتالیس برس گزرے تھے اور لوگوں کے دلوں میں اس عظیم الشان فتح کی یاد ابھی تازہ تھی۔ انہوں نے بڑے جوش وخروش سے پھر ہتھیار اُٹھالیے۔“

سینٹ برنارڈ کی فتنہ انگیزی

عین اسی زمانہ میں سرزمینِ یورپ میں ایک پر اسرار راہب نمودار ہوا جس کی مسحور کن شخصیت، شعلہ بیانی اور طلاقت لسانی نے سارے یورپ میں آگ لگادی۔ یہ شخص سینٹ برنارڈ تھا جو برگنڈی کے ایک امیر کا بیٹا تھا اور پندرہ برس سے تارک الدنیا ہو کر رہبانیت کی زندگی گزار رہا تھا۔ حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ پہلی صلیبی جنگ کی شعلوں کو ہوا دینے والا اگر ایک تارک الدنیا راہب (پیٹر دی ہرمٹ) تھا تو دوسری صلیبی جنگ پر اہل یورپ کو آمادہ کرنے والا بھی ایک تارک الدنیا راہب ہی تھا۔

گویا تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی تھی۔ سینٹ برنارڈ کی دھواں دھار تقریروں نے یورپ میں وہی کیفیت پیدا کردی جو گزشتہ صلیبی جنگ سے پہلے پیدا ہوئی تھی، بلکہ فی الحقیقت اس سے بھی بڑھ کر جوش پیدا ہوگیا اور ادنیٰ طبقے سے لے کر بادشاہوں تک مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب میں بھر گئے۔ اس پر طرہ یہ کہ (عیسائی مؤرخین کے قول کے مطابق) سینٹ برنارڈ سے ”محیر العقول معجزات“ سرزد ہو رہے تھے۔ اندھوں کی آنکھیں روشن ہوگئی تھیں، لنگڑے چلنے لگے تھے، بہرے سننے لگے تھے، اس طرح عوام الناس کے دل یقین اور اعتماد سے بھر گئے تھے اور وہ اپنا سب کچھ ”جنگ مقدس“ میں جھونکنے کے لیے تیار ہوگئے تھے۔

ویزلی کا پرخروش اجتماع

۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء میں ویزلی (فرانس) کے مقام پر ایک زبردست اجتماع ہوا جس میں نہ صرف عام لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا بلکہ طبقۂ اُمراء کے لوگ بھی بڑی کثرت سے شریک تھے۔ یہاں تک کہ خود شاہِ فرانس لوئی ہفتم بہ نفسِ نفیس وہاں موجود تھا۔ ساری فضا جنگی نعروں سے گونج رہی تھی اور غیظ وغضب میں بھرے ہوئے لوگ فی الفور کسی فیصلے پر پہنچنا چاہتے تھے۔ اس پرخروش فضا میں سینٹ برنارڈ نے ایک ایسی اثر انگیز تقریر کی کہ لوگوں کے دل ہل گئے۔ خود شاہ فرانس نے آگے بڑھ کر سینٹ برنارڈ کے ہاتھوں سے صلیب لی اور تمام مجمع کے سامنے اس کو اپنے سینے پر لگا کر اعلان کیا کہ میں جنگِ مقدس (کروسیڈ) میں ضرور حصہ لوں گا۔ اب لوگوں کے جوش و خروش کی انتہا نہ رہی اور سب نے عہد کیا کہ وہ صلیب کی سربلندی کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں گے۔ مچاڈ لکھتا ہے کہ ویزلی کانفرنس کے بعد گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر خالی ہوگئے اور سوائے اپاہجوں یا بیواؤں اور یتیموں کے وہاں کوئی متنفس نظر نہیں آتا تھا۔ باقی سب لوگ صلیب برداروں میں شامل ہوگئے تھے جن لوگوں نے ہتھیار اُٹھانے سے گریز کیا صلیب برداروں نے ان کو غیرت دلانے کے لیے چرخے اور تکلے بھیجے۔

ویزلی کی کانفرس سے فارغ ہونے کے بعد سینٹ برنارڈ جرمنی گیا اور شاہ کانرڈ سوم کو ”جنگ مقدس“ میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ پہلے تو بادشاہ نے سرد مہری سے کام لیا لیکن جب ایک دن سینٹ برنارڈ نے اس کے سامنے ایک انتہائی موثر اور دردناک تقریر کی تو اس کا دل پگھل گیا اور اس نے فوراً سینٹ برنارڈ سے صلیب لے کر ”جہادِ مقدس“ میں شریک ہونے کا اعلان کردیا۔

ان دو طاقتور بادشاہوں کے علاوہ طبقۂ اُمراء کے بے شمار سرداروں نے اپنے طور پر کروسیڈ کے لیے زبردست تیاریاں کیں، یہاں تک کہ جرمنی اور فرانس کے کونے کونے سے صلیبی جنونیوں کا سیلاب اُمڈ آیا۔ ان سب پر مستزاد نیزوں اور ڈھالوں سے مسلح صلیب بردار عورتوں کی ایک فوج تھی جس کی قیادت شاہِ فرانس کی ملکہ ایلیز آف گین کر رہی تھی۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ گھوڑوں پر سوار اس مسلح نسوانی فوج کی تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ تھی اور اس میں بے شمار فاحشہ عورتیں بھی شامل ہوگئی تھیں۔ اکثر اوباش نوجوانوں کو ان عورتوں کی موجودگی نے صلیبی جنگ میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ فی الحقیقت ان عورتوں کی وجہ سے صلیبی لشکر میں بدکاری کی وہ گرم بازاری ہوئی کہ شیطان بھی پناہ مانگ گیا۔

کروسیڈروں کا سیلِ بے پناہ

لوئیس اور کانرڈ نے اپنی سلطنتوں کے انتظام کے لیے نائب مقرر کردیئے اور خود آزمودہ کار جنگجوؤں کی جرار فوجیں لے کر قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوئے۔

لوئیس کے ہمراہ عورتوں کی فوج کے علاوہ ایک لاکھ جنگجو تھے اور کانرڈ کے ساتھ اس قدر فوج تھی کہ مچاڈ کے قول کے مطابق ”نہ تو ان کو سمندر کی لہریں اُٹھا سکتی تھیں اور نہ ان کو سمانے کے لیے میدان ہی تھے۔“ اکثر مؤرخین کا اندازہ ہے کہ دونوں بادشاہوں کے جھنڈے کے نیچے نو لاکھ کے قریب جنگجو تھے جو شام اور فلسطین کے عیسائیوں کی مدد کے جذبہ سے سرشار تھے۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی آسمان دنیا (یعنی قریب والے آسمان پر) خاص تجلی ہوتی ہے اور اللہ جل شانہٗ عرفات میں حاضر ہونے والے بندوں کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! میرے بندوں کی طرف میرے پاس بال بکھرے ہوئے، غبار میں بھرے ہوئے (تلبیہ) پکارتے ہوئے، دور والے کشادہ راستہ میں آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا، اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ! ان میں آپ کا فلاں بندہ اور فلاں بندی ایسے ہیں کہ ان کو بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاتا ہے ان کے جواب میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (سب کو) بخش دیا۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں دوزخ سے آزاد ہونے والوں کی تعداد یوم عرفہ میں دوزخ سے آزاد ہونے والوں کی تعداد سے زیادہ ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی دن بھی شیطان اس قدر ذلیل وخوار اور حقیر اور جلن کے مارے غصہ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا یوم عرفہ میں اس حال میں دیکھا گیا اور یہ اس وجہ سے کہ اس نے اس روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترتی ہوئی دیکھی اور بڑے بڑے گناہ جو اللہ پاک نے معاف فرمادیئے اسے اس کا پتہ چلا، البتہ صرف ایک دن ایسا گذرا ہے کہ اس دن یوم عرفہ سے بھی بڑھ کر ذلیل وحقیر اور جلن سے غصہ میں بھرا ہوا دیکھا گیا، یہ جنگ بدر کا دن تھا۔ عرض کیا گیا کہ بدر کے دن اس کو کیا بات نظر آئی؟

فرمایا: اس نے یہ دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو (مشرکین مکہ سے جنگ کرنے کے لیے) ترتیب دے رہے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح عن مالک مرسلاً)

مکہ مکرمہ میں اجابت دعاء کے مقامات

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اپنے ایک خط میں مکہ والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعاء قبول ہوتی ہے:

۱) طواف کرتے ہوئے (۲) ملتزم پر چمٹ کر (۳) میزاب کے نیچے (کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے اسے میزاب رحمت کہتے ہیں اور یہ حطیم میں گرتا ہے اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے (۴) کعبہ شریف کے اندر (۵) زمزم کے کنویں کے قریب (۶) صفا پر (۷) مروہ پر (۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے (۹) مقام ابراہیم کے پیچھے (۱۰) عرفات میں (۱۱) مزدلفہ میں (۱۲) منیٰ میں (۱۳، ۱۴، ۱۵) تینوں جمرات کے قریب (حصن حصین)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعاء کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے، رکن یمانی پر، اور رکن یمانی وحجر اسود کے درمیان بھی دعاء قبول ہوتی ہے، نیز دار ارقم، غار ثور اور غار حرا کو بھی ملا علی قاری نے اجابت دعاء کے مقامات میں شمار کرایا ہے۔ (حاشیہ الحصن والحصین)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد الحصن والحصین کے مصنف علامہ جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وان لم یجب الدعاء عند النبی ﷺ ففی ای موضع یستجاب یعنی حضور اقدس ﷺ کی قبر شریف کے قریب دعاء قبول نہ ہوتی تو پھر کس جگہ دعاء قبول ہوگی (یعنی روضہ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں تو قبلہ رخ ہو کر اللہ پاک سے بھی دعاء کریں، قبلہ رخ ہو کر کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اس وقت بھی دعاء کرے، اس موقعہ پر دعاء قبول ہونے کے بارے میں بعض روایات وارد ہوئی ہے۔ (کمافی عدۃ الحصن والحصین وشرحہ تحفۃ الذاکرین۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ

۲

ابو محمد



حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قال سے تو نصیحت کرتے ہی تھے وہ اپنے حال سے بھی نصیحت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب خلیفہ منصور حج کو گیا ہوا تھا تو انہوں نے سلیمان خواص سے کہا: چلو منصور کو نصیحت کی کوئی بات کریں۔ اگر اس نے ہماری بات سے نصیحت پکڑی تو اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ منصور اس وقت منیٰ میں تھا، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو منصور بڑی شان وشوکت سے قالین پر بیٹھا تھا۔ ان کو دیکھ کر کہا: شیخ! ادھر آ کر میرے پاس بیٹھو۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے وہیں سے فرمایا: بھلا میں اس چیز (قالین) پر کیسے قدم رکھ سکتا ہوں جو نہ آپ کی ملکیت ہے اور نہ آپ کے باپ کی۔

منصور نے غلام کو حکم دیا کہ قالین وفرش ہٹادے۔

سفیان ثوری علیہ الرحمۃ منصور کے سامنے بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی:

منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم و منھا نخرجکم تارۃ اخری (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس کریں گے اور پھر اسی سے دوبارہ اٹھائیں گے۔ (طٰہٰ: ۵۵)

یہ آیت سن کر منصور کی آنکھوں میں آنسو آگئے، منصور کو نصیحت کرنا شروع کیا۔ ان کی آواز منصور کی خودرائی اور جبر تشدد کی پرواہ کئے بغیر اتنی تیز ہوگئی کہ لگتا تھا گویا وہ اس کو ڈانٹ رہے ہیں۔ (تبع تابعین جلد اول)

خلیفہ منصور اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پسند نہ کرتا تھا جب اس نے کئی بار یکھا کہ سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس کو بغیر لحاظ پھٹکار لگاتے ہیں تو وہ ان سے ناراض ہوگیا۔ جب وہ آخری حج کے لئے بغداد سے روانہ ہوا تو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ہی یہ حکم جاری کیا کہ سفیان جہاں ملیں ان کو گرفتار کر کے پھانسی دے دی جائے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مکہ ہی میں تھے۔ حضرت فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ رحمہما اللہ نے ان کو خبر دی کہ ان کی پھانسی کی تیاریاں پوری ہو چکی ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ خانہ کعبہ میں گئے اور کعبہ کا غلاف پکڑ کر اللہ سے دعاء کی:

”اے اللہ! منصور کعبہ میں داخل نہ ہونے پائے“

ابھی منصور راستہ میں بیر میمون میں ہی تھا کہ ۱۵۸ھ/۷۷۴ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ (خطیب بغدادی وابن عماد)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری اور باطنی علوم پر کافی دسترس حاصل تھی۔ آپ کے علم سے بہت سے مشائخ نے فیض حاصل کیا۔ آپ امیر دل اور بادشاہوں سے بڑے بے واسطہ رہتے تھے۔ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے لیکن دینی اور شرعی معاملات میں آپ کی گرفت بڑی سخت رہتی تھی۔ بڑے سے بڑے شخص کو بھی بلا تکلف ٹوک دیتے تھے۔ تذکرۃ الاولیاء میں خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ خلیفۂ وقت نے نماز میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر لیا آپ نے اس سے فرمایا: ایسی نماز بے حقیقت ہے۔ قیامت کے دن تیری نماز تیرے منہ پر ماردی جائے گی۔

خلیفہ کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی۔ اس نے تلخ انداز میں کہا: خاموش رہو۔

فرمایا: حق بات کہنے میں خاموشی کیسی؟

☆......☆......☆

جب خلیفہ مہدی خلافت کی گدی پر بیٹھا تو بڑا جشن منایا گیا تمام مملکت سے مبارکباد کے پیغام وصول ہوئے، حکومت کے بڑے بڑے لوگ، علماء محدثین اور صوفیا سب اس کو مبارکباد دینے پہنچے۔ لیکن حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس کے دربار میں نہیں پہنچے نہ کسی کے ذریعہ مبارکباد بھیجی۔ خلیفہ مہدی نے جب دیکھا کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس کے دربار میں نہیں پہنچے تو اس نے ایک خط دے کر قاصد کو ان کے پاس بھیجا۔

☆......☆......☆

عجائبِ قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

اگر اس کے دست چپ کے استخوان کی انگوٹھی بنا کر مرگی والی کے گلے میں حمائل کریں نافع ہے اس کا خون بواسیر کو نافع ہے اس کا دودھ لڑکے کے رونے کو مفید ہے اگر اس کے دودھ کو گرم کر کے کلی کریں درد دندان رفع ہو اس کا پینا زہر دار چیزوں اور زخم ہائے رودہ اور شکم اور پھیپھڑے کے زخم اور لڑکوں کی کھانسی کو نافع ہے، جس شخص کو تازیانہ سے مارا ہو یا اس کو ستی نے ستایا ہو یا بد گوشت ہو گیا ہو یا ہڈی پھٹ گئی ہو اگر اس کو تازہ پوست خر کا اُوڑھا کے سلائیں تو بعد بیداری کے درد اس کا زائل ہو سکتا ہے اور اس کی پیشانی کا چمڑہ اگر مرگی والے کو بطور تعویذ پہنا دیں نافع ہے۔ جاحظ کا عقیدہ ہے کہ عصارہ سرگین خر اگر گرم گرم پی لیویں پتھری کا عارضہ دفع ہو، نیز دندان گرم خوردہ کو مفید ہے اور نیز نکسیر والے کی ناک میں ڈالنا مفید ہے۔

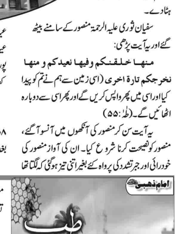
حمار الوحشی یعنی گورخر

یہ جانور بہ نسبت دیگر حیوانات کے سخت ہوتا ہے اور شبیہ میں سب ایک سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ انسان کو ایک کی دوسرے سے تمیز نہیں ہو سکتی، مادہ اس فرقہ کی بچہ دینے کی حالت میں ایسے مقام پر چلی جاتی ہے جہاں کسی کا پہنچنا ممکن نہ ہو، نیز اپنے بچہ کو جنگل میں جب تک کہ اس کا سم سخت نہ ہو اور دوڑنے کی طاقت نہ آئے نہیں لاتی، اس واسطے کہ نران کے اگر بچہ دیکھتے ہیں تو اس کے خایہ نکال ڈالتے ہیں دوسرے ان جانوروں کی یہ بھی عادت ہے کہ متفرق نہیں چلتے اگر چہ ہزار ہا ہوں مگر ملحق رہیں گے، اسی نظر سے ان کا شکار آسان ہوتا ہے یعنی صیاد ایسے تنگ مقام پر کمین کر کے مقیم ہوتے ہیں جہاں سے یہ برآمد ہوں اور جب وہ نکلیں شکار کرتے ہیں، پس اگر واپس جائیں تو سلامت رہیں ورنہ جبلی عادت یہ ہے کہ سبھی چاہتے ہیں کہ جہاں پہلا گورخر گیا ہے وہیں جائیں۔ ایک قسم ان میں خدر ہوتے ہیں اخدر نام ایک گھوڑ اردشیر کسریٰ کے پاس تھا اتفاقاً وہ وحشی ہو کر جنگل کو چلا گیا اور گورخروں میں جاملا، پس اس سے جو نسل بڑھی وہ اخدریہ کہلائی اور یہ قسم نہایت عمدہ ہوتی ہے۔

خواص

اس کے مغز استخوان کو روغن سیماب میں گھس کر جھائیں پر مالش کریں مفید ہے، زیادہ تر اس کو مفید ہے جو بچھونے پر پیشاب کرتا ہے اس کا پتہ صاحب نوبہ یعنی باری کی تپ والا اگر اپنے بدن پر ملے صحت لائے۔ شیخ الرئیس کا عقیدہ ہے کہ اس کا گوشت نقرس کو مفید ہے جب روغن گل کے ہمراہ مالش کریں اور چربی اس کی کلف پر ملنا مفید ہے۔ خایہ اس کا چیزیں اور نمک اور زعفران میں ملا کر مغص یعنی پیچش شکم میں کھائیں مفید ہے، اگر اس کے سم کی انگوٹھی بنا کر مجنون اور مرگی والے کے گلے میں آویزاں کریں اول تاریخ ماہ میں تو عارضہ مذکورہ سے شفا ہوگی، اگر سم جلا کر سرمہ بنادیں تاریکی اور توندھی کو نافع ہے اگر اس کی لید کو تنور میں ڈالیں تو روٹیاں تنور سے چھٹ کر آگ میں گر پڑیں اور جب اس کو خشک کر کے سفید بیضہ کے ساتھ ملائیں اور ناک میں لگائیں تو خون کا نکلنا بند ہو جائے۔

طب نبوی ﷺ



سر پر پٹی باندھنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات کے دوران (ایک مرتبہ) باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک کپڑے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔“ (بخاری)

ایک روایت میں یوں ہے کہ ”اس حال میں باہر تشریف لائے کہ سر مبارک کو سیاہ پٹی سے باندھا ہوا تھا۔“

معلوم ہوا کہ مریض کو سر باندھنا مستحب ہے، س سے سر کو تقویت اور درد کو تسکین ملتی ہے۔

تکلیف کی وجہ سے سر منڈوانا:

امام بخاری علیہ الرحمہ نے بھی اس پر باب باندھا ہے اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ”حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں اس وقت ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا: ”جی ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈوا لو۔“ (بخاری)

سر کو منڈوانے سے سر کے مسام کھل جاتے ہیں اور سر کو قوت دیتا ہے اور درد کو دور کرتا ہے اور میرے خیال میں یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ گدی کے بال منڈوانا گردن کو مضبوط کرتا ہے۔

ناک میں دوا ڈالنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ”نبی کریم ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی ہے۔“ (متفق علیہ)

سعوط عربی زبان میں ناک میں دوا ڈالنے کو کہتے ہیں۔

سعوط کا فائدہ:

سعوط کا بہت فائدہ ہوتا ہے، مریض کو نیند خوب آتی ہے اور تسکین ملتی ہے، اس لیے اطباء کہتے ہیں کہ مریض کی ناک اور اس کے اعضاء کو روغن بنفشہ وغیرہ سے مدھن رکھنا چاہیے۔

مریض کے اعضاء کو دھونا:

ایک صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیماری کی حالت میں اپنے اوپر پانی کا مشکیزہ ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اس سے مریض کو راحت محسوس ہوتی ہے اور رنج وکلفت دور ہوتی ہے اور قوت بڑھتی ہے اور نیند بھی پُرسکون آتی ہے۔

☆......☆......☆

الادب و الادیب

سلسلہ بہار ٹوٹ گیا
جس کی چھاؤں میں بیٹھتے تھے لوگ
وہ شجر سایہ دار ٹوٹ گیا
زندگی کا مدار تھا جس پر
وہ نشہ وہ خمار ٹوٹ گیا
شیشہ انتظار کیا چٹخا
رشتہ اعتبار ٹوٹ گیا
نبض خاموش ہو کے بیٹھ گئی
سانس کا تار تار ٹوٹ گیا
دل پہ بابرؒ ترے بچھڑتے ہی
غم کا ایک کہسار ٹوٹ گیا
سرمژگاں ستارے جاگ اُٹھے
ضبط کا ہر حصار ٹوٹ گیا
دور تک کچھ نظر نہیں آتا
روشنی کا منار ٹوٹ گیا
خاک اُڑنے لگی ہے گلشن میں

(ہمشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا محبوب اخبار القلم ہر ہفتہ الحمد للہ ہمیشہ کی طرح بڑی آب وتاب کے ساتھ تشریف لاتا ہے...... رنگ ونور اور دیگر مضامین سے سجا یہ خوبصورت گلدستہ ہمارے لئے ہدایت کا سامان ہوتا ہے۔

خاص طور پر صفحہ نمبر ۲ اور ۷ کے دلچسپ مضامین اس اخبار کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

محترم مدیر القلم صاحب ایسا بہترین اور مفید اخبار نکالنے پر ہم آپ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوء فشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔ ”آمین“

والسلام

(عبدالسلام، کراچی)

السلام علیکم

طلحہ السیف

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com



جہاد کا بیانیہ

ریاست کی اجازت

شرائط جہاد کا ذکر حصہ دوم میں گزر چکا۔ اس میں اہل سنت والجماعت کے تمام مسالک فقہیہ کے ہاں جو شرائط، فرضیت جہاد کی ہیں ذکر کر دی گئیں۔ کسی ایک امام نے بھی ان شرائط میں امام اور خلیفہ کی موجودگی یا اس کی اجازت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس تاثر کی تردید ضرور منقول ہے کہ جہاد کی درستگی کے لئے اِذنِ امیر شرط ہے۔ جن نصوص میں ''امیر'' کے بغیر جہاد کی ممانعت اور کراہت مذکور ہے ان کا محمل ''امیرِ جہاد'' ہے۔ یعنی مسلمانوں کا کوئی لشکر اس حال میں کفار کے خلاف نہ لڑے کہ ان پر کوئی امیر موجود نہ ہو بلکہ اگر دوران جنگ امیر شہید ہو جائے تو اسی وقت نیا امیر مقرر کیا جائے اور امیر مقرر کرنے کا کام بھی مسلمانوں کی جماعت خود کر سکتی ہے، لازم نہیں کہ ریاست مقرر کرے۔ جیسا کہ غزوہ موتہ میں پہلے تین اُمراء کی شہادت کے بعد حضرات صحابہ کرام نے خود حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر نامزد کر لیا تھا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے اس فیصلے کی تصویب فرمائی اور حضرت خالد کو ''سیف من سیوف اللہ'' کا خطاب دیا۔

ہمارے ہاں یہ تاثر عام ہے اور جدید بیانیہ کے واضعین کی طرف سے کئے جانے والے نمایاں اعتراضات میں سے یہ بات ہے کہ جہاد صرف ریاست کا کام ہے، اس کی مرضی اور اجازت سے ہو سکتا ہے۔ بقول ان کے ''پرائیویٹ جہاد'' کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں حتی کہ مسلمان اگر ظلم کے خلاف اپنے دفاع کے لئے بھی لڑیں تو بھی ان کے لئے ریاست کی اجازت و سرپرستی لازم ہے۔

عجیب بات ہے۔ مسلمانوں پر کفار کا تسلط ہو چکا ہو تو اس وقت کون سی ریاست باقی ہوگی جو انہیں قتال کرنے کا حکم دے گی؟......

اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ مخالفینِ جہاد تین باتیں ایک ہی سانس میں کرتے ہیں جن میں سے فیصلہ آپ خود کر لیں کہ کون سی بات دوسری بات کی تکذیب یا تائید ہے؟

(۱) جہاد ریاست کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا، ریاست کا کام ہے وہ جہاد کا فیصلہ کرے، پرائیویٹ جہاد ناجائز ہے۔

(۲) ریاستی ادارے مجاہدین کی خفیہ سرپرستی بند کریں یا مجاہدین کو یہ طعنہ کہ وہ ریاستی اداروں کی ایماء پر جہاد کرتے ہیں۔

(۳) ریاست سیکولر ہونی چاہیے اس کا مذہبی معاملات سے ہرگز واسطہ نہیں ہونا چاہیے، مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے۔

ان میں سے اگر پہلی بات درست ہے تو تیسری غلط ہے۔ دوسری درست ہے تو پہلا اعتراض خود ختم ہو گیا اور اگر تیسری درست ہے تو پہلی بکواس ہے۔

لیکن جن نظریات کی بنیاد قرآن و حدیث نہ ہوں ان میں ایسے تضادات کا وجود کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔

اب اصل بات کی طرف آتے ہیں۔

وہ یہ ہے کہ ریاست کا وجود اس کی اجازت اور اس کی ترتیب جہاد کی شرائط میں سے نہیں بلکہ ''پرائیویٹ جہاد'' نبی کریم ﷺ کے زمانے سے اسلام کے تقریباً ہر دور میں موجود رہا ہے اور اس بناء پر فقہاءِ کرام میں سے کسی نے بھی ریاست کی اجازت کو شرائط جہاد میں شامل نہیں کیا بلکہ شرط نہ ہونے کی تصریح کی ہے۔

پہلا پرائیویٹ جہاد

اس ضمن میں سب سے پہلی اور سب سے مضبوط دلیل حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔

حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام لائے مگر کفار کی پابندیوں کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے مگر ہجرت کی کوششوں میں رہتے تھے۔ ٦ھ میں ''حدیبیہ'' کا معاملہ پیش آیا اور نبی کریم ﷺ کا کفار مکہ سے وہ معروف معاہدہ ہوا جس کی رو سے اہل مکہ مسلمانوں کے لئے ہجرت کا دروازہ بظاہر بالکل بند ہو گیا۔ یہ شرط لکھی گئی کہ آئندہ دس سال تک جو مسلمان بھی المکۃ المکرمۃ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جائے گا مسلمان اسے واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جبکہ مدینہ سے ترک اسلام کر کے مکہ آ جانے والوں کے لئے کوئی پابندی نہ تھی۔ یہ وہ سخت ترین شرط تھی جس نے مسلمانوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اور مزید یہ کہ اسی حدیبیہ کے میدان میں ہی اس کی عملی شکل سامنے آ گئی اور زنجیروں میں جکڑے ابو جندل رضی اللہ عنہ واپس لوٹا دیے گئے۔ بظاہر یہ ہجرت کا دروازہ بند ہونا تھا مگر حکمت الٰہی میں یہ بات مقدر تھی کہ یہی معاہدہ دراصل مسلمانوں کے لئے پُرامن اور علانیہ ہجرت کا دروازہ کھولنے کا ذریعہ بنے گا اور

اس حکمت کا ظہور حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ اور غیر ریاستی جہاد سے ہوا اور صرف چھ ماہ میں انہونی ہو گئی۔

ابو بصیر رضی اللہ عنہ اس معاہدے کے دو ماہ بعد مکہ مکرمہ سے بھاگ کر مدینہ منورہ آ گئے۔ پیچھے پیچھے وصولی کے لئے دو مشرک بھی ساتھ چلے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے صبر کی تلقین فرمائی، ایک بلیغ اشارہ دیا اور ان مشرکین کے ساتھ واپس کر دیا۔ انہوں نے اشارے کے پیغام کو سمجھا، اس پر عمل کرنے کی ایک ترتیب بنائی اور راستے میں پہلا قدم اُٹھا لیا۔ انہی مشرکین سے ہتھیار چھین کر انہیں قتل کیا اور مکہ مکرمہ جانے کی بجائے ساحل سمندر پر جا کر چھپ گئے۔ وہاں سے آتے جاتے شناساؤں کے ذریعے اُن صحابہ کرام سے خط و کتابت کی جو انہی کی طرح مکہ مکرمہ میں محصور تھے اور ہجرت نہیں کر پا رہے تھے اور انہیں اپنی طرف آنے کی دعوت دی یہ لوگ چونکہ معاہدے کی رو سے مدینہ منورہ نہیں جا سکتے تھے اور مکہ کے مشرکانہ ماحول اور مشرکین کی ایذاؤں پر صبر بھی مشکل تھا اس لئے انہوں نے موقع غنیمت جانا اور خفیہ طریقے سے نکل کر ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے اور ان حضرات نے مشرکین کے افراد کو قتل کرنا اور ان کے قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ مشرکین کے مالی مفادات پر چوٹ پڑی تو عقل ٹھکانے آئی اور فوراً انہوں نے یہ ''جہاد'' رُکوانے کے لئے ریاست سے رجوع کیا۔ ریاست نے براءت کی کہ نہ تو ان مجاہدین نے ہمارے کہنے پر یہ کام شروع کیا ہے اور نہ ہم انہیں روک سکتے ہیں۔ بالآخر مشرکین مکہ کو جھکنا پڑا اور اس معاہدے کے بعد محض کم و بیش چھ ماہ کے عرصے میں انہوں نے خود آ کر وہ شق ختم کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی جس کا قبول کرنا اہل ایمان پر سخت شاق گزرا تھا۔ انہوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ اب مسلمانوں میں سے جو شخص مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا چاہے وہ آزاد ہے۔ بالکل امن کے ساتھ کھلے بندوں جائے اس کی جان و مال سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی پیشکش قبول فرمائی اور ان مجاہدین کی طرف اس عظیم فتح کی خوشخبری کے ساتھ والا نامہ ارسال فرمایا اور انہیں مدینہ منورہ آنے کی دعوت بھیجی۔ جب یہ خط پہنچا تو حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ نامہ مبارک سینے پر رکھا اور فتح یابی کی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔ باقی حضرات وہاں سے مدینہ منورہ آ گئے۔ ان میں حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے جن کی مظلومیت نے حدیبیہ کے میدان میں سب کو رلا دیا تھا۔ آج وہ ایک عظیم فتح اسلام اور مسلمانوں کو دِلا کر شان اور فخر کے ساتھ اپنے مقصد یعنی ہجرت میں کامیاب ہوئے۔

اس واقعے سے یہ چند باتیں پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گئیں:

(۱) ابو بصیر رضی اللہ عنہ اور دیگر مکی اہل ایمان کا یہ خروج جہادِ شرعی تھا۔ اگر ان کا فعل شرعاً ممنوع ہوتا تو نبی کریم ﷺ انہیں حکماً روک دیتے خصوصاً جبکہ مشرکین نے استدعاء بھی کی تھی۔

(۲) ریاست اس ''جہاد'' میں بالکل شریک نہ تھی اور نہ اس نے اجازت دی تھی۔ کیونکہ ریاست ۱۰ سالہ معاہدے کی پابند ہو چکی تھی جس کی رو سے ہر طرح کا قتال اور قتال میں معاونت ممنوع ہو چکے تھے۔ ایسے میں خدانخواستہ یہ باور کیا جائے کہ ریاست کسی طرح شریک تھی تو نقض عہد لازم آئے گا جو محال ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی ریاست ہرگز اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

(۳) اس عظیم جہاد کی برکت سے مسلمانوں کو وہ فتح مبین ملی کہ ہجرت کا دروازہ کھلا، آمد و رفت آزادانہ بحال ہوئی اور اس کی برکت سے حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

(۴) مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسے وقت میں بھی یہ کام کر سکتی ہے جس وقت ریاست اور کفار جنگ بندی کا معاہدہ کر چکے ہوں بشرطیکہ وہ ریاست کی عملداری سے نکل کر کریں۔

(۵) ریاست پر لازم نہیں کہ وہ اس جماعت کو روکے۔

گویا ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ان تمام سوالات کا جواب ہے جو اس خود ساختہ اصول کی بناء پر ہیں۔ اور اس واقعہ کا انکار کسی جدت پسند کے لئے ممکن نہیں کیونکہ اس کے سبب پھر جن واقعات کا انکار لازم آئے گا وہ گنتی سے باہر ہیں۔

اس واضح اور بیّن دلیل کے ہوتے ہوئے فقہاء کرام کی اکثریت نے اس مسئلے کو موضوع بحث ہی نہیں بنایا۔ یار لوگ بحث نہ کرنے کو دلیل بناتے ہیں کہ جائز ہوتا تو فقہاء کرام صراحت کے ساتھ لکھ دیتے۔ میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جہاد کے مسائل میں فقہاء کرام کا فروعی اختلاف نہ ہونے کے برابر ہے۔ مذہب حنبلی کے مشہور امام ابو قدامہ المقدسی نے ''المغنی'' میں صراحت کر دی ہے کہ امام کی عدم موجودگی میں جہاد کو موخر نہیں کیا جائے گا۔

''فان عدم الامام لم یؤخر الجهاد لان مصلحته تفوت بتاخیره'' (المغنی ۱۰/۳۷۴)

(اگر امام موجود نہ ہو تو جہاد کو موخر نہیں کیا جائے گا کیونکہ موخر کرنے سے اس کی مصالح اور مقاصد فوت ہو جائیں گے) اور یہ جزئیہ ''اقدامی جہاد'' کے ذیل میں منقول ہے جو کہ بالاتفاق فرض کفایہ ہے، جب وہ صورتیں پیش آ جائیں جن میں فقہاء جہاد کو فرض عین قرار دیتے ہیں تو بطریق اولیٰ یہ حکم ہوگا۔ بلکہ احناف کے ہاں تو اس صورت میں صراحت منقول بھی ہے۔

''ان هجم العدد فیخرج الکل ولو بلا اذن'' (الدر المختار)

(اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو ہر ایک نکلے گا اگرچہ بلا اجازت ہو)

اسی طرح ''المغنی'' اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں یہ بحث مذکور ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت بلا اجازتِ خلیفہ دار الحرب میں گھس کر کارروائی کرے اور مال حاصل کر لائے تو وہ مال غنیمت کہلائے گا اور اس پر غنیمت کی تقسیم کے احکام لاگو ہوں گے اور یہ اصول معلوم ہے کہ غنیمت صرف اس مال کو کہا جاتا ہے جو شرعی جہاد کے ذریعے حاصل ہوتا ہے، اگر غیر شرعی طریقے سے مال لایا جائے تو اس پر غنیمت کے احکام جاری نہیں ہوتے۔ جیسے سریہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا واقعہ معروف ہے۔ ایک شخص کو کافر قرار دے کر قتل کر دیا گیا تھا اور اس کا مال لوٹ لیا گیا تھا حالانکہ وہ اسلام کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ مال غنیمت میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

عبارت ملاحظہ ہو:

''اذا دخل جماعة لهم منعة دار الحرب فاخذوا اموالا فانها تقسم قسمة الغنائم بالاجماع سواء دخلو باذن الامام او بغیر اذنه'' (بدائع الصنائع)

(اگر ایک قوت والی جماعت دار الحرب میں گھس جائے اور مال پکڑ لائے تو وہ مال بالاجماع غنیمت کے طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ برابر ہے کہ یہ جماعت امام کی اجازت سے داخل ہوئی یا بلا اجازت)

تصحیح

گذشتہ قسط کے آخر میں خلاصہ کے عنوان میں فقہاء کے ہاں جہاد کے فرض عین ہونے کی صورتوں میں ''نفیر عام'' کا ذکر رہ گیا تھا۔ تصحیح فرما لیں۔

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ — 05 مارچ، ۲ — 19 مارچ

دورہ تربیہ: ۱ — 11 مارچ، ۲ — 25 مارچ

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ — 18 تا 24 مارچ

بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد سیمز و پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ — 04 تا 10 مارچ

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524



زن مرید اور ٹوٹتے بت

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com



پاکستان کے مشیر قومی سلامتی نے اپنے بھارتی ہم منصب اجیت ڈوول کو ٹیلی فون کر کے یہ خفیہ اطلاع فراہم کی... کہ جیش محمد ﷺ اور لشکر طیبہ کے دس خودکش بمبار بھارت میں داخل ہو گئے ہیں، اِس خفیہ اطلاع کے بعد بھارت میں حساس تنصیبات، عبادت گاہوں اور عوامی مقامات کی سیکورٹی سخت کر دی گئی...

بھارتی اخبار کے مطابق تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ پاکستان نے بھارت سے مخصوص انٹیلی جینس معلومات کا تبادلہ کیا، مسلم لیگ ن کے حکمران اگر بھارت کے ساتھ ہمدردی، فدویانہ محبت، اور شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کی نئی تاریخ رقم کرنا چاہ رہے ہیں تو ان کی مرضی... لیکن بھارت کے حکمرانوں، وہاں کی فوج، شدت پسند کروڑوں ہندوؤں اور بھارتی میڈیا سے پاکستان کے حوالے سے خیر کی توقع رکھنا دیوانے کے خواب کے علاوہ کچھ نہیں...

گزشتہ اتوار کے دن کراچی قصر ناز میں اس خاکسار کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین اور جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن سے ناشتے پر ملاقات ہوئی... تو راقم نے مولانا فضل الرحمٰن سے عرض کیا کہ آپ تو کراچی میں مزے سے ناشتہ فرما رہے ہیں جبکہ آپ نے اپنا پاؤں پنجاب اسمبلی کی دُم پر رکھا ہوا ہے... مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ بلند کرتے ہوئے کہا کہ نجانے پنجاب اسمبلی میں ن لیگی اراکین ناراض کس بات پر ہوئے... حالانکہ ان کیلئے ''زن مرید'' ہونا تو بڑے اعزاز کی بات ہونی چاہئے... مولانا نے کہا کہ میں نے تو مشورہ دیا ہے کہ پنجاب حکومت ایک ایسا بیج تیار کروائے جس پر ''زن مرید'' کا عہدہ کندہ ہو... پنجاب اسمبلی کے اراکین کو وہ بیج اپنے سینے پر لگا کر آئندہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونا چاہئے''...

خوش آئند بات یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے علاوہ تمام مسالک کے علماء کرام نے بھی پنجاب اسمبلی میں ''تحفظ خواتین بل'' کے نام پر خاندان توڑنے کی راہ ہموار کرنے والے بل کو مسترد کر دیا ہے...

تمام مذہبی، سیاسی جماعتوں کے قائدین نے اپنے مشترکہ بیان میں ممتاز قادری کی پھانسی کو عدالتی قتل قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کا بچہ بچہ قانون توہین رسالت کے خلاف کی جانے والی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کرے گا...

سچی بات ہے کہ حکمرانوں اور میڈیا نے گزشتہ کچھ عرصے سے پاکستانی قوم پر سیکولر لادینیت کی یلغار کر رکھی ہے... مذہبی سیاسی جماعتیں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر نہ تو اس کا مؤثر جواب دے سکیں... اور نہ ہی سرکاری سرپرستی میں بڑھنے والی... سیکولر لادینیت کے خلاف احتجاج کو منظم کیا جا سکا، جس کی وجہ سے امریکی پٹاری کے سیکولر دانش فروشوں اور ڈالر خور این جی اوز کے حوصلے بہت بڑھ گئے، مختلف مسالک کے درمیان فروعی اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے والے ''میڈیا'' نے جان بوجھ کر فروعی اختلافات کو اُچھال کر مختلف مسالک کو فرقہ وارانہ لڑائیوں میں مصروف رکھا...

اور خود دوسری طرف امریکہ اور برطانیہ سے درآمد شدہ نام نہاد روشن خیالی اور سیکولر ایجنڈے کے تحت اللہ کے سب سے پسندیدہ دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل رہا، امریکہ اور برطانیہ کے ''راتب'' پر پلنے والے ''جہلاء'' کا یہ طبقہ نہ پہلے کبھی طاقتور تھا اور نہ ہی آج طاقتور ہے.. اس بات سے کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ پاکستان سے دہشت گردی کا قلع قمع ہونا چاہئے، لیکن دہشت گردی کی آڑ میں جہاد دشمنی کو پروان چڑھانا، دہشت گردی کی مخالفت کے نام پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو مسترد کرنا (نعوذ باللہ) دہشت گردی کی مخالفت کے نام پر بے حیائی، فحاشی اور عریانی کو پروان چڑھانا، اس کی یہ قوم کبھی اجازت نہیں دے گی...

یکم مارچ کو ممتاز قادری شہید کے جنازے میں لاکھوں مسلمانوں نے شریک ہو کر ''میڈیا'' کی نام نہاد طاقت کا بیچ چوراہے کے بھانڈا پھوڑ کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ''عشق رسول ﷺ'' کی طاقت ایٹم بم سے بھی زیادہ ہے... الیکٹرانک چینلز کہ جن کو میں اکثر ''دجالی میڈیا'' لکھتا ہوں... ان ''دجالی ہتھیاروں'' میں اگر طاقت ہوتی تو یہ عوام کو ممتاز قادری کے جنازے میں شرکت سے روک لیتے...

''میڈیا'' نے تو شہید ممتاز قادری کے جنازے کی خبروں کا مکمل بلیک آؤٹ کر رکھا تھا، حکومت تو کہہ رہی تھی کہ اس نے ایک قاتل اور مجرم کو پھانسی دی ہے، لیکن عشق رسول ﷺ سے سرشار لاکھوں لوگوں نے بغیر میڈیا اور حکومت کے تعاون کے اپنے خرچے پر ممتاز قادری کے جنازے میں شرکت کر کے میڈیا کے پنڈتوں اور سیکولر دانش فروشوں کے منہ پر تھوک کر یہ ثابت کر دیا کہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ کرے کہ مذہبی سیاسی قائدین متحد ہو کر سیکولر لادینیت اور امریکی پٹاری کے خرکاروں کی شیطنت کا راستہ روکنے میں کامیاب ہو جائیں، دہشت گرد خواہ کسی رنگ، نسل اور قبیلے کے ہوں مسلمان کسی دہشتگرد کی حمایت کی سوچ رکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے، وطن عزیز میں اس وقت سیکولر لادینیت کی گرد آلود ہوائیں چل رہی ہیں، سیکولر لادینیت کی ان گرد آلود ہواؤں کی وجہ سے انسانوں کی آنکھیں، لباس سے لے کر جسم تک گندے ہو رہے ہیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ اسلام کی طاقت کے سامنے، سیکولر، حکمرانوں اور میڈیا کی طاقت دَم توڑ جائے گی... ان شاء اللہ

تقریباً 30 برس قبل کراچی میں تراشا جانے والا دہشت گردی، بھتہ خوری، ظلم و ستم اور دجل و فریب کا ''بت'' اب آہستہ آہستہ اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا ہے، باطل چاہے جتنا عروج بھی حاصل کر لے، اسے بہرحال زوال سے دوچار ہونا ہے، اور زوال بھی ایسا کہ جس کو دیکھ کر پوری دنیا توبہ، توبہ کر اٹھے، دنیا سن رہی ہے کہ الطاف حسین کے قریبی ساتھی مصطفیٰ کمال کہہ رہے ہیں ''ہم محبِ وطن تھے الطاف نے ہمیں را کا ایجنٹ بنا دیا... الطاف حسین کی وجہ سے محبِ وطن لوگ ''را'' کے ایجنٹ اور دہشتگرد کہلانے لگے، اچھے خاندانی لڑکوں کو انٹرنیشنل دہشتگرد بنا دیا گیا...

تعلیم ہمارا زیور تھا، 30 برسوں میں جاہل بنا دیا گیا... شراب کے نشے میں دھت الطاف حسین ایم کیو ایم کے راہنماؤں کو ذلیل کیا کرتے تھے''... مصطفیٰ کمال، ڈاکٹر صغیر اور انیس قائم خانی نے اور بھی بہت کچھ کہا، مگر میں سب کچھ کو یہیں پر چھوڑتے ہوئے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ پاک نے ہمیں اس ''فتنۂ خبیثہ'' سے بچائے رکھا، الطاف حسین سیکولر ازم کے سومنات کے وہ ''بت'' ہیں کہ جن کی خوف نما محبت میں آج بھی مشرق و مغرب کے ''سیکولرز'' گرفتار ہیں...

سیکولرز دہشت گردوں نے کراچی جیسا پیارا شہر اجاڑ کر رکھ دیا، بے شک اردو بولنے والوں کی پاکستان سے محبت کسی کے سٹرٹیفکیٹ کی محتاج نہ تھی، اردو بولنے والے کراچی کے شہری، اسلام، دینی مدارس اور مساجد کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنا آج بھی اپنے لئے عین سعادت سمجھتے ہیں، مگر برا ہو سیکولر لادینیت کے ''بتوں'' کا، کہ ان ''بتوں'' نے نمرود اور فرعون کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اردو بولنے والی کمیونٹی کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، میرے نزدیک اردو بولنے والے بھی اتنے ہی محبِ وطن ہیں کہ جتنا کہ کوئی اور... جو اردو اسپیکنگ کی محب الوطنی پر سوال اُٹھاتا ہے میرے نزدیک وہ خود مشکوک ہے...

منکرین حج سے

خبر نہیں ہے جنہیں حج کی حکمتیں کیا ہیں؟
خدائے حسن کا حسن و جمال کیا جانیں!
دلوں میں جن کے ہے حرص و ہوس کی تاریکی
وہ عاشقانہ عبادت کا حال کیا جانیں!
نہیں ہے عشق مواجہ سے اور حرم سے جنہیں
سرورِ لذت ہجر و وصال کیا جانیں!
نہیں دلوں میں جو درد فراق و سوز دروں
خرد پرست وہ عشق بلال کیا جانیں!
نظر میں جن کے ہے کبر و غرور کی ظلمت
عظیم رب کا وہ جاہ و جلال کیا جانیں!
مریضِ وھن جو بزدل ہیں خوف کی زد میں
بھلا وہ لطفِ جہاد و قتال کیا جانیں!
ہے جن کی سوچ ہی سود و زیاں کے زنداں میں
وہ حسن و عشق کی دنیا کا حال کیا جانیں!
جو جانتے ہی نہیں فلسفۂ قربانی
وہ حبِ مال کا انورؔ مآل کیا جانیں!

پروفیسر انور جمیل



مال بڑھاؤ!

نقش جمال...... مدثر جمال تونسوی

Naqshejamal@gmail.com

مسلمانوں کو چاہیے کہ ''سودی'' لین دین سے خود کو دور رکھیں، حرام کمانے اور حرام میں خرچ کرنے سے اجتناب کریں، مال جمع کرنے کی بجائے مال خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔

یہ سودی اور بینکاری نظام اپنی بنیاد میں انسان کو مال کا حریص اور لالچی بناتا ہے، اس سسٹم سے وابستہ ہونے والوں میں ''جمع'' کرنے، ''بچانے'' اور دنیا بنانے کا ایسا جذبہ بن جاتا ہے کہ وہ انسان بے پناہ دولت کے باوجود ''ہل من مزید'' کی صدا لگائے رکھتا ہے۔

اس لیے اسلام اپنے ماننے والوں میں یہ مزاج بناتا ہے کہ مال زیادہ جمع کرنے کے بجائے زیادہ خرچ کرنے کی عادت ڈالی جائے، اس دنیا میں جو ملے اسے اِس دنیا میں بڑھانے کے بجائے آخرت کا سرمایہ بڑھانے میں لگایا جائے۔ اگر ایسا مزاج بن جائے تو بینکاری کے سسٹم کا رونا رونے کی بجائے، انسان اپنے دل میں ایک فرحت اور مزاج میں ایک کشادگی و وسعت محسوس کرتا ہے۔ اس کا دل مال میں اٹکنے کے بجائے مال خرچ کرنے میں اٹکا رہتا ہے اور وہ ایک جگہ خرچ کرنے کے بعد دوسری خرچ کی جگہ سوچنے لگتا ہے۔

جس کا یہ مزاج بن جائے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ خوش نصیب لوگوں کا مال ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ پاک مال قبول فرماتے ہیں۔ پاک جذبے سے دیا گیا مال قبول فرماتے ہیں اور اگر وہ مال خاص کر جہاد اور مجاہدین کی اعانت میں خرچ کیا جائے تو یہ سونے پر سہاگا بن جاتا ہے۔ جہاد کا اپنا اجر اور فضیلت تو اپنا مقام الگ ہی رکھتے ہیں لیکن اگر جہاد میں جائے بغیر جہاد میں خرچ کیا جائے تو یہ بھی عام خرچ سے بہت افضل عمل ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں مال بھجوا دے اور خود گھر میں بیٹھا رہے تو ہر درہم پر سات سو درہم خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور جو شخص خود اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں جہاد کے لئے نکل کر کچھ خرچ کرے، اسے ہر درہم پر سات لاکھ درہم خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے، پھر حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: واللہ یضاعف لمن یشآء (اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے) (ابن ماجہ، بیہقی فی الشعب) (سورۃ البقرۃ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: [جنت کی] خوشخبری ہے اس شخص کے لئے، جس نے جہاد میں نکل کر اللہ (تعالیٰ) کا زیادہ ذکر کیا، بیشک اسے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں ان نیکیوں میں سے دس گنا بڑھائی جاتی ہیں، اس زیادتی کے ساتھ جو اللہ (تعالیٰ) اپنے فضل سے عطاء فرماتا ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! [جہاد میں] خرچ کرنے کا کیا اجر ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ کرنا بھی اسی قدر [یعنی ذکر کی طرح] بڑھتا ہے۔ راوی عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں خرچ کرنے کا اجر سات سو گنا ہے [جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے]۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری سمجھ بہت تھوڑی ہے، سات سو گنا اجر تو تب ملتا ہے جب خرچ کرنے والا خود گھر میں بیٹھا رہے اور جہاد کے لئے نہ نکلے، لیکن اگر کوئی جہاد میں نکل کر خرچ کرے تو اللہ (تعالیٰ) نے اس کے لئے اپنی رحمت کے خزانے چھپا رکھے ہیں جن تک بندوں کا علم نہیں پہنچ سکتا اور ایسے لوگوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ (تعالیٰ) کی جماعت ہیں اور اللہ (تعالیٰ) کی جماعت ہی غالب رہتی ہے۔ (الطبرانی، مجمع الزوائد، وفی اسنادہ راو لم یسم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے [کسی بھی چیز کا] جوڑا اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں خرچ کیا تو اسے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ خیر و بھلائی ہے، تم آ جاؤ اور جو شخص نماز والوں میں سے ہوگا، اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو جہاد والوں میں سے ہوگا، اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو صدقے والا ہوگا، اسے صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو روزے والوں میں سے ہوگا، اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ان سب دروازوں سے پکارے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ پس کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے امید ہے کہ آپ ان میں سے ہوں گے۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد)

☆ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں [کسی بھی چیز کا] جوڑا خرچ کرے گا، اسے جنت کا نگران فرشتہ پکارے گا: اے اللہ کے فرمانبردار! یہ خیر و بھلائی ہے آؤ اُس کی طرف۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: یہ شخص تو خسارے سے بچ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جتنا فائدہ ابو بکر کے مال نے پہنچایا ہے کسی مال نے کبھی نہیں پہنچایا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے: مجھے تو اللہ (تعالیٰ) نے آپ ہی کے ذریعے فائدہ پہنچایا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے چالیس افراد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک رہے، انہیں کچھ زخم بھی لگے، مگر ان میں سے کوئی شہید نہیں ہوا۔ جب انہوں نے مسلمانوں کے زخم اور ضروریات دیکھیں، تو کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم مالدار لوگ ہیں، آپ ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنا مال لے آئیں اور (زخمی اور ضرورت مند) مسلمانوں کی مدد کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ وہ اپنا مال لے آئے اور انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ (جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں)، (آگے فرمایا:) اُولٰٓئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (ان لوگوں کو دگنا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ صبر کرتے رہے ہیں) ارشاد فرمایا: اللہ (تعالیٰ) نے ان کے لیے دہرا اجر مقرر فرمایا۔ وَیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (اور بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔) ارشاد فرمایا: یہ وہ مال ہے جو انہوں نے مسلمانوں کی مدد کے لیے خرچ کیا۔ مال خرچ کرنے سے وہی مال مراد ہے جس کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ (ابن عساکر)

اسلم ابی بن عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے قسطنطنیہ پر حملے کے لئے روانہ ہوئے، ہمارے امیر لشکر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، [لڑائی کے وقت] رومی لشکر اپنے شہر کی دیوار سے چپکا ہوا تھا، مسلمانوں میں سے ایک مجاہد نے دشمنوں پر [تنہا] حملہ کر دیا، یہ دیکھ کر لوگ شور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ شخص اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے، [حالانکہ قرآن مجید میں تو آیا ہے کہ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ (سورۃ بقرۃ ۱۹۵) [کہ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو]۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی مدد فرمائی اور اسلام کو غالب فرما دیا تو ہم نے کہا کہ ہم [کچھ عرصہ] اپنے مال اور کاروبار کی اصلاح کے لئے گھروں میں رک جاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں بتا دیا گیا کہ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاک کرنا یہ ہے کہ ہم جہاد چھوڑ کر اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں اور اپنے اموال کی اصلاح کرتے رہیں۔ ابو عمرانؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ قسطنطنیہ میں دفن ہوئے (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم)

اسلامی تعلیمات کا یہ انوکھا اور منفرد پہلو ہے کہ مال بڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ اس لیے اگر آپ نے مال بڑھانا ہے تو خرچ کرنے کی عادت ڈالیے، افضل اعمال میں خرچ کیجئے، اسی کے بقدر مال میں بڑھوتری اور برکت ہوگی۔ زندگی بھر کا معمول بنائیے۔ اگلی زندگی میں بھرپور کام آئے گا۔

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوبِ خادم (02.03.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ اکبر.. اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا محمد.. بے شمار درود و سلام حضرت محمد ﷺ پر.. وہ جن کے پسینے میں مشک سے زیادہ خوشبو تھی ﷺ.. وہ جن کے ہاتھ میں درخت کی ٹہنی جہاد کی تلوار بن گئی ﷺ.. وہ جن کو رات کے اندھیرے میں یوں نظر آتا تھا جیسے دن کی روشنی میں.. ﷺ.. وہ جو بہتے زخموں کے ساتھ غزوہ احد سے غزوہ حمراء الاسد کی طرف روانہ ہوئے.. ﷺ.. وہ جن کا لعاب مبارک کھارے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا.. ﷺ.. وہ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے اپنے صحابہ کرام سے موت اور جہاد کی بیعت لی. ﷺ.. وہ جن سے بچپن میں چاند ان کے جھولے میں باتیں کرتا تھا. ﷺ.. وہ جو گھمسان کے جہاد میں سب سے آگے لڑتے تھے.. ﷺ.. وہ جو عالم اَرواح میں سب سے پہلے پیدا ہوئے. ﷺ.. وہ جنہوں نے باسٹھ سال کی عمر میں تبوک کے جہاد کا طویل اور پُر مشقت سفر فرمایا. ﷺ.. وہ جن کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا. ﷺ.. وہ جنہوں نے جہاد میں بار بار شہید ہونے کی تمنا فرمائی. ﷺ.. وہ جن کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ جب پُل صراط سے گزریں گی تو تمام اہل محشر کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں.. ﷺ.. وہ جنہوں نے جہاد کے ذریعہ مکہ فتح فرمایا اور کعبہ کو بتوں سے پاک کیا.. ﷺ.. وہ جن کو حشر کے میدان میں "براق" پر لایا جائے گا.. ﷺ.. وہ جنہوں نے فرمایا جہاد قیامت تک جاری رہے گا کسی ظالم کا ظلم یا کسی عادل کا عدل اس کو نہیں روک سکے گا.. ﷺ.. یا اللہ آپ کا شکر آپ نے ہمیں ان کا امتی، ان کا غلام اور ان کا عاشق بنایا.. ﷺ.. جمعہ مبارک ہمیں جن کی برکت سے ملا.. ﷺ.. مقابلہ حسن جن پر درود و سلام کے لئے ہمیں نصیب ہوا.. ﷺ.. جمعرات اور جمعہ کے شاندار مقابلہ حسن کا ایصال ثواب.. ان سات شہداءِ کرام کے لئے جن کی خوشبو میں پا رہا ہوں.. آپ اپنی نیت میری نیت کے ساتھ جوڑ کر خوب ایصال ثواب کریں.. بے شک وہ وفادار امتی تھے حضرت آقا مدنی کے.. صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆